علامہ نجم الدین احیائی صاحب
ترجمان علماء اہلِسنت (دیو بند انڈیا)

مکتبہ اصلاحِ معاشرہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

زلزلہ در زلزلہ

از

نجم الدین احیائی

"زلزلہ" میں غلط ترجمانی اور غلط حوالوں کی بنیاد پر لگائے گئے تمام الزامات کا تحقیقی جواب اور اس بات کا دستاویزی ثبوت کہ قادری صاحب نے جن لوگوں کی وکالت کی ہے انہوں نے ایک نئی شریعت ایجاد کی جو اسلامی شریعت کے بالکل خلاف ہے

ناشر:

مکتبہ اصلاح معاشرہ

سلام کتب مارکیٹ دکان نمبر ۱۱

علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی۔ ۵

نام رسالہ.............زلزلہ در زلزلہ

مؤلف........ نجم الدین احیائی

ناشر :.........مکتبہ اصلاح معاشرہ

تعداد صفحات..........۱۴۳

قیمت..........۲۰

اشاعت دوم..........نومبر ۲۰۰۰ء مطابق شعبان ۱۴۲۱ھ

تعداد..........ایک ہزار ۱۰۰۰

کمپوزنگ..... محمد حبیب الرحمٰن۔ فاروقی مسجد ۔ جمشید روڈ نمبر ۲ ۔ کراچی۔ ۵

مکتبہ اصلاحِ معاشرہ کی کتابیں ملنے کے دیگر پتے

☆ اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ مدنیہ اُردو بازار لاہور

☆ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

☆ دار الاشاعت اُردو بازار کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

زلزلہ در زلزلہ

عنوان

انتساب..........۱۰
اپنی باتیں..........۱۱
پندرہ ہزار روپے کا انعام..........۱۳
بریلوی علم کلام مولانا عامر عثمانیؒ کی نگاہ میں..........۱۴
کہاں ہیں؟..........۱۵
پردہ اٹھارہا ہے..........۱۶
دس ہزار روپے دینے کا اعلان..........۱۸
دیوبند کے سارے اصاغر واکابر کو چیلنج..........۱۸
"زلزلہ" ایک فتنہ انگیز کتاب..........۱۹
اقتدار کی جنگ..........۲۰
مولانا عرما عثانی صاحب..........۲۲
"زلزلہ" مبارک پوری میں..........۲۳
کتاب کی مقبولیت کہاں؟..........۲۴
میں تو چونک اٹھا..........۲۶
ابتدائی تاثر..........۲۷
کتاب کا جائزہ..........۲۷
باالثر کی جگہ موثر کا لفظ ہونا چاہئے..........۲۸

''زلزلہ''کا اسلوب تحریر گھٹیا اور زنانہ........ ۲۸
''زلزلہ''کا سب سے بڑا تاثر گمراہ کن ہے........ ۲۹
حوالہ کی غلطیاں بلکہ قلمی
خیانت کی ہولناک داستان........ ۳۱
حوالہ کی غلطی کا اقرار قادری صاحب کے قلم سے........ ۳۱
الٹا چور کو توال کو ڈانٹے........ ۳۳
نقش حیات کا حوالہ........ ۳۴
تقویتہ الایمان کے حوالے........ ۳۵
تقویتہ الایمان کی عبارت میں کاٹ چھانٹ........ ۳۷
بعد والی عبارت ہضم........ ۳۹
پچاسوں الفاظ غائب........ ۴۱
سات لفظوں کا اضافہ........ ۴۳
ایک پاکستانی کتاب کا حوالہ........ ۴۵
مولانا امداد صابری کون........ ۴۶
فتاویٰ رشیدیہ کے حوالے........ ۴۷
ایک اور بھیانک جرم........ ۴۸
یا رسول اللہ کہنے کے سلسلے میں مولانا گنگوہیؒ کا فتویٰ........ ۵۱
حوالہ کی ایک اور غلطی........ ۵۲
علماء دیوبند کے نقطہ نظر کی
غلط ترجمانی کی سنسنی خیز کہانی........ ۵۴
علماء دیوبند کا مسلک........ ۵۵

علماء بریلی کا عقیدہ........۵۵
تصویر کے پہلے رخ میں قادری صاحب کا رول........۵۶
قادری صاحب کا افتراء........۵۷
غلط بیانی کا شکار........۵۸
ہمارا چیلنج........۵۹
مولانا شہیدؒ کی ایک عبارت........۶۱
نفوس قدسیہ کے لئے غیبی علم وادراک کی
قوت اور مولوی احمد رضا خانصاحب........۶۲
صحیح مسلک کیا ہے؟........۶۳
تصویر کا دوسرا رخ یا قلمی
شعبدہ بازی کا المناک ڈرامہ........۶۴
واقعات کا جائزہ........۶۵
ارواح ثلیثہ کا ایک واقعہ........۶۷
سوانح قاسمی کا واقعہ........۶۸
اشرف السوانح کی روایت........۷۰
شیخ الاسلام نمبر میں مولانا سعد کی روایت........۷۱
مولانا تھانویؒ پر الزام........۷۳
نقش حیات کا حوالہ........۷۶
مولانا سعید احمد اکبرآبادی کے سلسلے میں........۷۸
عبداللہ خاں کے علم مافی الارحام کی حقیقت........۸۰
دو الزام........۸۱
تصویر کی آڑ میں........۸۲

زلزلہ درزلزلہ ۸۳

قبوری شریعت کے ذمہ داروں کا عقیدہ ۸۳

قادری صاحب کا دعویٰ ۸۳

دو عقیدے ۸۴

دیکھ غافل اپنی آنکھوں کا! ۸۶

شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے ۸۸

کرشن کنھیا ایک وقت میں کئی جگہ موجود ۸۹

اولیاء دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ

دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ خانصاحب کا عقیدہ ۸۹

گدھے کو بھی علم غیب ۸۹

مولوی امجد علی مصنف بہار شریعت کا عقیدہ ۹۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہر ۹۱

خانصاحب کے علم کی انتہاء نہیں، ایک قبوری کا عقیدہ ۹۱

حیران کن انکشاف ۹۴

اسلامی شریعت کیا کہتی ہے؟ ۹۴

''میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا'' ۹۵

حضرت ابراہیم علیہ السلام واقعہ ۹۵

حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ ۹۷

حضرت یعقوب علیہ السلام کی آہ وزاری ۹۹

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ ۹۹

سعدی علیہ الرحمتہ کے چند اشعار ۱۰۰

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر کی

ملاقات کا واقعہ ۱۰۳
حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد........ ۱۰۶
حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کی دعاء........ ۱۰۸
رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور منافقین........ ۱۰۹
سورۃ یوسف کی ایک آیت........ ۱۱۱
کیا آنحضور صلی علیہ سلم کو شعر و شاعری کا علم دیا گیا؟........ ۱۱۲
کچھ قبوری شریعت کے بارے میں........ ۱۱۳
قبوری شریعت کا خدا الگ........ ۱۱۴
قبوری شریعت میں خدا حاضر و ناظر نہیں........ ۱۱۵
قبوری شریعت میں رسول مؤمن نہیں........ ۱۱۵
قبوری شریعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسان نہیں........ ۱۱۶
قبوری شریعت کی کتاب الگ........ ۱۱۷
کعبہ الگ........ ۱۱۸
نعرے الگ........ ۱۱۹
مسجدیں جدا........ ۱۱۹
قبوری شریعت میں وہابیوں کے لئے دعا جائز نہیں........ ۱۲۰
قبوری شریعت کو نہ ماننے والے مسلمانوں سے
میل جول رکھنے اور اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھن
ے والا کھلا ہوا فاسق اور امامت کے لائق نہیں........ ۱۲۱
مسلمان کون؟........ ۱۲۱
وہابیوں کو زکواۃ دینا حرام........ ۱۲۲
مسلمانوں کے ذبیحہ کے بارے میں

قبوری شریعت کے بانی کا فتویٰ............۱۲۲
قبوریوں کا نکاح کسی مسلمان سے جائز نہیں............۱۲۴
دیوبندی وہابی مسلمان کا نکاح کسی سے جائز نہیں............۱۲۵
وہ سب سے بدتر مرتد ہیں............۱۲۵
وہابی مسلمانوں سے شادی کرنے والا مسلمان نہیں............۱۲۶
رات کی تنہائیوں میں سوچئے............۱۲۷
ہندوؤں کا مسجدوں میں داخلہ ناجائز............۱۲۸
قبوری شریعت کا ایک مسئلہ............۱۲۸
قبوری شریعت والوں کا عمل............۱۲۸
قبوری شریعت کا مختصر تعارف............۱۲۹
مسلم لیگ کی تکفیر............۱۳۰
قبوری شریعت کے ایک زندہ عالم کے
خیالات لیگ کے بارے میں............۱۳۰
ہندوپاک کے مسلمان سوچیں............۱۳۱
بانی پاکستان محمد علی جناح کی تکفیر............۱۳۱
حکومت پاکستان کیلئے ایک لمحہ فکریہ............۱۳۲
سر سید احمد خاں صاحب خبیث و مرتد............۱۳۲
رفقاء دار المصنفین کے لئے قابل توجہ............۱۳۳
سیرۃ النبی وغیرہ کتابیں زندیقی کرشموں کی بہار............۱۳۳
علامہ اقبال نے کوئی اور اسلام گڑھ
لیاء ایک قبوری کا فتویٰ............۱۳۴
تمام مسلم جماعتوں کے بارے میں قبوری مصنف کا نقطۂ نظر............۱۳۴

مؤمن کانفرنس جمعیۃ المصور اور دیگر برادریوں
کے ذمہ دار سب کے سب مرتدو........................ ۱۳۶
بے ایمان جولاہے وغیرہ ذلیل پیشہ در
مولوی احمد رضان کا فتوی........................ ۱۳۶
انصار بھائی اور دیگر برداری والے سوچیں........................ ۱۳۷
صحیح بات........................ ۱۳۷
قبوری شریعت اور مولانا عامر صاحب عثمانی........................ ۱۳۸

چند باتیں خاتمۃ الکتاب

علماء دیوبند سے........................ ۱۳۸
دیگر اھل علم سے........................ ۱۴۰
عام مسلمانوں سے........................ ۱۴۱
قادری صاحب سے........................ ۱۴۲
تمام قارئین سے گذارش........................ ۱۴۳
اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان........................ ۱۴۳

انتساب

ایک ایسے آدمی کے نام جس نے مجھ سے کہا: مولانا آپ نے زلزلہ پڑھی؟ کیا آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

وہ سمجھ رہا تھا کہ "زلزلہ" میں بات غلط کہی جارہی ہے مگر اس کی گرفت کیسے ہو؟ اسی لئے وہ پریشان تھا.....!!!

میں نے جب "زلزلہ" کے افسانہ نگار قادری صاحب کے پھیلائے ہوئے فریب کا پردہ چاک کر دیا تو وہ چونک اٹھا۔ پھر اس نے اس کتاب کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور آج وہ تیار ہے کہ اگر "زلزلہ" کے مصنف یا ان کے ہمنوا دس ہزار روپے نقد اور ایک غیر جانبدار جج لے کر آجائیں تو وہ حوالہ کی متعدد غلطیاں نکال دے گا۔

اب دیکھنا ہے کہ قادری صاحب انعام کی رقم کے ساتھ کب آکر اس شخص کا چیلنج قبول کرتے ہیں......؟؟؟

نجم الدین احیائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنی باتیں

لیجئے !ایک ایسی کتاب پڑھ ڈالئے جس میں قبوری شریعت کے پیشواؤں کے عجیب وغریب نظریات وعقائد کے انکشاف کے ساتھ ساتھ ان کے ایک مشہور مناظر کی کتاب ''زلزلہ پر بھی توجہ کی گئی ہے۔اس کتاب کے مصنف نے نہ معلوم علماء دیوبند اور اس سے تعلق رکھنے والوں کو کیا سمجھ رکھا تھا۔شاید ان کے ذہن کے کسی گوشے میں یہ بات کلبلا رہی تھی کہ علماء دیوبند کے مشہور مناظرین مرحوم ہو چکے ہیں لے دے گے مولانا منظور نعمانی صاحب ہیں جنھیں اب اس موضوع سے کوئی دلچسپی نہیں ..... اسی خام خیالی میں انھوں نے چیلنج بازی کے وہ شعبدے دکھائے کہ سڑکوں بھیڑ لگا کر دوائیں بیچنے والے بھی ان کی شاگردی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اس کتاب میں زلزلہ کی قلمی فریب کاری کا پردہ چاک تو کیا ہی گیا ہے مگر قابل توجہ اس کا وہ حصہ ہے جس میں قبوری شریعت اور اسلامی شریعت کا موازنہ کیا گیا ہے یہ جان کر آپ دانتوں تلے انگلی دبا لیں گے کہ دوسروں کی آنکھو میں تنکا نہوتے ہوئے شہتیر بنا نے والے اپنی آنکھوں کا شہتیر نہیں دیکھ سکتے..... آپ دیکھیں گے کہ اسلامی شریعت یعنی خدا کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں کچھ ہوگا اور یہ قبوری شریعت کے پیشوا کچھ اور کہیں گے۔

تقریباً تین چوتھائی صدی سے قبوری شریعت کے علمبرداروں نے اہل حق کی ایسی گھناؤنی تصویر بنائی کہ کچھ مسلم عوام غلط فہمی میں مبتلا ہو گے۔

اس کتاب میں ان پیشہ دروں کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے رکھ دی گئی ہے آپ اس کے خد و خال ملاحظہ فرمائیں مجھے یقین ہے کہ آپ کتاب ختم کرنے کے بعد ایک ایسی شریعت سے روشناس ہو گے جو اسلامی شریعت کے بالکل مقابل کھڑی ہے۔

اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں جس محنت اور یکسوئی کی ضرورت تھی وہ

اتفاق سے مجھے بہت کم حاصل رہی بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے دوستوں اور ساتھیوں کا شکریہ نہ ادا کروں جنھوں نے کتابوں کی فراہمی اور حوالوں کی چیکنگ میں میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔

اور میں اسرار کریمی پریس کے منیجر جناب عبد المجید صاحب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی کتابت میں خصوصی دلچسپی لی۔

اس کتاب کے حوالہ جات پوری احتیاط سے لی گئی پھر بھی انسان انسان ہی ہے اگر کوئی صاحب کہیں بھی کوئی خامی پائیں تو ضرور اطلاع دیں عین نوازش ہوگی۔

ہم نے ''زلزلہ'' کی صرف انھیں خیانتوں کو چنا ہے جو کھلی ہوئی ہیں اور جن کے بارے میں ہمارا تاثر ہے کہ وہ خیانت جان بوجھ کر کی گئی ہے۔

قبوری شریعت کے بارے میں جو انکشافات کئے گے ہیں قارئین بھی انھیں ہراول کی حیثیت دیں۔ ابھی تو ہم منتظر ہیں کہ انھیں چند باتوں کا جواب قبوری شریعت کے وکلاء کی طرف سے کیا دیا جاتا ہے۔

خدا کرے کہ یہ کتاب بہتوں کی آنکھیں کھول دے۔ اگر ایسا ہو گیا تو سمجھیں گے کہ ہماری یہ کتاب درجہ قبولیت تک پہنچ گئی ہمارے نزیک قبولیت کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ پی۔ ایل ۴۸۰ کی کسی لائبریری نے اسے پسند کر لیا یا فلان ایڈیڑ صاحب نے اس کی تعریف کردی۔ یا اس کی ہزاروں کاپیاں فروخت ہوگئیں۔ یہ تصور ''زلزلہ'' کے قلمکار ہی کو مبارک ہو۔

نجم الدین احیائی

پندرہ ہزار روپے کا انعام

اہل حق کے مقابل میں اہل باطل ہمیشہ عجیب عجیب ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں مثلا معمولی معمولی کتابوں پر سینکڑوں ہزاروں کا انعام رکھ دینا۔ تاکہ اگر کچھ نہیں تو عوام کے روبرو بڑھ بڑھ کر باتیں ہی بنا سکیں اور ان پر اپنا رعب جما سکیں۔

یہ کتاب اسی ڈھنگ کی ایک کتاب کا **تحقیقی** جواب ہے جس کے مصنف نے دس ہزار روپیوں کا انعام رکھ کر نہایت چالاکی سے سادہ لوح عوام پر رعب جمانے کی کوشش کی تھی۔

اگر انعام ہی رکھنے سے کسی کتاب کو معتبر و قابل وثوق سمجھا جاتا ہو تو ہم بھی اعلان کرتے ہیں کہ قبوری شریعت کا کوئی بھی عالم اگر ہماری اس کتاب کا حرف بحرف صحیح جواب دے دے تو اسے پندرہ ہزار روپیوں کا نقد انعام دیا جائے گا گرچہ ہماری نزدیک کسی کتاب کے معتبر و قابل اعتماد ہونے کا یہ معیار ہر گز نہیں کہ اس کے جواب پر انعام رکھا جائے۔ (ن۔ا)

بریلوی علم کلام.... مولانا عامر عثمانیؒ کی نگاہ میں

بریلوی حضرات کا علم کلام کوئی نئی چیز نہیں بیسیوں برس سے یہ حضرات اسی طرح کی خرافات پھیلاتے چلے آرہے ہیں جماعت اسلامی کو علماء دیوبند کو علماء حرمین کو، شاہ اسمٰعیل شہید کو غرض اپنے سوا سب کو گمراہ بد دین، وہابی کہنا اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا ان کی کہنہ روش ہے ان کی کہنہ شان یہ بھی ہے جھوٹ بولو خلاف واقعہ دعوا کرو اور ڈنکے کی چوٹ کرو۔

حماقت غباوت اور سفاہت کی جتنی اقسام ہیں سب کی سب بریلوی علم کلام میں افراط سے پائی جاتی ہیں علم حدیث کی انھیں ہوا نہیں لگی قرآن کی آیات میں یہ لوگ اپنا ذہن پڑھتے ہیں عرس و قوالی جیسے خرافات ان کی محبوب ترین متاع ہے مردوں کو انہوں نے ذیلی اور ظلی خدا بنا رکھا ہے۔

یہ مسخرے قرآن کے الفاظ و عبارات تک سے کھیل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی شان میں مشرکانہ مبالغے کرنا اور صالحین کے بارے میں اساطیری اور دیومالائی تخیلات کو اشاعت دینا ان کے دین و مذہب کا لب لباب ہے۔ حد ہے کہ یہ رسول اللہ کو بشر کہنا بھی وہابیت اور گمراہی تصور کرتے ہیں۔ ایسے توحید دشمنوں اور قرآن ناشناسوں کی واہی موشگافیوں سے کون سر مارے۔ ان کا حال یہ ہے کہ پچاس بار ان کے کسی اعتراض کا شافی جواب دے دو مگر یہ جواب نظر انداز کر کے برابر اعتراض کی جگالی کرتے چلے جائیں گے اور بیس سال بعد بھی یہی معلوم ہوگا کہ گویا کوئی تازہ اعتراض وضع کر کے لا رہے ہیں۔

اقتباس از ماہنامہ "تجلی" نومبر ۷۴ء ۲۷ و ۲۸ ملخصا

(۱) افسوس کہ مولانا ۱۳ اپریل ۱۹۷۵ کو اپنے رب سے جا ملے۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

کہاں ہیں !!

"زلزلہ" میں مولانا عامر عثمانی صاحب کے لئے لفظ مولانا اتنی کثرت سے استعمال کیا گیا ہے کہ ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ حسام الحرمین کے مصنف مولوی احمد رضا خان کی روح کہاں قید ہو گئی جو اپنے اس روحانی پوتے کی گردن نہ مروڑ سکی ؟ !!.... اور کہاں، میں حسام الحرمین کے سب سے بڑے طرفدار !؟ ..... اسلام و کفر کے ٹھیکدار ....

جناب حافظ عبد العزیز صاحب !.... آئیں اور اپنے اس لاڈلے کا قلم پکڑ لیں..... جو ایک دیوبندی ہی نہیں گاڑھے "دیوبندی" کو مولانا کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا.........

آئیں اور لگا "زلزلہ" کو آگ اور دیں اس کے مصنف پر کفر وارتداد کا فتویٰ.....!!!

(اسی کتاب سے)

بسم اللہ الر حمن الر حیم

پردہ اٹھ رہا ہے....!

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔

آپ ظاہری آنکھیں بند کر کے تصور کی آنکھیں کھول لیں۔اور سوچیں کہ ایک کشتی ہو جس میں کچھ لوگ سوار ہوں رات اندھیری۔بادل گرج رہے ہوں، بجلیاں چمک رہی ہوں، موجیں اٹھ رہی ہوں، کشتی ہچکولے کھا رہی ہو۔اس کے کچھ ناخدا اپنی پوری طاقت لگا رہے ہوں کہ کسی شکل سے کشتی ساحل سے ہم کنار ہو۔ایسے میں ناخداؤں میں سے ایک اٹھے۔اور بڑے زور و شور سے خم ٹھونک کر، انعام رکھ کر دوسرے ناخداؤں کو چیلنج کرے اور کہے :

"تمہارے فلاں بزرگ نے یہ بات غلط لکھی۔ تمہارے فلاں مصنف کی کتاب میں یہ واقعہ لکھا ہوا ہے جو تمہارے فلاں بزرگ کے لکھنے کے بالکل الٹا ہے"

واقعہ یہ ہو کہ تمام باتیں غلط ہوں۔اور عبارتوں کو کاٹ چھانٹ کر غلط نتائج نکال کر الزامات کی فہرست تیار کی گئی ہو تو انصاف سے بتائیں کہ آپ ایسے ناخدا کو کیا کہیں گے ؟ کیا آپ اس کی تعریف کریں گے ؟

ظاہر ہے کہ آپ کا جواب ہو گا کہ ایسے ناخدا کی تعریف تو درکنار اس کی سخت مذمت کی جائے گی۔

میں کیسے بتاؤں ؟ سوچتا ہوں تو آنکھوں میں خون اتر آتا ہے کہ ابھی تقسیم ہند کی لرزہ خیز داستان مسلمان بھولا نہیں ہے لاکھوں مسلمان شہید ہو گئے کروڑوں افراد اجڑ گئے، لاکھوں عورتیں بیوہ ہو گئیں.... مسلمانوں کی معاشی پوزیشن اتنی گر گئی کہ اسلامی اداروں کو اپنا وقار بچانا مشکل ہو گیا.....آئے دن نئے نئے مسائل ابھرنے لگے۔

کہیں فسادات کا مسئلہ کہیں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا شاخسانہ، کہیں اردو زبان کے قتل کی تیاری..... کہیں مسلم پرسنل لاء کے خاتمے کا پروگرام!!

مگر افسوس! صد افسوس! مسلمانوں میں صرف اپنے کو مسلمان سمجھنے والے کچھ حضرات ایسے گوشہ نشین ہوئے کہ کہیں سے کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی مسلمانوں کی کشتی مسلسل ہچکولے کھا رہی تھی..... اسکے کچھیالے ناخدا اسے بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رہے تھے....... گلی گلی گاؤں گاؤں گھوم رہے تھے.... علمی، فکری و سیاسی میدان میں اپنی اپنی ذہنی، قلمی و جسمانی صلاحیتوں اور قوتوں کے مطابق جدو جہد کا ایک ناقابل فراموش ریکارڈ قائم کر رہے تھے..... طوق و سلاسل کی انھیں پرواہ نہ تھی۔ نہ تو جیل کی سلاخیں انکے ارادوں کو متزلزل کر سکتی تھیں اور نہ پھانسی کا پھندا ان کے عزائم کو شکست دینے میں کامیاب ہوا تھا۔ اب ان کی بے پناہ جدو جہد رنگ لا رہی تھی۔

امید ہو چلی تھی کہ ملت اسلامیہ کی کشتی شاید کنارے لگ جائے اب مسلمانوں میں استقامت کا مزاج پیدا ہونے لگا تھا ایسے میں بریلوی مذہب کی ایک مخصوص ٹولی کے ترجمان ارشد القادری صاحب کو جلال آیا اور ان کی رگ بریلویت پھڑک اٹھی بس پھر کیا تھا؟..... کہیں تو وہ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی پر برسے کہیں جماعت تبلیغی کے سیدھے سادھے لوگوں پر بگڑے اور کہیں شریعت یا جہالت نامی کتاب اور اسکے مصنف پر حملہ بول دیا۔

اس پر بھی انھوں نے دیکھا کہ کسی نے ان کا نوٹس نہیں لیا تو انھوں نے ایک ضخیم کتاب لکھ ڈالی۔ اور بڑے زور و شور سے انعام رکھ کر تمام علمبرداران حق کو چیلنج دے ڈالا۔

"زلزلہ" نامی کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں دیکھئے کتنے آن بان سے لکھے ہیں:

آج بھی منتظر ہوں کہ دیوبندی مذہب کا کوئی بھی لائق فرزند اٹھ کر یا تو زلزلہ میں پیش کیئے ہوئے حوالوں کو غلط ثابت کرے یا ان حوالوں سے جو نتائج اخذ کیئے گئے ہیں ان کی غلطی واضح کرے'' (زلزلہ ص ۱۱)

دس ہزار روپے کے انعام کا اعلان

اسی پر بس نہیں، کتاب میں دیئے گئے حوالوں کو جو شخص غلط ثابت کردے اس کے لئے دس ہزار روپے کے انعام کا اعلان بھی کرنے سے نہ چوکے۔ ملاحظہ ہو :۔

''تصویر کے دونوں رخوں میں دیوبندی کتابوں کے جتنے حوالے دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک حوالہ بھی غلط ثابت کرنے پر دس ہزار روپے کے انعام اعلان کیا جاتا ہے۔
(زلزلہ ص ۵۳)

دیوبند کے سارے اصاغر واکابر کو چیلنج

اس پر بھی صبر نہ آیا۔ دل کی گرمی نکلی۔ کتاب کے آخر میں رقمطراز ہیں۔

''میرا سوال دیوبندی جماعت کے سارے اصاغر واکابر سے ہے'' (زلزلہ ص ۲۸۲)

چیلنج پر چیلنج ''زلزلہ'' نامی کتاب نہ ہوئی جیسے کوئی آسمانی کتاب آگئی کہ اب اس کا جواب دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔!!!

ہمارے معزز قارئین سوچتے ہوں گے کہ کتاب بہت زیادہ اونچے معیار[1] کی ہو گی نہیں تو بھلا ''فاتح جمشید پور'' کہلانے والے مصنف کو اس پر اتنا ناز کیوں ہوتا ؟!

(۱) چھوٹے بڑے

اچھی کتابیں دو قسم کی ہوتی ہیں :۔

کتاب اصلاحی ہو یعنی بغرض اصلاح و تبلیغ لکھی ہو یا کسی خاص موضوع پر تحقیق و ریسرچ کے بعد تصنیف کی گئی ہو مگر افسوس ہے کہ یہ کتاب نہ اصلاح کی غرض سے لکھی گئی ہے اور نہ کوئی فنی تصنیف ہے جیسا کہ مصنف نے خود ہی تحریر فرمایا ہے :

میری یہ کتاب کسی خاص عنوان پر کوئی فنی تصنیف نہیں ہے۔ زلزلہ ص ۵۲

پھر یہ کیسی تصنیف ہے ؟ میں آپ کو کیسے بتاؤں ؟ یہ کتاب عجیب و غریب ڈھنگ کی ہے۔ غلط انسانوں کا کام کیا ہے ؟ ورغلانا، دھوکا دینا، تباہی پھیلانا، ذہن بگاڑنا، اب اگر میں کہوں کہ زلزلہ کے، مقاصد بھی وہی ہیں تو آپ یقین نہ کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کتاب کے مصنف پر بہت بڑا بہتان ہے مگر ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں کھولیں اور زلزلہ کا ایک پیراگراف پڑھ لیں اور پھر انصاف سے بتائیں کہ کیا میں نے غلط کہا ہے ؟!

”زلزلہ“ ایک فتنہ انگیز کتاب

مصنف کو اندازہ تھا کہ اس کی یہ کتاب فساد کے ان گنت جراثیم سمیٹے ہوئے ہے چنانچہ دوسرے ایڈیشن کے دوسرے صفحہ پر لکھتے ہیں۔

مجھے یہ توقع تھی کہ یہ کتاب افکار و تصورات کی دنیا میں تہلکہ خیز ثابت ہوگی۔ خیالات کے پرانے پیمانے ٹوٹیں گے نظریات کی بنیادیں متزلزل ہوں گی مسلمات کی عمارتوں میں شگاف پڑے گا۔ اور اذہان کی آبادیاں تہ و بالا ہو کر رہیں گی (زلزلہ ص ۲)

بات بات میں اللہ کے رسول ﷺ وفاداری کا دم بھرنے والے قیامت کے دن جب حساب کتاب ہوگا تو رسول ﷺ کو کیا جواب دیں جب وہ سوال کریں گے

کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قلم کی دولت کیا اس لئے دی تھی؟ کہ تم اس کے ذریعہ مسلمانوں کی عمارتوں میں شگاف کرد!ذہن کی آبادیوں کو تہ وبالا کرو.... خیالات کے پرانے پیمانے توڑو لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ناظرین غور فرمائیں کہ جس کتاب کی تباہ کاریاں اس مقام تک پہنچ جائیں جہاں خود مصنف کو اندازہ ہو جائے کہ اس کی وجہ سے ذہن کی آبادیاں تہ وبالا ہوں گی۔ ایسی کتاب کیا شائع کرنے کے لائق ہے ؟!

لیکن نہیں بریلوی مذہب کے علمبرداروں کو اس کی ضرورت تھی یہ امت مسلمہ کے پرانے شکاری مسلمانوں کو اتحاد واتفاق سے رہتے ہوئے کیسے دیکھ سکتے تھے ؟ یہ دیکھ رہے تھے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اب ان کا ساتھ چھوڑ رہی ہے حد یہ ہے کہ خود ان کے مکتب فکر کے اتحاد میں دراڑیں پڑ چکی ہیں۔

اقتدار کی جنگ

قتدار کی جنگ اس مرحلہ تک پہنچ گئی ہے کہ "حسام الحرمین" جیسی

---

(۱)اس انکشاف سے ہمارے قارئین حیران ہوں گے کہ مبارک پور جیسے بریلویت کے مرکز میں انکے دو گروپ ہو گئے ہیں جو ایک دوسرے کے شدید مخالف ہیں۔ دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کی طرف سے منعقدہ کانفرنس کے اسٹیج پر مشہور بریلوی مولوی صفی اللہ سرور القادری کو آنے سے ارشد القادری صاحب نے جبراً روک دیا بچارے مولو صفی اللہ صاحب جو تنظیم اہل سنت بنارس کے صدر ہیں بقول خود "غیرت سے آب آب ہو کر یہ سوچتے ہوئے مبارکپور سے بنارس رخصت ہوئے کہ انھیں بھی کہیں وہابی یا اچھوت نہ سمجھا گیا ہو تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مولوی صفی اللہ قادری کا مکتوب گرامی مدیر "میزان" کے نام جو ماہنامہ "میزان" کچھوچھ کے شمارہ ماہ اپریل ۷۳ء میں شائع ہوا ہے حد ہو گئی نفرت، عداوت اور شک کی بیماری کی پھر بھی مولوی صفی اللہ صاحب کی غیرت نہ معلوم کہاں ہوئی ہے ؟ کہ اب بھی یاران میکدہ کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔!!!

مفسدانہ کتاب کو معیار اہل سنت والجماعت بنالیا گیا ہے۔ چنانچہ مدرسہ اشرفیہ مبارک پور کا جو دستور جناب حافظ عبد العزیز صاحب کی سربراہی میں رجسٹرڈ ہوا ہے اس میں درج ہے کہ موجودہ زمانہ میں اہل سنت والجماعت ہونے کی واضح نشانی یہ ہے کہ :

> جو اعلحضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمتہ سے اعمال وعقائد میں بالکلیہ متفق ہو۔ اور فرقہ باطلہ مثلاً وہابی، دیوبندی، رافضی، غیر مقلد وغیرہ سے دور نفور ہو اور کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلحضرت فاضل بریلوی کو حرف بحرف مانتا ہو۔
>
> (دستور اساسی مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم ص ۳)

دیکھا آپ نے بریلوی جماعت کا حال! یہ نام لیتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن حکیم کا اور ایمام لاتے ہیں مولوی احمد رضا خاں صاحب اور انکی کتاب حسام الحرمین پر۔ وہ بھی حرف[1]!!..... نہ، معلوم کیوں تھوڑا سا پردہ رہنے دیا۔ وہ بھی اٹھالیتے تو پھر میدان صاف تھا۔ ان لوگوں سے کوئی کہنے والا نہ ملتا کہ بھائی تمہارا یہ فعل قرآن حکیم کے خلاف ہے یا تمہارا یہ عقیدہ فرمان رسول اللہ ﷺ کے بالکل ضد ہے۔

---

(۱) اس کتاب کے مندرجات اگر صحیح مان لئے جائیں تو دنیا میں ایک آدمی بھی مسلمان نہ سمجھا جائے گا۔ اگر کسی کو شک ہو تو اس کتاب کی مندرجہ ذیل باتیں پڑھ ڈالے۔ ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو انکے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے شفا شریف میں فرمایا "ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے یا انکے بارے میں توقف کرے یا شک لائے وہ بھی کافر ہے" حسام الحرمین ص ۸۲

مندرجہ بالا عبارت علماء دیوبند کے سلسلے میں ہے۔ اب ناظرین انصاف فرئیں کہ تکفیر کا سلسلہ دراز ہوتے ہوتے اتنا طویل ہو جائے گا کہ شاید ہی کوئی مسلمان بچے جو اس کی گرفت میں نہ آجائے۔ (ن۔ ا)

ہم زلزلہ کا نوٹس شاید نہ لیتے، جیسا کی ان کہ بہت سی اور کتابوں کو بھی اس لائق نہ سمجھا گیا کہ اسے منہ لگایا جائے کیونکہ یہ کتابیں اپنے آپ مر جائیں گی تقویۃ الایمان آج بھی زندہ ہے اور شرک وبدعت کے علمبرداروں کی راتوں کی نیند حرام کئے ہوئے ہے۔

عرصہ ہوا پچپن لاکھ کی تعداد میں چھپ کر چار دانگ عالم میں پھیل چکی ہے اسکی مخالفت میں نہ معلوم کتنی کتابیں لکھی گئیں لیکن کون ہے اس کا پڑھنے والا ؟... کہیں الماریوں میں پڑی دیمکوں کی خوراک ہو رہی ہوں گی.... !! مگر بھلا ہو مولانا عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی کا کہ انھوں نے اپنے خاص انداز میں اس کتاب پر تبصرہ فرمایا جس مین انھوں نے زلزلہ کی ایک عجیب ڈھنگ سے تعریف کر دی۔ بس پھر کیا تھا؟ بریلوی جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کی زبانیں کھل گیئں۔ اب وہی مولانا عامر عثمانی جو بریلوی جماعت کے نزدیک گاڑھے دیوبندی "کافر" "مرتد" اور نہ معلوم کیا کیا تھے اچانک "مولانا ہو گئے۔

مولانا عامر عثمانیؒ

ابھی اسی پر بس نہیں "وسیع الالقاب" کے لقب کے بھی مستحق ہو گئے اور سلام مسنون کا تحفہ بھی انھیں پیش کر دیا گیا۔ ہمارے قارئین سوچتے ہوں گے کہ کسی ناسمجھ، ناتجربہ کار،

تیسرے درجے کے عالم یا کسی بریلوی نے ایسا کہا ہو گا!! جی نہیں یہ ہیں "زلزلہ" کے فاضل مصنف، چیلنج بازوں کی دنیا کے شہنشاہ اپنی جماعت میں فاتح جمشید پور کے خطاب یافتہ، مناظر اعظم جناب مولانا ارشد القادری صاجب!!

ملاحظہ ہو زلزلہ کے دوسرے ایڈیشن کا صفحہ ۴۳۔

---

(۱) جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکی ہر بات صحیح تسلیم کی جائے گی۔ ایک شوشہ پر بھی یقین نہ کرے تو اہل سنت والجماعت میں اس آدمی کو شامل نہ سمجھا جائے گا حالانکہ معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ حیثیت صرف اللہ کی کتاب قرآن حکیم ہی کو حاصل ہے (ن۔ا) تذکار شہیدؒ صف ۲۱۶)

جواب تبصرہ

مراسلہ بنام مولانا عامر عثمانی مدیر تجلی دیوبند وسیع الالقاب جناب مولانا عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی زید کرمہ بعد ما ہو المسنون۔ زلزلہ ص ۳۳

”زلزلہ“ میں مولانا عامر عثمانی صاحب کے لئے لفظ ”مولانا“ اتنی کثرت سے استعمال کیا گیا ہے کہ ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ حسام الحرمین کے مصنف مولوی احمد رضا خاں صاحب کی روح کہاں قید ہو گئی جو اپنے اس روحانی پوتے کی گردن نہ مروڑ سکی؟..... اور کہاں ہیں حسام الحرمین کے سب سے بڑے طرفدار! اسلام و کفر کے ٹھیکیدار..... جناب حافظ عبد العزیز صاحب! آئیں اور اپنے اس لاڈلے کا قلم پکڑلیں..... جو ایک دیوبندی ہی نہیں ”گاڑھے دیوبندی“ کو مولانا کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا..... آئیں اور لگا دیں ”زلزلہ“ کو آگ...... اور دیں اس کے مصنف پر کفر وارتد کا فتویٰ.....!!

واقعہ یہ ہے کہ محترم مدیر تجلی اپنے خاص اسلوب میں اس کتاب پر تبصرہ نہ کرتے یا ”زلزلہ“ کے مصنف اس تبصرہ کو اپنی کتاب کے شروع میں نہ نقل کرتے تو راقم الحروف کو اس کتاب کی طرف توجہ کرنے کی نوبت نہ آتی کیونکہ بریلوی جماعت کی کتابوں میں بقول مولانا عثمانی جس ”اونڈھے علم کلام“ کا استعمال ہوتا ہے وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا جائے۔

”زلزلہ“ مبارک پور میں

اتفاق کہئے کہ بریلوی ملت کی ایک مخصوص ٹولی کی طرف سے مبارک پور میں ایک نام نہاد عربی یونیورسٹی کے افتتاح کے موقع پر مولوی ارشد القادری کے

(۱) یہ دراصل نام نہاد بریلوی یونیورسٹی ہے۔ وہ بھی ان لوگوں کے لئے جو بریلوی عقاید و خیالات میں اتنے متشدد ہوں کہ اپنے علاوہ سب کو کافر کہیں۔

برخوردار نے ایک اسٹال لگایا مائک پر "زلزلہ" اور اس کے موئف کی تعر
یف کے پل باندھے جارہے تھے۔ ہمارے آدمی نے جب "صاحب زادہ سے کہا کہ "تاجرانہ
کمیشن پر "زلزلہ" کی چند کاپیاں دے دیں تو انھوں نے بڑی اداس سے کہا:
ابھی نہیں...... جب جلسہ ختم ہوگا۔ اور ہم لوگ جانے لگیں گے تو لے لیجئے گا
..... اور شاید یہی جواب انھوں نے ایک دوسرے بک اسٹال کے ذمہ دار" کو بھی دیا جو
انھیں کے مسلک کے تھے، کیونکہ دوسرے بک اسٹال پر "زلزلہ" کی ایک کاپی بھی نظر نہ پڑی
..... پیسہ کمانے کی ہوس اس درجہ سوار تھی کہ تمام تاجرانہ اصول توڑ کر انھوں نے آخر
تک کسی بک اسٹال کو ایک کاپی بھی تاجرانہ کمیشن پر نہ دی۔ مائک پر بار بار اعلان کیا جارہا تھا۔
ساتھ ہی متعدد بااثر افراد قیام گاہوں پر جاجا کر اس کتاب کا پروپگنڈا کر رہے تھے پھر بھی بیچار
ے صاحب زادے مایوس ہی رہے اور مجبوراً انھوں نے جلسہ کے اختتام پر دوسروں کو
کمیشن کے ساتھ کتابیں دیں.... اور بقیہ کتابیں سگریٹ کے بڑے بڑے ڈبوں میں بند کر
کے بڑی مایوسی سے واپس لے گئے۔ یہ ہے "زلزلہ" نامی کتاب کی مقبولیت کے افسانہ کی
حقیقت!!..... مبارک پور جیسی جگہ میں جو بریلوی جماعت کا گڑھ سمجھا جاتا ہے یہ کتاب
اپنے بیچنے والے کے لئے مایوسی کے سوا کچھ نہ دے سکی۔

کتاب کی مقبولیت کہاں؟

البتہ یہ کتاب مقبول ہوئی تو کہا؟ اسے پسند کیا تو کس ادارہ نے؟ جنوبی ایشیا
کے پی۔ ایل ۴۸۰ پروگرام کے اسسٹنٹ فیلڈ ڈائرکٹر لائبریری آف کانگرس کی مسز ا
ی۔ الیس گپتا نے!! یہ پی ایل۔ ۴۸۰ کیا ہے؟ جو لوگ مزارات کے قبوں میں ہی سانس
لیتے ہیں انھیں کیا خبر کہ یہ کون ادارہ ہے؟ اور اس کا تعلق کس سے ہے؟
امریکہ نے پی ایل ۴۸۰ پروگرام کے ماتحت ہندوستان کو اس شرط پر غلبہ دیا
تھا کہ اس کا پیسہ ہندوستانی سکے میں ہندوستان ہی میں ادا کیا جائے گا۔ اس کے لئے ہندو
ستان کو زر مبادلہ نہ دینا پڑے گا۔ اس کا پیسہ اتنا جمع ہو گیا آج ہندوستانی حکومت کے لئے

وہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ امریکہ کے بدنام ترین جاسوسی ادارہ سی۔آئی اے کے ایجنٹ جب ہندوستان میں کسی سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو اسی فنڈ سے اس کی کسی نہ کسی بہانے امداد کرتے ہیں۔ بس یو سمجھ لیں کہ سی۔آئی اے کی نگاہ میں جو فرد یاادارہ آ گیااور انھوں نے سمجھ لیاکہ وہ امریکن حکومت کے مفاد میں ہے تو پھر اس کے لئے اس فنڈ کا منھ کھول دیا جاتا ہے۔

"زلزلہ" نامی کتاب بھی اس کے ہاتھ چڑھی۔ انھوں نے دیکھا کہ یہ کتاب سامراجی طاقتوں کا ایک مقصد "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" میں معاون ثابت ہوتی ہے بلکہ اس کا مقصد بھی یہی ہے اور ان اداروں تحریکوں نیز جماعتوں کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کرتی ہے جو اسلام کے پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں بس پھر کیا تھا یہ کتاب اپنالی گئی۔ اور اسے پروگرام پی۔ ایل ۴۸۰ کی تمام لائبریریوں کی امداد سے جو ایک مرکزی فہرست کتب ترتیب دی جارہی ہے جو سی آئی اے میں کام کرنے والوں کے لئے رہنما ہوگی یہ کتاب چن لی گئی اور مزید معلومات کے لئے مصنف کو لکھا گیا۔

(۱) سی آئی اے دنیا کا وہ بدنام ترین ادارہ ہے جس نے آج بھی اسلامی حکومتوں کو پریشان کر رکھا ہے انھوں نے جب دیکھا کہ پوری دنیا میں اسلامی تحریکیں آہستہ آہستہ پھیل رہی ہیں اور انکا منبع زیادہ تر ہندوپاک ہے تو وہ بے چین ہو گئے۔ آخر انھیں ایک آدمی مل ہی گیا چنانچہ مولوی ارشد القادری انھیں تحریکات کا زور توڑنے کیلئے لندن بلائے گئے اور وہاں "عالمی اسلامی مشن" کے نام سے ایک ادارہ کی بنیاد رکھی جسکے وہ خود ہی معتمد ہیں اور خود ہی کنوینر۔ ناظرین "عالمی اسلامی مشن کے نام سے دھوکا نہ کھائیں۔ دراصل یہ سی۔آئی اے کی سازش ہے۔ اور اس ادارہ کے ذریعہ "عالمی اسلامی تحریکات" کا توڑ کرنا چاہتے ہیں انھوں نے "زلزلہ" کو پڑھنے کے بعد اندازہ کر لیا کہ اسکے مصنف میں اس طرز کے کام لینے کی صلاحیت ہے ورنہ مولوی قادری صاحب کے پاس اتنا روپیہ کہاں سے آجاتا جو اتنا بڑا پروگرام بنا ڈالتے۔ جبکہ آج تک نہ وہ ایک رسالہ پابندی سے نکال سکے اور نہ تو ایک اچھے قسم کا پریس لگا سکے۔ اور جس جماعت کی پیشوائی کر رہے ہیں وہ بھی پے در پے اپیلوں کے وجود انھیں اتنی رقم فراہم نہ کر سکی۔ عالمی اسلامی مشن کے اغراض ومقاصد کیا ہیں؟ تفصیل کے لئے دیکھئے ہمفتہ وار "تاجدار" مورخہ ۲۸ اد سمبر ۷۳ بریلوی علماء کے زیرادارت شایع ہورہا ہے۔

میں توچونک اٹھا.....!

میں تو چونک اٹھا جب میں نے دیکھا کہ ”زلزلہ“ کے لائق فائق مصنف کے اس ادارہ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر کے بھیجے ہوئے اپنے نام ایک خط کو کوئی قابل تعریف چیز سمجھتے ہوئے اپنی کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں شایع کردیا ملاحظہ ہو زلزلہ کا، ص ۵۰ ص ۵۱ اصل خط انگریزی میں ہے۔اس کا ترجمہ مصنف نے اپنی کتاب میں شامل کیا ہے۔اصل خط دستیاب ہو جاتا تو اور راز ہائے سربستہ عریاں ہوتے مراسلہ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر ارشد القادری

مصنف ”زلزلہ“ مکتبہ جام نور۔ جمشید پور

عالیجناب!

لائبریری آف کانگرس، دیگر انیس ۱۹ تحقیقاتی لائبریریوں کے لئے جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کام کررہی ہیں۔ یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اس ادارے میں تمام امریکی دار المطالعے شرکت کررہے ہیں۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے تمام امریکی دار لمطالعہ واشنگٹن کی لائبریری آف کانگرس میں ایک مرکزی فہرست مرتب کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ متحدہ کوشش سے یہ ممکن ہے کہ تمام شامل ہونے والے دار المطالعے اپنے قارئین کیلئے ہندوستانی کتابیں منظر عام پر لا سکیں۔ ہم نے زلزلہ“ نام کی ایک کتاب حاصل کی ہے جس کے مصنف آپ ہیں۔اس کتاب کو فہرست میں ترتیب دینے کے لئے ہمیں چند معلومات کی ضرورت ہے جو ہم رشتہ ”ان لینڈ“ پر فراہم کی جائیں گی یہ معلومات آپ کے نام کو امریکی دار المطالعے کی فہرست میں دوسرے ناموں سے ممتاز کرنے کیلئے استعمال کی جائیں گی چونکہ ہم بذات خود آپ کی تصنیف کے متعلق کوئی صحیح معلومات ترتیب نہیں دے سکتے اس لئے ساتھ والے فارم کو اگر آپ اپنی ولین فرصت میں پر کر کے ارسال کردیں تو عین نوازش ہوگی۔

مسز ای ایس گپتا

(اسسٹنٹ فیلڈ ڈائرکٹر لائبریری آف کانگرس پی ایل ۴۸۰ پروگرام ساؤتھ ایسٹ ایشیا)

ابتدائی تاثر

بہر حال کتاب بڑے شوق سے کھول گئی۔ ابتدائی تاثر جو ہوا اس کا تھوڑا سا اندازہ ہمارے ناظرین کو مندرجہ بالا سطور سے ہو جائے گا۔ بلا شبہ کتاب میں بریلوی علماء کا پرانا سلوب چھوڑ کر نیا اسلوب اختیار کیا گیا ہے لیکن کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بریلوی انداز فکر سے الگ کوئی چیز نہیں بات صرف اتنی ہے کہ پرانی شراب کے لئے نئے پیمانے استعمال کئے گئے ہیں کتاب میں اتنا بڑا مغالطہ دیا گیا ہے کہ شاید حسام الحرمین کے مصنف کی رسائی بھی وہاں تک نہ ہو سکی۔ اس مغالطہ کے شکار وہ سادہ لوح مسلمان ہونگے جو بریلوی افکار عقاید کی ظلمت سے اکتا چکے تھے اور پر تول رہے تھے کہ ایک ایسا مسلک اختیار کریں جس میں خدا کی وحدانیت کا راج ہو جس میں شرک وبدعت کے جراثیم اثر انداز نہ ہو سکیں جس میں عرسوں کے موقع پر زنان عاشقان اولیاء نہ براجمان ہوتی ہوں جس میں توہمات وخرافات کی تپتی ہوئی دھوپ کے بجائے ایمان ویقین کے گھنیر سائے ہوں۔

ہو سکتا ہے کہ ایسے لوگ اس کتاب پر سرسری نگاہ ڈالنے کے بعد ٹھٹک جائیں اور سوچنے لگیں کہ ہم جس طرف قدم اٹھانا چاہتے ہیں وہاں بھی توہمات اور اکابر پرستی کی چڑیلیں حکمراں ہیں اس لئے جس گندگی میں اب تک وہ پڑے رہے ہیں اسی میں رہیں۔ اور ہمارا خیال ہے کہ یہ کتاب اسی لئے خاص ایسے موقعہ پر شایع کی گئی جب اہل حق کے مواعظ سے متاثر ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ میں ایسی فضا پیدا ہو گئی تھی کہ جیسے بریلویت کے مراکز ختم ہو کر رہ جائیں گے۔

کتاب کا جائزہ

آیئے! ذرا ”زلزلہ“ کے دوسرے ایڈیشن کا جائزہ لیں مصنف کے پیش لفظ کے بعد مولانا عامر عثمانی صاحب کا تبصرہ بڑے فخر سے نقل کیا گیا ہے اور ناظرین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ دیکھئے دیوبند سے نکلنے والے ایک ماہوار رسالہ کے مدیر شہیر، دار العلوم دیوبند کے ایک فاضل نے کتاب کی تعریف کی ہے اور اسے لاجوب کتاب قرار دیا ہے۔

لیکن واقعہ کیا ہے؟ کیا واقعہ مولانا عثمانی صاحب نے زلزلہ کی تعریف و توصیف کے پل باندھ دیئے ہیں؟ ہمیں مدیر تجلی کے قلم کی تعریف کرنی چاہئے کہ انھوں نے زلزلہ کی "ہجو ملیح" اس انداز سے کی ہے کہ قادری صاحب جیسے لوگ اسے تعریف سمجھ کر اچھل اچھل پڑے۔

تبصرہ میں "زلزلہ" کے سلسلے میں کیا کہا گیا ہے؟ ذرا آپ بھی پڑھیں اور انصاف کریں کہ یہ کتاب کی تعریف ہے یا ہجو!

باثر کی جگہ مؤثر کا لفظ ہونا چاہئے

مولانا عامر عثمانی صاحب رقمطراز ہیں :۔

اگر باثر کی جگہ موثر کا لفظ ہوتا تو ان سطروں کو اردو ئے معلیٰ کا بے عیب نمونہ کہہ سکتے تھے (تجلی بحوالہ زلزلہ ص ۲۰)

ملاحظہ فرمایا آپ نے! مولانا عثمانی کے کہنے کے مطابق عبارت عیب دار ہو گئی۔ چند سطروں کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

کہیں کہیں قلم نے زبان کے رخ سے بھی ٹھوکر کھائی ہے۔ (تجلی بحوالہ زلزلہ ص ۳۰)

ابھی اسی پر بس نہیں۔ مدیر تجلی نے ایک چوٹ اور کر دی۔ خدا معلوم مولوی ارشد القادری نے اسے محسوس کیا بھی یا نہیں۔ مولانا عامر صاحب رقمطراز ہیں :۔

زلزلہ کا اسلوب تحریر گھٹیا اور زنانہ

کہیں کہیں اسلوب تحریر گھٹیا ہو گیا ہے مثلاً اے سبحان اللہ ذرا غلبہ حق کی شان تو دیکھو ص ۲۶۔ اے نے فقرہ کو زنانہ بنا دیا۔

تبصرہ نگار مولانا عامر عثمانی کے نزدیک اسلوب تحریر گھٹیا، فقرے زنانہ، عبارت عیب دار!!! یہ تو ہوا زلزلہ کی زبان کا حال۔ اب معنوی لحاظ سے دیکھا جائے

کہ تبصرہ نگار نے زلزلہ کے بارے میں کیا لکھا ہے؟ زلزلہ میں جو تبصرہ نقل کیا گیا ہے ہم اسی سے ایک اقتباس دے رہے ہیں۔ مولانا عامر عثمانی رقمطراز ہیں :۔

بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تمام ماکان و مایکون کا علم تھا یعنی ازل سے لیکر ابد تک ہر شی کا علم، کچھ لوگ اتنا توسع نہیں برتتے مگر ان کا خیال ہے کہ حضور ان تمام مغیبات کے عالم ضرور تھے جن کا تعلق ان کی ذات یا امت کے احوال سے ہے
ہمارے نزدیک **پہلا گروہ جہالت و سفاہت کی آخری منزل میں ہے۔** (تجلی بحوالہ زلزلہ ص ۲۵)

ناظرین سمجھ گئے ہوں گے کہ پہلا گروہ کون ہے۔ یہ وہی ہے جس کے ایک فرد نے "زلزلہ" مرتب کی ہے۔ یعنی "بریلوی گروہ"۔
مدیر تجلی کیا خوب فرماتے ہیں :۔ یہ گروہ جہالت و سفاہت کی آخری منزل میں ہے"

"زلزلہ" کا سب سے بڑا تاثر گمراہ کن ہے

اسی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

زلزلہ کا سب سے بڑا تاثر جو فی الحقیقت گمراہ کن ہے۔ (تجلی بحوالہ زلزلہ ص ۲۸)

لیجئے! اب خود مدیر تجلی نے فرمادیا:
☆ زلزلہ کا سب سے بڑا تاثر گمراہ کن ہے۔
☆ "زلزلہ نامی کتاب کے مصنف اور ان کے ہم مسلک جہالت و سفاہت کی آخری منزل پر ہیں"۔
☆ "زلزلہ کا اسلوب تحریر گھٹیا ہے"۔
☆ "کہیں اس میں زنانہ پن پایا جاتا ہے"۔
☆ کہیں کہیں قلم نے زبردست ٹھوکر کھائی ہے"۔

☆مصنف کے قلم میں ابھی پوری پختگی نہیں آئی ہے"۔

اور جو کچھ لکھا گیا ہے وہ مدیر تجلی کے تبصرہ سے ماخوذ ہے ذرا وہ لوگ سوچیں جو تجلی کے تصبرہ کو لے کر گلے پھاڑ کر مائک پر بر سر عالم قادری صاحب کی تعریف میں یہ کہتے ہوئے نہیں چوکتے کہ "قادری صاحب کا اپنے تو اپنے غیر بھی لوہا مانتے ہیں۔

دیکھ لیا آپ نے ان کی اور ان کی کتاب کا برا حال........ دار العلوم دیوبند کے ایک فاضل نے قادری صاحب کو اتنی بلندی پر لے جاکر پٹخا ہے کہ انھیں جب ہوش آئے تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ تجلی کا تبصرہ "زلزلہ کے دوسرے اڈیشن میں شائع فرما کر کس گھرے کھڈ میں گر گئے ہیں اب اس سے نکلنا ان کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

مدیر تجلی کو "مولانا" "وسیع الالقاب اور "زید کرمہ" کہنے کے بعد ان کی کسی بات سے انکار کرنے کی جرات اپنے میں وہ کہاں سے لائیں گے ؟ اب وہ کس منھ سے کہیں گے ک مدیر تجلی نے انھیں جو ناپختہ قلمکار گھٹیا اور زنانہ انشاء پرداز اور ان کی جماعت کو جہالت وسفاہت کی آخری منزل پر پہنچے والی جماعت کہا ہے تو غلط کہا ہے ؟

خیر چھوڑیئے !اگر زلزلہ کا اسلوب تحریر گھٹیا ہو اس کے فقرے زنانہ ہوں تو ہوں مگر کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اسے تو تحقیق کی کسوٹی پر پورا ترنا چاہئے "زلزلہ" کا قاری کتاب اٹھاتے ہی جب دس ہزار روپے کا اعلان پڑھتا ہے تو خود بخود نفسیاتی طور پر اسے ...ن ہو جاتا ہے کہ "زلزلہ" میں جتنے حوالے دیئے گئے ہوں گے بالکل صحیح ہوں گے ...ان سے جو نتائج نکالے گئے ہوں گے وہ بالکل درست ہوں گے۔

جو لوگ اتنی فرصت نہیں رکھتے کہ حوالہ والی کتابیں فراہم کریں اور دیکھیں ...نے "زلزلہ" پڑھنے کے بعد ہو سکتا ہے کہ محسوس کیا ہو کہ ان کتابوں کے ...نے کہیں نہ کہیں ٹھوکر ضرور کھائی ہے۔ مگر میں کیسے بتاؤں ؟ کہ دس ہزار کے ...ڑ میں کتنا ابڑا فراڈ رچا گیا ہے ؟ حوالہ کی صحت پر چیلنج دے کر کس دیدہ دلیری ...میں دھول جھونکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ورق الٹنے اور حوالوں میں کتربیونت ...سے لہو ٹپکتے ہوئے دیکھ کر غم و غصہ سے بے تاب نہ ہو جائیے۔

حوالہ کی غلطیاں بلکہ قلمی خیانت
کی
ہولناک داستان

ایک شخص اٹھے اور کہے کہ سورہ نساء کے ساتویں رکوع میں اللہ ارشاد فرماتا ہے۔
لا تقر بو الصلو ۃ (ترجمہ) نماز کے قریب نہ جاؤ۔
اور بڑے زور سے اس بنیاد پر دعویٰ کرے کہ نہ جانے کا حکم قرآن حکیم میں ہے وہ آیت نمبر، پارہ۔ رکوع سب کا حوالہ دے اور بار بار یہ کہے کہ جو میرے حوالہ کو غلط ثابت کردے گا اسے دس ہزار کا انعام دوں گا اسی پر بس نہیں وہ بھی ڈنکے کی چوٹ پر کہے کہ اگر میں نے اس آیت سے غلط مفہوم اخذ کیا ہے تو بھی میں دس ہزار کا انعام دوں گا کیا اس کی یہ بات صحیح تسلیم کی جائے گی؟ کیا اس کا حوالہ صحیح مان لیا جائے گا.....؟
ظاہر ہے کہ معمولی عقل رکھنے والا انسان کہہ دے گا کہ پوری آیت یہ تھی :۔

یا ایھا الذ ین اٰمنو الا تقر بو ا الصلو ۃ وانتم سکار یٰ

ترجمہ۔ اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔
(ترجمہ مولوی احمد رضا خاں) (پ ۵ سور نساء رکوع سات)

اس "بے نمازی" نے وانتم سکار ی "والا فقرہ نہ نقل کر کے اللہ ورسول ﷺ کی بارگاہ میں بدتمیزی کی۔ اور بندوں کو دھوکا دیا۔ ایسا شخص قابل گردن زونی ہے۔
یا ایک شخص کہے کہ فلاں کتاب میں لکھا ہوا ہے: "میں نے دیکھا کہ اڑا جا رہا ہوں" حالانکہ اس کتاب میں مندرجہ ذیل عبارت ہو:۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اڑا جا رہا ہوں۔
آپ ہی انصاب سے بتائیں کہ ایسے حوالے دینے دلے کو کیا کہا جائے گا؟

حوالہ کی غلطی کا اقرار قادری صاحب کے قلم سے

زلزلہ میں مذکورہ بالا دونوں طرح کی غلطیاں ہیں۔ زلزلہ کا دوسرا ایڈیشن اٹھائیں اور چوتھا صفحہ کھولیں اور مندرجہ ذیل پیراگراف ذرا توجہ سے بڑھیں۔

البتہ ندوۃ العلماء لکھنو میں جب مولانا علی میاں کے سامنے زلزلہ کا وہ حصہ پیش کیا گیا جس کا تعلق ان کی کتاب سیرت سید احمد شہید میں بیان کیے گئے ایک واقعہ سے ہے تو انھوں نے اصل کتاب منگوائی۔ سوء اتفاق کہئے کہ حوالہ کی عبارت اور اصل کتاب کی عبارت میں "دو لفظ کا فرق" نکل آیا اور غضب یہ ہوا کہ زلزلہ میں جو بحث اٹھائی گئی تھی اس میں ساری بحث کا وہی مرکزی نقطہ تھا۔ اب وہ چند طلبہ جو زلزلہ کی حمایت میں سرگرم سینکڑوں دوسرے طلبہ کے درمیان بالکل نکو بن گئے اور انھیں سخت ذلت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ (زلزلہ ص ۴)

مندرجہ بالا عبارت کسی دیوبندی عالم کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ اسی کو کہتے ہیں جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے "زلزلہ" کے مصنف نے خود اقرار کیا کہ :

حوالہ کی عبارت اور اصل کتاب کی عبارت میں دو لفظ کا فرق نکل آیا اور غضب یہ ہوا کہ زلزلہ میں جو بحث اٹھائی گئی تھی اس میں ساری بحث کا وہی مرکزی نقطہ تھا" (زلزلہ ص ۴)

بتائیے ! کیا تھا انصاف کا تقاضا ؟

کیا تھی حق پرستی کی پکار ؟

کیا تھا آنحضور ﷺ کے ایک فدائی کا فریضہ ؟ آپ سوچتے ہوں گے کہ مولانا ارشد القادری صاحب نے معذرت کی ہوگی ؟ یا حوالہ کی غلطی نکالنے والے کی خدمت میں دس ہزار روپے بھیج دیئے ہوں گے ؟

توبہ کیجئے ! معافی مانگنا تو کجا ! انعام بھیجنا تو الگ رہا۔ مصنف کی پیشانی ندامت سے عرق آلود بھی ہوئی۔ عادی چور کو جب پکڑ لیا جاتا ہے تو سو طرح کے حیلے کرتا ہے۔ چنانچہ قادری صاحب جواب میں لکھتے ہیں :۔

(ا) مولانا علی میاں سے جب اس بات کی تحقیق کی گئی تو انھوں نے اس واقعہ سے بالکل لاعلمی ظاہر کی۔ قادری صاحب کی افسانوی ذہنیت کی داد نہ دینا واقعی بہت بڑا ظلم ہے کہ انھوں نے ایک پورا ڈرامائی واقعہ ہی اپنے ذہن سے گڑھ ڈالا۔ (ن۔ا)

مجھے تھوری دیر کے لئے پریشانی ضرور لاحق ہوئی لیکن حوالہ کی اصل کتاب د
یکھنے کے بعد فوراً زائل ہو گئی۔ الحمد للہ کہ حوالہ کی عبارت حرف بحرف اس اصل کتاب کے
مطابق تھی جس کے پبلشر مولانا محمد ناظم صاحب ندوی ہیں اور جو باہتمام سید توسل حسین
منیجر یونائٹڈ انڈیا پریس لکھنو میں چھپی ہے۔
علاوہ ازیں عبارت کے سیاق و سباق میں متعدد قرائن بھی ایسے موجود ہیں جو اس
بات پر دلالت کرتے ہیں کہ واقعہ خواب کا نہیں عین حالت بیداری کا ہے پس اگر کتاب کے
کسی تازہ ایڈیشن میں "خواب میں" کا لفظ بڑھایا گیا ہے تو قرآن کی موجودگی میں مقام کی
یہ خیانت چھپائے نہ چھپے گی۔ (زلزلہ ص ۷)

الٹا چور کو توال کو ڈانٹے

کیا خوب! الٹا چور کو توال کو ڈانٹے، والی بات اس سے بہتر کہاں صادق آئے گی۔
کتاب کا مصنف دوسرے ایڈیشن میں بالفرض اگر کوئی لفظ بڑھائے یا گھٹائے تو کیا اسے خیا
نت کا مرتکب کہا جائے گا؟
اگر پہلے ایڈیشن میں کوئی عبارت چھپنے سے رہ جائے یا کاتب بھول جائے یا
مصنف سے تسامح ہو جائے اور وہ دوسرے ایڈیشن میں درست کرے..... تو کیا اسکے باوجو
د مصنف پر اعتراض کی بوچھاڑ ضرور کی جائے گی واہ رے عیب جوئی کا شوق!!
انسان جب اس برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی عقل بھیا وندھی ہو جاتی ہے
اور پھر وہ ایسی باتیں کرنے لگتا ہے کہ کہنے والا کہیں یہ نہ کہہ دے کہ اس آدمی کے پاس عقل
نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں ہمیں تو شبہ ہوتا ہے کہ کہیں قادری صاحب نے پہلے ایڈیشن
میں "خواب میں" والے لفظ کو کھرچ نہ دیا ہو ورنہ وہ اپنی گھر والی کتاب ہی پر کیوں اتنا اصرار
کر رہے ہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ "خواب" کا لفظ ہو یا نہ ہو، ایک آدمی سوتے ہوئے دیکھتے تو اسے
کیا کہا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی معمولی عقل رکھنے والا یہ جواب دے سکتا ہے کہ سوتا ہوا۔

شخص خواب ہی میں کچھ دیکھ سکتا ہے اس کے علاوہ دیکھنے کی کوئی شکل نہیں ہے لیکن کون سمجھائے ارشد القادری صاحب کو؟ ایک آدمی جب "نہ ماننے" کا عہد کرلے تو کون اس سے ہاں کرا سکتا ہے؟

"زلزلہ" میں تصویر کے دو رخ پیش کئے گئے ہیں دونوں رخوں کے حوالوں میں اتنی خیانت بددیانتی کاٹ چھانٹ برتی گئی ہے کہ یقین نہیں آتا کہ ایسا کرنے والے وہ "مولانا" ہوں گے جن کی عظمت عنقریب اور جن کے تقویٰ و طہارت کے بارے میں بریلوی مذہب کا ہر فرد قسم کھانے کیلئے تیار ہے ہم چند کھلی کھلی خیانتیں ناظرین کے سامنے رکھیں گے اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ مصنف "زلزلہ" نے خیانتوں کا کتنا بے مثل ریکارڈ قائم کیا ہے اور دس ہزار کے انعام کی آڑ لے کر کس طرح سادہ لوح مسلمانوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کی ہے۔ حوالوں کو اصل کتاب سے ملانے کے پہلے خود مجھے یقین نہیں تھا کہ "زلزلہ" میں اتنا بڑا افراڈ اتنی دیدہ دلیری سے کیا گیا ہو گا...!!

نقش حیات کا حوالہ

"زلزلہ" کے دوسرے ایڈیشن میں ص ۱۸۴ پر نقش حیات، کا ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے جو اصل کتاب کے صفحہ تیرہ پر موجود ہے۔

حقیقت کیا ہے؟ کیا وہ عبارت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی تحریر کردہ عبارت ہے؟ جواب میں اگر میں نہیں کہوں تو شاید آپ کو یقین نہ آئے مگر مولانا مدنی مرحوم کی کتاب نقش حیات اٹھائیں اور صفحہ چھ ملاحظہ فرمائیں مولانا مدنی رقمطراز ہیں:

مندرجہ ذیل اقتباس جو کہ برہان جلد ۲۱ ص ۷۴ اگست ۱۹۴۸ء کا ہے اس پر پوری روشنی ڈالتا ہے، چنانچہ یہ اقتباس صفحہ چھ شروع ہو کر صفحہ سولہ ۱۶ پر ختم ہوتا ہے اور خاتمہ پر مولانا مدنیؒ پھر حوالہ دیتے ہیں:۔برہان ۲ جلد ۲۱ صفحہ ۷۴ تا ۸۷، یہ اقتباس چودہ صفحہ کا طویل اقتباس ہے جس کے ابتدا میں حوالہ دے دیا گیا ہے اور آخر میں بھی!! اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عبارت برہان کی ہے مولانا مدنی کی نہیں مگر مولانا ارشد القادری

صاحب کی نگاہیں اعتراض کے شوق اندھی ہورہی تھیں انھیں کیسے دکھائی پڑتا۔یا ہو سکتا ہے کہ دکھائی بھی پڑا ہو مگر قصدًا انھوں نے نظر انداز کر دیا ہو اور سمجھ لیا ہو کہ کون اتنی زحمت اٹھائے گا؟اور حوالہ کی چیکنگ کرے گا؟

اور اگر کسی نے ایسا کیا تو اتنے لمبے سیاق وسباق پر کس کی نگاہ ہوگی؟ذرا تصور فرمائیں کہ اگر یہی حرکت کوئی مولانا قادری صاحب کی کتاب کے ساتھ کرے اور تقویۃ الایمان وغیرہ کے تمام اقتباسات مولوی قادری صاحب کی طرف منسوب کر دے توان کا کیا حال ہوگا؟وہ اپنی جماعت والوں کو کیسے منہ دکھائیں گے؟تصنیف وتالیف کی عدالت میں مولوی قادری صاحب کا جرم اتنا گھناؤنا ہے کہ کوئی اگر کہے کہ نقش حیات کے* مصنف پر عظیم ترین افترا اور کھلی ہوئی زیادتی کی ہے تو کیا غلط کہے گا؟!

تقویۃ الایمان کے حوالے

اب ذرا تقویۃ الایمان کے حوالوں پر ایک نگاہ ڈال لیں تصویر کے پہلے رخ میں زیادہ تر حوالے اسی کتاب کے ہیں۔زلزلہ کے مصنف نے اس کتاب پر جتنا ظلم ڈھایا ہے خدا کی پناہ!مگر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے قادری صاحب کے رہنما مولوی احمد رضا خان صاحب کی بھی یہی روش رہی ہے۔چنانچہ انھیں اب مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”تحذیر الناس“ میں کوئی اعتراض کی بات نہ ملی تو انھوں نے مذکورہ کتاب کے صفحہ تیرہ سے چند فقرے صفحہ چچیس سے چند فقرے اور صفحہ تین سے چند فقرے لئے اور مندرجہ ذیل مربوط عبارت بنالی۔

---

(۱) مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں جو ۴ مارچ ۱۹۵۸ء کے سہ روزہ دعوت دہلی اور الفرقان میں شایع ہوا ہے اس بات کی تردید کی ہے کہ انھوں نے اپنی کسی کتاب* میں سید صاحبؒ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ وہ سیکولر اسٹیٹ قائم کرنا چاہتے تھے۔(ن۔ا)

بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں کہیں اور کوئی نبی ہو گا جب بھی آپ کا خاتم ہو نابد ستور باقی رہتا ہے بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ..... کا خاتم ہو نابایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کوئی فضیلت نہیں

(حسام الحرمین ص ۹۹)

اور ایک ایسے آدمی کی تکفیر کر ڈالی جس کی زندگی ہی کفر و شرک کا مقابلہ کرتے ہوئے گذری جس نے دشمنان اسلام کو میدانوں میں شکست فاش دی ہو، جہاں ایک بھی بریلوی سامنے نہ آتا تھا وہاں وہ اسلام کا دفاع کرنے کے لئے سینہ سپر رہا۔ اور دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔

دنیا کی کونسی کتاب ہو گی جس میں اس طرز کی بے ایمانی، کاٹ چھانٹ کی جائے تو اس سے گمراہ کن معانی نہیں پیدا کئے جاسکتے؟ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے کن ناپاک مقاصد کے ماتحت یہ حرکت کی تھی۔ مگر حضرت علامہ ارشد القادری نے توان ما ہر ڈاکوؤں، بلیک سیلروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا جو کسی کو دھمکی دینا چاہتے تو اخبارات کے مختلف فقروں کو ملا کر دھمکی کا مضمون تیار کر لیتے ہیں۔ وہ تو اس کے ذریعہ سیم وزر پر ڈاکہ ڈالتے ہیں مگر حضرت علامہ نے مسلمانوں کی "دولت ایمان" ہی پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی ہے:.....!!

---

(۱) اور عجیب بات یہ ہے کہ صفحہ تیرہ کی عبارت بالکل ابتداء ہیں اور صفحہ پچیس کی عبارت بیچ میں اور صفحہ تین کی عبارت بالکل آخر میں نقل کیا اور اس الٹ پھیر اور تعز و تبدل کے بعد ایک مربوط عبارت بنا کر اپنے جذبہ تکفیر تسکین سے نوازا نعوذ باللہ میں ناظرین سے انصاف چاہوں گا کہ دنیا کی کونسی کتاب ہو گی جس میں اس طرز کی بے ایمانی کی جائے اور اس سے کفریہ مضمون نہ نکال لیا جائے (۲) یہاں "صلعم" تھا جسے مولوی احمد رضا خان صاحب نے حسام الحرمین ہیں نہیں نقل کیا۔

قارئین سوچتے ہوں گے کہ یہ "حضرت العلامہ" عظیم انسان پر بہت بڑا الزام ہے۔ ان کی ذات اس گھناؤ کے جرم سے بری ہوگی۔۔۔۔

تقویۃ الایمان کی عبارت میں کاٹ چھانٹ

مگر افسوس! ہم کیسے بتائیں؟! ہم کہیں گے تو شاید آپ کو یقین نہ آئے آپ خود ہی زلزلہ کا صفحہ ۵۵ کھول لیں۔ اور تقویۃ الایمان کے حوالے سے جو عبارت منقول ہے اسے پڑھ لیں۔ ہم آپ کی آسانی کے لئے تقوتیہ الایمان کی عبارت جو زلزلہ میں منقول ہے ایک کالم میں اور تقویۃ الایمان کی جو اصل عبارت ہے دوسرے کالم میں لکھے دیتے ہیں:

تقویۃ الایمان کی اصل عبارت یہ ہے	زلزلہ میں نقل شدہ عبارت یہ ہے
سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے	جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے
اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور	اور دور و نزدیک سے پکارا کر
بلا کے مقابلہ میں اسکی دہائی دیوے	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اور اسکے نام کا ختم پڑھے یا شغل	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کرے یا اسکی صورت کا خیال باندھے	یا اسکی صورت کا خیال باندھے
اور یوں سمجھے کہ جب میں اسکا نام لیتا	اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا
ہوں زبان سے یا دل سے یا اس کی	ہوں، زبان سے یا دل سے یا اس کی
صورت کا یا اس کی قبر کا خیال باندھتا	صورت کا یا اسکی قبر کا خیال باندھتا
ہوں تو وہیں اسکو خبر ہو جاتی ہے	ہوں تو وہیں اسکو خبر ہو جاتی ہے
اور اس سے میرے کوئی بات چھپی نہیں	اور اس سے میرے کوئی بات چھپی نہیں
رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گذرتے	رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گذرتے
ہیں جیسے بیماری و تندرستی و کشاکش	ہیں جیسے بیماری و تندرستی و کشاکش

و تنگی و مرنا و جینا، غم و خوشی سب کی
ہر وقت اسے خبر ہے اور جو بات
میرے منھ سے نکلتی ہے وہ سب سن
لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل
میں گذرتا ہے وہ سب سے واقف
ہے تو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے
اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں
اسکو "اشراک فی العلم" کہتے ہیں یعنی
اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس
عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا
ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاؑ سے
رکھے، خواہ پیر و شہید سے، خواہ امام
رادے سے۔ خواہ بھوت و
پری سے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات
انکی اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے
دینے سے، غرض اس عقیدہ سے ہر طرح
شرکت ثابت ہوتا ہے
تقویۃ الایمان ص ۴۶

و تنگی و مرنا و جینا، غم و خوشی سب کی
ہر وقت اسے خبر رہتی ہے اور جو بات
میرے منھ سے نکلتی ہے وہ سب سن
لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل
میں گذرتا ہے وہ سب سے واقف
ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے
اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں

....

....

....

خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاؑ سے
رکھے، خواہ پیر و شہید سے، خواہ امام
و امام زادہ سے۔ خواہ بھوت و
پری سے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات
ان کی اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے
دنے سے، غرض اس عقیدہ سے ہر طرح
شرکت ثابت ہوتا ہے
زلزلہ ص ۵۵

دیکھا آپ نے سب سے اہم فقرہ یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا، غائب کر دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ فقرہ "زلزلہ کی تمام تعریضات کا بھانڈا پھوڑ دیتا اور عوام یہ جان لیتے کہ اس عبارت میں جس غیب کا تذکرہ ہے وہ وہی ہے جو اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

بعد والی عبارت ہضم

اسی طرح ”زلزلہ“ ص ۲۴ کھول لیں، اس میں تقویۃ الایمان صفحہ ۲۳ کے حوالہ سے ہے۔ ہم ذیل میں زلزلہ والی عبارت اور تقویۃ الایمان کی اصل عبارت پھر لکھے دیتے ہیں۔

تقویۃ الایمان کی اصل عبارت یہ ہے	زلزلہ میں نقل شدہ الایمان کی عبارت یہ ہے
اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ	.... یہ
سب جو غیب دانی کا دعوای کرتے ہیں	سب جو غیب دانی کا دعوای کرتے ہیں
کوئی کشف کا دعوای رکھتا ہے کوئی استخارہ	کوئی کشف کا دعوای رکھتا ہے کوئی استخارہ
کا عمل سکھاتا ہے کوئی تقویم اور پترا	کا عمل سکھاتا ہے..........
نکالتا ہے۔ کوئی رسل کا قرعہ پھینکتا	....
ہے کوئی فالنامہ لئے پھرتا ہے یہ سب	.... یہ سب
جھوٹے ہیں اور دغاباز انکے جال	جھوٹے ہیں اور دغاباز..........
میں ہرگز نہ پھنسا چاہئے لیکن	....
جو شخص آپ غیب دانی کا دعویٰ نہ	....
رکھتا ہو اور غیب کی بات معلوم کرنی	....
اختیار میں نہ کہتا ہو بلکہ اتنی ہی بات	....
بیان کرتا ہو کچھ بات کبھی اللہ کی طرف	زلزلہ ص ۲۴
سے معلوم ہو جاتی ہے سو وہ میرے	
اختیار میں نہیں۔ کہ جو بات چاہوں تو	
معلوم کرلوں یا جب چاہوں تو دریافت	

(۱) اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ پورا فقرہ غائب کیونکہ قادری صاحب اگر یہ فقرہ نقل کر دیتے تو قارئین کو اس آیت کی تلاش ہوتی اور پھر تضاد پیدا کرنے کی ساری سازش کا پردہ چاک ہو جاتا۔ (ن ا)

کرلوں۔ یہ بات ہوسکتی ہے کہ شاید وہ سچا ہو یا مکار! تقویۃ الایمان ص ۲۳	

پہلی خیانت تو یہ کی کہ پوری عبارت نقل نہ کی خیر اسکے بعد بھی بات بن سکتی تھی مولانا شہیدؒ نے "لیکن" سے جو بات کہنی چاہی اسے بھی نقل کردیتے مولانا شہیدؒ کا عقیدہ کیا ہے؟ علماء دیوبند کے کیا خیالات ہیں؟

مولوی ارشد القادری اس سے ناواقف نہ ہوں گے کہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتیں اپنے مخصوص بندوں کو بتاتا ہے جو ان کے لئے مناسب سمجھتا ہے۔ خود کسی کو غیب کی بات نہیں معلوم ہوسکتی۔ اب اس بات کی تصدیق و تکذیب اس بات پر موقوف کہ غیب کی بات کا ناقل کون ہے؟

اگر انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین ہیں تو انہیں حسب مراتب تسلیم کیا جائے گا اور اگر غیب کی باتیں بتانے والے دور حاضر کے بناوٹی پیر ہیں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا قادری صاحب کی جلن یہی ہے کہ یہ لوگ ان پیروں کو غیب کی باتوں کا عالم کیوں نہیں تسلیم کرتے۔ لفظ لیکن کے بعد بات مولانا شہیدؒ علیہ الرحمتہ نے کہی ہے وہ "زلزلہ" کی مصنوعی تضاد کی دیوار گرانے کے لئے کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عبارت کو نقل کرنے سے رک گئے۔

دس ہزار کے انعام کا کھڑاگ پھیلا کر اپنے علمی و دینی مقام کو آڑ بنا کر مسلمانوں کو بیوقوف بنانیکا آرٹ علامہ نے جس سے سیکھا ہے اسے خوب ہم جانتے ہیں۔

وہ یاد رکھیں کہ مرد مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے غلط حوالہ دے کر، عبارتوں میں کتر بیونت کر کے نصف صدی سے زائد تک بہت سے کم پڑھے لکھے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالے رکھا۔ مگر اب وہ زمانہ گیا.... اب علم کی روشنی پھیل رہی ہے۔ مرد مؤمن اب دوبارہ آپ کے جھانسے میں نہیں آسکتا۔ اب تو وہ دیکھے گا کہ آپ نے جو عبارت نقل کی ہے اس میں کاٹ چھانٹ تو

نہیں کی ہے ؟بعد کی عبارت پہلے یا پہلے کی عبارت بعد میں تو نہیں کر دی ہے ؟شروع یا آخر سے کوئی لفظ یا جملہ ایسا تو نہیں نکال دیا ہے جو مفہوم کو بدل ڈالے ؟

قادری صاحب نے کتر بیونت کے ہتھکنڈے اس خوبصورتی سے استعمال کئے ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ انھیں اس فن کے ماہر کی سند دے دی جائے جیسے جیب کتراز یر جامہ کی محفوظ جیب سے پیسے نکال لے تو نقصان تو ضرور ہوتا ہے مگر لوگ اس کی مہارت کی داد بھی دیتے ہیں۔ ''زلزلہ'' میں جملے تک اس صفائی سے حذف کئے گئے ہیں کہ عبارت کے تسلسل میں کہیں سے فرق نہیں پڑتا ذرا زلزلہ ص ۴۲ کھول لیں۔ مولوی قادری صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''اور دوسری طرف اپنی توحید پرستی کا ڈھونگ رچانے کے لئے عقیدہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے'' زلزلہ ص ۱۴۲

پچاسوں الفاظ غائب

اس کے بعد تقویۃ الایمان ص ۳۲ کے حوالہ سے ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔ ہم تقویۃ الایمان کی اصل عبارت اور ''زلزلہ'' میں نقل شدہ عبارت لکھے دیتے ہیں۔ قارئین کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ حوالہ کی غلطی ثابت کرنے پر دس ہزار روپے کے انعام کی آڑ بنا کر بریلوی مذہب کے مشہور مناظر، وہابیت اور اسلامی تحریکات کا توڑ کے لئے انگلینڈ میں

''اسلامی مرکز'' کے نام پر بریلوی مرکز یا دوسرے لفظوں میں تکفیری مرکز ''قائم کرنے والے مولوی ارشد القادری صاحب نے کتنا بڑا فراڈ رچایا ہے :

تقویۃ الایمان کی اصل عبارت		تقویۃ الایمان کی عبارت "زلزلہ" میں
مشکوۃ کی کتاب الدعوات میں لکھا ہے کہ :		
عربی عبارت	ترجمہ	
اخرج الترمذی عن انس	ترمذی نے ذکر کیا کہ	....
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال	انسؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا	....
قال رسول اللہ صلی اللہ	نے فرمایا کہ ہر کسی کو چاہیے	..........ہر کسی کو چاہیے
علیہ وسلم۔ یسل	کہ اپنی سب حاجت کی	اپنی.......حاجت کی
احدکم وبہ حاجتہ	چیزیں اپنے رب سے	چیزیں اپنے رب سے
کلہا حتی یسئل	مانگے یہاں تک کہ نون	مانگے یہاں تک کہ نون
الملح وحتی بسئلہ	(نمک) بھی اسی سے	بھی اسی سے مانگے اور
شسع نعلہ اذا النقطع	مانگے اور جوتی کا تسمہ	جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے
	جب ٹوٹ جاتے وہ	وہ بھی اسی سے مانگے
	بھی اسی سے مانگے	تقویۃ الایمان ص ۳۲
	تقویۃ الایمان ص ۹۲	بحوالہ "زلزلہ" ص ۱۴۲

دیکھ رہے ہیں آپ! رسول ﷺ کی محبت کے تنہا ٹھیکیداروں کے ایک ترجمان کا حال! نقل کیا گیا تھا کہ آنحضور ﷺ کا فرمان اور منسوب کر دیا قادری صاحب نے مولانا شہیدؒ کی طرف! کیا یہ حوالہ کی غلطی نہیں ہے؟

اگر دیوبند کے کسی عالم نے ایسا کیا ہوتا تو قادری صاحب کے ہمنوا ایک طوفان کھڑا کر دیتے!...... خدا معلوم "زلزلہ" کے مصنف کے ہم مذہب اللہ اور اس کے

(۱) "زلزلہ" میں سب کا لفظ نقل نہیں کیا گیا ہے۔ دیکھئے اس سے مفہوم کتنا بدل جاتا ہے

رسول کے احکام سے استابد کتے کیوں ہیں؟

اگر حوالہ اسی طرح نقل کردیتے کہ تقویۃ الایمان میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد پوری حدیث نقل کر دیتے تو کون سی زمین شق ہو جاتی؟

اور آسمان پھٹ پڑتا؟

ہے کوئی انصاف کا علمبردار!!... کیا بریلوی جماعت میں ایک بھی غیرت دار نہیں ہے جو آنحضور ﷺ کے فرمان کو مولانا شہیدؒ کے نام منسوب کرنے پر پھر اٹھے؟

بس اہل سنت والجماعت اور سنی حنفی ہی کہلانے کا شوق ہے؟

اے بریلوی جماعت کے لوگو!

کیا تم میں ایک بھی ہدایت یافتہ آدمی نہیں ہے جو "زلزلہ" کے مصنف کو پھٹکارنے کے لئے تیار ہو جائے اور ان سے کہے کہ آنحضور ﷺ کے فرمان مبارک کو مولانا شہیدؒ کی طرف منسوب کرنا اور اس پر تعریفات کی عمارت کھڑی کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے!!!

"زلزلہ" میں کسی ایک مقام پر حوالہ میں خیانت کی گئی ہو تو اسے نظر انداز کیا جا سکتا تھا مگر واہ رے بریلوی مذہب کے سب سے بڑے مناظر! نہیں معلوم تھا کہ آپ کے قلم میں انصاف کا خون کرنے کی اتنی عظیم صلاحیت پنہاں ہے۔

سات لفظوں کا اضافہ

ذرا "زلزلہ" ص ۵۴ کھول لیں اور خیانت کا شاہکار ملاحظہ فرمائیں اس میں اپنی طرف سے پورے سات لفظوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

---

(۱) اور آنحضور ﷺ کے اصل فرمان کو جو عربی میں ہے اور جسے تقویۃ الایمان میں نقل کیا گیا ہے۔ قادری صاحب نے بالکل ہضم کر لیا ہے۔

"زلزلہ" میں تقویۃ الایمان کی عبارت	تقویۃ الایمان کی اصل عبارت
....	شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے
....	اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں
....	پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ
....	چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے
....	سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور ذبح
....	کرنا اور اس کی منت ماننا اور مشکل
....	کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر وناظر
....	سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی
....	سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا
....	ہے گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا سمجھے
.... اور	اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ اور
اس بات میں یعنی غیب کی بات نہ جاننے	اس بات.... اولیاء وانبیاء ہیں
میں اولیاء وانبیاء اور جن وشیطان اور بھوت و	اور جن وشیطان میں اور بھوت وپری
پری میں کچھ فرق نہیں	میں کچھ فرق نہیں
بحوالہ زلزلہ ص ۵۴	تقویۃ الایمان ص ۴۴

مولوی قادری صاحب نے "اور" "اس بات میں" کے بعد "یعنی غیب کی بات نہ جاننے میں" لکھ کر کتنا بڑا دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ تقویۃ الایمان میں ان الفاظ کا کہیں پتہ نہیں ہے۔ اور ہم نے اسکے بعد پہلے والی عبارت بھی نوٹ کردی ہے تاکہ ناظرین فیصلہ کریں کہ "اس بات میں" سے کون سی بات مراد ہے مزید اور بات یہ ہے کہ اس کے قبل والی عبارت میں غیب کی بات جاننے اور نہ جاننے کا کوئی خاص تذکرہ بھی نہیں ہے مگر کون پکڑے گا بریلوی مذہب کے سب سے بڑے مناظر کا؟

ہماری تمنا ہے کہ معمولی اردو جاننے والا ایک منصف انسان ''زلزلہ'' اٹھالے اور تقویۃ الایمان کی اصل عبارتوں سے مقابلہ کرتا جائے آپ یقین رکھیں کہ اس کے سامنے یہ حقیقت کھل کر آجائے گی کہ تقویۃ الایمان کے منصف کہنا کچھ چاہتے ہیں اور ''زلزلہ'' کے قلمکار اس کی ترجمانی کچھ کرتے ہیں۔ ہم بطور نمونہ چند مثالیں نقل کرنے کے بعد فیصلہ اپنے انصاف پسند قارئین پر چھوڑ کر ایک ایسی بات کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں کہ جسے جان کر انصاف کو اگر زبان مل جاتی تو چیخ اٹھتا۔

ایک پاکستانی کتاب کا حوالہ

''زلزلہ'' میں ''دارالعلوم دیوبند'' جیسے بے داغ ادارہ کو انگریزوں کا موافق ثابت کرنے کے لئے ''پاکستان'' سے شائع شدہ ایک کتاب ''مولانا محمد احسن نانوتویؒ'' سے ایک اقتباس دیا گیا ہے۔ اس اقتباس میں ایک انگریز مسمی پامر نے دارالعلوم دیوبند کا معائنہ کرتے ہوئے لکھا ہے :

> ''جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے۔ وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار، ممد و معاون سرکار ہے یہاں کے تعلیم یافتہ لوگ ایسے آزاد اور نیک چلن (سلیم الطبع) ہیں کہ ایک کو دوسرے سے کچھ وسطہ نہیں کوئی فن ایسا نہیں جو یہاں تعلیم نہ ہوتا ہو صاحب! مسلمانوں کے لئے اس سے بہتر کوئی تعلیم اور تعلیم گاہ نہیں'' مولانا محمد احسن نانوتویؒ ص ۲۱ ۷

اب تک مکھیوں کو دیکھتے آئے تھے جہاں ذرا سی گندگی دیکھتی ہیں گر پڑتی ہیں انھیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ وہ گندگی کس نے پھیلائی ہے ؟

قادری صاحب نے مندرجہ بالا اقتباس کا کچھ حصہ نقل کرنے سے پہلے نمک مرچ لگانے کی جو زحمت فرمائی ہے اور ان کے قلم نے موتی بکھیرے ہیں وہ اتنے پرکشش ہیں کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔

تمہید کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے :۔

ایک ”دیوبندی فاضل“ نے ”مولانا احسن نانوتویؒ“ کے نام سے موصوف کی سوانح حیات لکھی ہے۔(زلزلہ ص ۹۴)

کتاب کے پیش لفظ میں یہ صاف صاف لکھا ہوہے کہ کتاب کے مصنف کتاب لکھتے وقت ”بی اے“ تھے۔ وہ فاضل دیوبند تو الگ رہا کسی اسلامی درسگاہ کے بھی فاضل نہ تھے۔بعد میں پھر انہوں نے ”ایم اے“ کیا بھلا ہو ہمارے قادری صاحب کا کہ انھوں نے ”مولانا محمد احسن نانوتویؒ“ کے مصنف جناب محمد ایوب قادری ”ایم اے“ کو ”فاضل دیوبند“ کی سند بھی عنایت فرمادی۔ تاکہ قارئین پر اس کا اثر پڑے کہ دیکھئے ایک فاضل دیوبند اپنی کتاب میں دارالعلوم دیوبند کو ”معاون سرکار انگریزی“ کہتا ہے۔

اور دوسری پر لطف بات یہ ہے کہ مصنف نے اپنی کتاب میں مندرجہ بالا معائنہ کا جو حوالہ دیا ہے اس کی انتہا ایک ایسی کتاب پر ہوتی ہے جس کا نام ہے تاریخ صحافت اردو“ از مولانا امداد صابری، مگر قادری صاحب نے نہ معلوم کس ڈر سے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

مولانا امداد صابری کون

مولانا امداد صابری کون ہیں ؟

یہ وہ بزرگ ہیں جو ہمیشہ سے دارالعلوم دیوبند اور جمعیۃ علماء ہند کی مخالفت میں کمر بستہ رہے۔ معزز قارئین ذرا سوچیں کہ دارالعلوم دیوبند کو انگریزوں کا موافق ثابت کرنے کے لئے قادری صاحب کو کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے۔ایک بی۔اے پاس کو فاضل دیوبند بنایا۔ مولانا امداد صابری کا نام حذف کر دیا۔ اور اس کے بعد بھی ثبوت میں پیش کیا تو ایک انگریز کی تحریر۔

اگر اس طرح کسی بات کو ثابت کیا جائے اور اسی کا نام منطق اور استدلال رکھا جائے تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ فریب، دھوکہ دہی، جھوٹ اور غلط شہادت کے معنی لغت میں کیا ہوں گے ؟

جو شخص کسی آدمی کا دشمن ہو پھر اس آدمی کی گواہی میں اسی شخص کو کوئی وکیل لا کھڑا کرے، یا الزام لگانے والے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں اپنے گھر کے کسی ایک آدمی کو شہادت میں پیش کر دیں تو انصاف سے بتائیں کہ عدالت ایسے مقدمہ میں کیا فیصلہ کرے گی؟ لیکن کون سمجھائے قادری صاحب کو! انہوں نے یہ سوچ رکھا تھا کہ وہ جو کچھ لکھ دیں گے اسے لوگ دس ہزار کے انعام کے رعب میں تسلیم ہی کر لیں گے مگر اب امید ہے کہ ان کے قلب کے کسی گوشہ میں بھی ایمان کی روشنی ہو گی تو وہ اچھے آدمیوں کی طرح اپنی بات واپس لینے میں شرافت کا ثبوت دیں گے۔

حوالہ کی غلطی کی ایک قسم وہ بھی تھی کہ استدلال میں جو عبارت پیش کی جائے اسے غلط ڈھنگ سے پیش کیا جائے۔ اب پھر ہم ان حوالوں کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں جس میں کچھ کمی زیادتی کی گئی ہے۔ ''زلزلہ'' کے، منصف نے تقویۃ الایمان کے بعد فتاویٰ رشیدیہ پر توجہ کی ہے۔ اب ذرا قارئین ورق الٹیں اور دیکھیں کہ قادری صاحب نے وہاں کیا کیا گل کھلائے ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ کے حوالے

''زلزلہ'' کا صفحہ ۵۷ کھول لیں۔ فتاویٰ رشیدیہ سے مندرجہ ذیل اقتباس دیا گیا ہے:۔

> جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے:.........
> وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول، محبت و مودت سب حرام ہے۔
> فتاوی رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰ بحوالہ زلزلہ ص ۵۷

آپ فتاویٰ رشیدیہ کھول لیں۔ اور آپ کو تعجب ہو گا کہ حوالہ کی خیانت کس دیدہ دلیری سے کی گئی ہے۔ ذیل میں ہم دونوں عبارتیں دو کالموں میں نقل کئے دیتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں گے کہ پورا ایک جملہ ہضم کر لیا گیا ہے:۔

زلزلہ میں نقل شدہ عبارت	فتاویٰ رشیدیہ کی اصل عبارت
جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے .... وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول، محبت و مودت سب حرام ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۰ بحوالہ زلزلہ ص ۵۷	جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول، محبت و مودت سب حرام ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲

ملاحظہ فرمائیں کہ "اللہ تعالیٰ کے برابر کسی اور کا علم جانے" پورا جملہ کھا گئے وجہ کیا تھی؟ معمولی عقل و دانش کا انسان یہ سمجھ لے گا کہ مولانا گنگوہی جو بات کہنا چاہتے ہیں اس جملہ سے اس کی بالکل وضاحت ہو جاتی ہے۔ اور ہر آدمی کے ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ یہاں علم غیب سے وہی غیب مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔

ہم پوچھنا چاہتے ہیں قادری صاحب اور ان کے ہمنواؤں سے کہ ان کی رائے ایسے شخص کے بارے میں کیا کچھ اور ہے جو اللہ کے برابر کسی اور کا علم غیب جانے یا اللہ تعالیٰ کو جتنی غیب کی باتیں معلوم ہیں اتنی باتیں کسی اور کو معلوم ہونے کا عقیدہ رکھے۔

ایک اور بھیانک جرم

ایک اور اقتباس فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ صفحہ ۷ اکا ہے جو جلد ۳ صفحہ سات پر ملا۔ اس اقتباس کو زلزلہ کے مصنف نے کیسے نقل فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں :۔

اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ج ۳ ص ۷ بحوالہ زلزلہ ص ۵۷

ہمیں یہ عبارت فتاویٰ رشیدیہ کی تیسری جلد کے صفحہ ۷ پر ملی ہے۔ یہاں تو قادری صاحب نے کمال کر دیا ہے۔ اس کی چابکدستی کی داد ہمارے قارئین دینے کے لئے تیار رہیں۔ صرف اس اقتباس کے پہلے اور بعد والی عبارت نقل کرنے کی دیر ہے مولانا گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں :-

علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا وعنده مفا تيح الغيب لا يعلمها الا هو ۔ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ (۱) زلزلہ میں صفحہ ۷ ادیا ہوا ہے۔

اپنے کسی مقبول کو بذریعہ وحی یا کشف بتادیوے وہ اس کو معلوم ہو جاتی ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ج ۳ ص ۳

مولانا گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے صاف صاف فرمادیا کہ غیب کی بات خدا کی بتائے بغیر کوئی نہیں جان سکتا۔ اگر کوئی آدمی ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ شرک صریح کا مرتکب ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ غیب کی باتیں وحی، کشف الہام وغیرہ کے ذریعہ انسان کو بتا دیتا ہے۔

لیکن قادری صاحب بھی کیا کرتے مجبور تھے۔ اگر بعد والی عبارت بھی نقل کر دیتے تو "زلزلہ" کا سارا پلان پہلے ہی بلبلے کی طرح بیٹھ جاتا۔

ہم قارئین سے انصاف چاہیں گے کہ قادری صاحب نے علماء دیوبند کے کشف و کرامات کے واقعات کا ذکر کرنے کے بعد طنز و تعریض کے جو تیر چلائے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟ وہ تیر بلاشبہ اس وقت کارگر ثابت ہو سکتے تھے جب ان لوگوں کے بارے میں کسی دیوبندی عالم کا یہ عقیدہ ہوتا کہ انھیں تمام مخفی امور کی اطلاع خود بخود ہو جاتی تھی۔

اور ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ اتنی موٹی بات قادری صاحب کے ذہن ثاقب میں کیوں نہیں آئی؟ کیا انھیں معلوم نہ تھا کہ علماء دیوبند تمام انبیاء کرام کے لئے معجزات،

(۱) زلزلہ میں صفحہ ۷ ادیا ہوا ہے۔

وحی اور الہام کے قائل ہیں۔ اور تمام بزرگان دین سے کشف و کرامات کے صدور کا امکان تسلیم کرتے ہیں؟

کیا قادری صاحب کوئی ایسی تحریر سامنے لائیں گے جس میں بزرگان دین و اولیاء کرام سے کشف و کرامات کے صدور سے انکار کیا گیا ہو؟! عوام کے سامنے ادھوری عبارتیں پیش کر کے کشف و کرامات کو غلط معنی پہنا کر علماء دیوبند پر الزام تراشیاں آسان ہیں۔

مگر وہ بات یاد رکھیں کہ حقیقت کے رخ سے ایک دن پردہ ضرور اٹھ کے رہتا ہے۔ ''زلزلہ'' کے دوسرے حصے میں ہے کیا؟ بزرگوں کے کشف و کرامات کے واقعات ہیں۔ ان واقعات سے جن لوگوں کا تعلق ہے ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں علماء دیوبند اور علماء بریلوی یکساں طور پر مانتے ہیں۔ یہ حاجی امداد اللہ صاحبؒ مہاجر مکی، یہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، یہ مولانا شاہ عبدالرحیم صاحبؒ یہ شاہ عبدالقادر صاحبؒ کون ہیں؟ کیا انھیں قادری صاحب اپنا بزرگ تسلیم نہیں کرتے؟

بلاشبہ یہ لوگ دین کے ان خادموں میں تھے کہ جن پر تاریخ اسلام ہمیشہ فخر کرے گی۔ ان سب کے باوجود ان بزرگوں کے کشف و کرامات کا سلسلہ وہیں تک محدود ہے جہاں تک خدا چاہے۔ اگر خدا کی خصوصی نظر عنایت رہی تو یہ حضرات طارم اعلیٰ تک پہنچ گئے اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ وہ بیچارے اپنی ''پشت پا کو بھی نہ دیکھ سکے۔ ایک شیرازی عارف نے کیا خوب کہا ہے:۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم   گہے بر پشت خود نہ بینم

کبھی تو اونچی اٹاری پر ہوتا ہوں او کبھی اپنے پاؤں کی پشت بھی نہیں دیکھ پاتا۔

فتاویٰ رشیدیہ کا ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں:۔

فتاویٰ رشیدیہ کی اصل عبارت	زلزلہ نقل شدہ عبارت
جب انبیاء علیہم السلام کو بھی علم غیب نہیں ہوتا تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز	جب انبیاء علیہم السلام کو بھی علم غیب نہیں ہوتا تو یا رسول اللہ کہنا بھی

ہو گا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب غیب کے تو خود کفر ہے اور جو عقیدہ نہیں تو کفر نہیں مگر مشابہ کفر ہے۔ البتہ اگر اس کلمہ کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کر کے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے۔ کیوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ ملائکہ درود بندہ مؤمن کو آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اور ایک صف ملائکہ اسی خدمت پر ہیں فقط۔	ناجائز ہو گا ....
فتاویٰ رشیدیہ ج ص ۸۰۷	فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳ بحوالہ زلزلہ ص ۵۸

یارسول اللہ کہنے کے سلسلے میں مولانا گنگوہی کا فتویٰ

اس عبارت میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ کو انبیاء علیہ السلام کر دیا جو حوالہ دینے کے اعتبار سے غلط تو ہے ہی نحوی اصول سے بھی غلط ہے اہل علم جانتے ہیں کہ انبیاء نبی کی جمع ہی۔ اسکی طرف واحد کی ضمیر کے بجائے جمع کی ضمیر ہونا چاہئے۔

مولانا قادری صاحب کو نہ معلوم دار العلوم اشرفیہ نے دستار فضیلت کیسے باندھ دی جنہیں نقل کرتے ہوئے اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ جمع کی جگہ واحد کی ضمیر استعمال کر رہے ہیں "نقل راچہ عقل" پر بھی عمل کرتے تو علیہم الصلوٰۃ لکھتے خیر یہ بات کم علمی یا احساس ذمہ داری کی کمی کی بات تھی تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ یارسول اللہ کہنا

ہر جگہ ناجائز ہوگا۔ حالانکہ مولانا گنگوہیؒ نے یہ تصریح کردی کہ یارسول اللہ اگر درود شریف کیساتھ کہا جائے تو ناجائز نہیں۔ یہ ناجائز ہوگا جب کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آنحضور ﷺ اسے خود سماعت فرماتے ھیں۔

مندرجہ بالا سطور سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ قادری صاحب نے تصویر کے پہلے رخ کو پیش کرنے میں اتنی دھاندلی سے کام لیا ہے کہ اصل تصویر غائب ہوگئی اور ایک بالکل نئی تصویر مسلمانوں کے سامنے آگئی جو اصل سے بالکل مختلف ہے اگر اصل رخ عوام کے سامنے رکھ دیتے تو ہمیں یقین ہے کہ "زلزلہ" کا قاری ایک طنزیہ تبسم" کے ساتھ کتاب کو "لغو" کہہ کر کنارے ڈال دیتا ہے۔

حوالہ کی ایک اور غلطی۔

یہ باب طویل ہوتا جارہا ہے اس لئے اب ہم چاہتے ھیں کہ حوالہ کی ایک اور غلطی کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کر کے خود انھیں پر چھوڑدیں کہ وہ "زلزلہ" کے حوالہ کی جانچ کریں۔ پھر خود انھیں ایسے ایسے "اسکینڈل" کا علم ہوگا کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔

ذرا زلزلہ ص ۱۵۸ کھول لیں۔ تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۳۱۲ کے حوالہ سے ایک اقتباس دیا گیا ہے۔

ضلع جالندھر کے ایک منشی رحمت علیؒ تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب تک پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ خواب میں تشریف لاکر خود ارشاد نہ فرمادیں گے کہ فلاں شخص سے بیعت ہو اس وقت تک بطور خود کسی سے بیعت نہ کروں گا۔ اسی حالت میں ایک مدت گذر گئی کہ یہ اپنے خیال پر جمے رہے۔

(۱) ابھی جلد ہی قبوری شریعت کے ایک مفتی نے ایک کتابچہ لکھا ہے۔ افسوس ہے کہ بچارے کو یہ بھی خبر نہیں کہ "یارسول اللہ" کے سلسلے میں علماء دیوبند کا عقیدہ کیا ہے؟ ہم ان سے کہیں گے کہ کتاب لکھنا اتنا آسان کام نہیں ہے جتنا وہ سمجھتے ھیں اس کیلئے وسیع مطالعہ کی بھی ضرورت ہے مفتی صاحب کو کم از کم اس سلسلہ میں فتاویٰ رشیدیہ ہی دیکھ لینا چاہئے تھا (نجم الدین)

آخرایک شب حضرت پیران پیر قدس سرہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت شیخ نے یوں ارشاد فرمایا کہ اس زمانے میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو حق تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے کہ جب کوئی حاضر ہونے والا السلام علیکم کہتا ہے توآپ اسکے ارادہ سے واقف ہو جاتے ہیں۔اور جوذکرو شغل اس کے مناسب ہوتا ہے وہی بتلاتے ہیں۔
تذکرۃالرشید جلد ا ص ۳۱۲ بحوالہ زلزلہ ص ۱۵۸

مندرجہ بالا اقتباس نقل کرنے کے بعد قادری صاحب نے حسب عادت نیش زنی کے وہ کمالات دکھائے ہیں کہ شیطا بھی ان کی پیٹھ ٹھونکے۔ میں ہر انصاف پسند بریلوی سے کہوں گا کہ وہ تذکرۃالرشید جلد اول کھول لے۔اور اس اقتباس کو دیکھے پھر اسے معلوم ہوجائیگا کہ قادری صاحبنے کیا کمال کیا ہے ؟اقتباس کے متصل ہی صرف ایک جملہ ہے :۔

.... پھر آنکھ کھل گئی۔ تذکرۃالرشید جلد اول ص ۳۱۲

اگر یہی جملہ نقل کردیتے تو لوگوں کو معلوم ہوجاتا کہ یہ سب کچھ ''خواب میں ہوا ہے' اور خواب کی دنیا اتنی وسیع ہے کہ اس میں بہت سی ان ہونی بھی ہوجاتی ہے۔

کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اتنا لمبا اقتباس نقل کرنے کے بعد ایک جملہ چھوڑدیا توکون سا ظلم کیا؟ ہم عرض کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ قادری صاحب اور اس کے ہمنوا برا مانیں کہ ''لاالہ'' کہتے رہیئے اور ''الا اللہ'' نہ کہیے تو پھر آپ کہاں پہنچ جائیں گے۔
سوچیے اور سر دُھنیئے!

☆ ☆ ☆

علماء دیوبند

کے نقطۂ نظر کی غلط ترجمانی کی

سنسنی خیز کہانی

سب سے زیادہ حیرت انگیز اور گمراہ کن وہ تاثر ہے جو "زلزلہ" کے مصنف نے علماء دیوبند کے نقطۂ نظر کی غلط ترجمانی کر کے مسلمانوں کو دیا ہے۔

غلط حوالے، عبارتوں میں کتر بیونت، اخذ نتائج میں مبالغہ کی حد تک غلو "زلزلہ" کو اتنا گمراہ کن نہ بناتا جتنا کہ "غلط ترجمانی" نے بنادیا۔ حیرت ہوتی ہے کہ انسان جب ضمیر کی آواز دبادیتا ہے تو اس کا قلم سفید کو سیاہ اور سیاہ کو سفید ثابت کرنے میں کتنی مہارت کا ثبوت دیتا ہے مولانا اسمعیل شہیدؒ نے تقویت الایمان میں کیا لکھا؟

قرآن شریف کی آیتیں نقل کر دیں۔ اس کا مفہوم بیان کر دیا۔ آنحضور ﷺ کے فرمان لکھ دیئے اور اس کا مطلب کھول کھول کر بیان کر دیا۔ اب اگر کوئی اٹھے اور ان آیتوں کے مفہوم پر اعتراض کی بوچھاڑ کر دے تو آپ ہی انصاف سے بتائیں کہ کیا اسے رسول ﷺ کو ماننے والا کہا جائے گا؟

مسلمان تو وہ ہے کہ جب اس کے سامنے قرآن شریف کی آیات مبارکہ، آنحضور ﷺ کے فرمان واجب الاذعان نقل کیے جائیں تو سر تسلیم کر دے چاہے اس کا پیش کرنیوالا کوئی بھی ہو ہمارے نظریات و عقائد عقلی دلائل سے کتنے ہی پختہ کیوں نہ ہوں اگر وہ قرآن وحدیث کے معیار پر پورے نہیں اترتے تو انھیں غلط ہی کہا جائیگا۔

مولانا اسمعیل شہیدؒ ہوں یا مولانا تھانویؒ مولانا قاسم نانوتویؒ یا قاری طیب مدظلہ ان میں سے ہر ایک یہی کہتا ہے کہ معیار اصلی قرآن وحدیث ہیں۔ ان بزرگوں کو ماننے والوں میں الحمد للہ ایک بھی ایسا آدمی نہ ملے گا جو انھیں غلطیوں سے پاک سمجھتا ہو یا انھیں اللہ تعالیٰ، رسول اکرم ﷺ یا صحابہ کرام واولیاء عظام سے برتر تو کجا برابر بھی سمجھتا ہو۔

"علم غیب کا مسئلہ عرصئہ دراز سے اختلافی چلا آرہا ہے ہندوستان کے دو مشہور مکتب فکر کے حضرات اس پر بحث و مباحثہ اور مناظرہ تک کر چکے ھیں۔ فریقین کا مسلک کیا ہے؟ یہ بات اب کسی پر ڈھکی چھپی نہیں ہے اس مسئلہ سے جسے ذرا بھی دلچسپی رہی ہے وہ جانتا ہے کہ علماء دیوبند کا کہنا ہے۔

علماءدیوبند کا مسلک

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حواس خمسہ عنایت فرمائے ہیں جن کے ذریعہ وہ بہتری باتیں جان لیتا ہے مگر کچھ ایسی ھیں جو ان حواس کی دسترس سے باہر ھیں۔ ان باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور جسے جتنا مناسب سمجھتا ہے بتادیتا ہے۔ بتانے کے مختلف ذرائع ھیں کبھی وحی کے ذریعہ کبھی الہام کے ذریعہ کبھی خواب میں اور کبھی مادیات کے پروں کو ہٹا دیتا ہے تو انسان کو بہت سی مغیبات کا علم ہو جاتا ہے۔(۱)

ساتھ ہی علماء دیوبند کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمیع مغیبات "کسی کو نہیں بتائے۔ چاہے وہ نبی ہو، ولی یا کوئی ہو۔

علماءبریلی کا عقیدہ

اور "علماء بریلی" کا کہنا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے رسولوں، نبیوں کو تو غیب کی تمام باتیں بتا ہی دی ھیں، اس نے بہت سے بزرگان دین کو بھی غیب کی تمام باتیں بتادی ھیں۔ اسی پر بس نہیں کی یہ تمام انبیاء ورسل اولیاء ھر جگہ حاضر ناظر ھیں(۲)

اسی طرح "تصرف" کے سلسلے میں دونوں مکتب فکر میں اسی ڈھنگ کا اختلاف ہے۔ مگر ارشد القادری صاحب نے علماء دیوبند کے مسلک کی غلط ترجمانی کر کے عوام کو اتنا زبردست دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ جرمنی کے پروپیگنڈسٹ گوئبلر کو بھی شرم آجائے۔

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے شریعت اور طریقت از مولانا تھانویؒ ص ۷۵ ۳۔ ۳۸۶ (۲) تفصیل کے لئے دیکھیے انبیاء المصطفےٰ از مولوی احمد رضا خان صاحب اور بہار شریعت حصہ اول از مولوی امجد علی صاحب۔

تصویر کے رُخ میں قادری صاحب کا رَول

قادری صاحب نے ”زلزلہ“ میں تصویر کے دو رخ پیش کئے ہیں پہلے رخ میں مولانا اسمٰعیل شہیدؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مولانا حسین احمد مدنیؒ مولانا منظور نعمانی، مولانا عامر عثمانی جیسے اہل قلم واہل علم حضرات کی کتابوں کے وہ اقتباس نقل کر دیئے ہیں جس میں اس بات کی تصریح ہے کہ انبیاء واولیاء کو اللہ تعالیٰ نے حواس خمسہ کے علاوہ کوئی ایسی قوت نہیں دی ہے کہ جس کے ذریعہ یہ لوگ تمام علوم غیبیہ جان لیں۔ اور ان بزرگوں نے اپنی کتابوں میں جہاں جہاں اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ غیبکی کچھ باتیں اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کو بتا دیتا ہے۔ قادری صاحب نے اسے بالکل حذف کر دیا ہے

”حوالہ کی غلطیاں“ والے باب میں ناظرین اس چیز کو ملا کر چکے ہیں۔ اس حرکت مذمومہ کو بعد ”زلزلہ“ کے مصنف نے قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند اور اس کے ہمنوا رسول اکرم ﷺ اور اولیاء عظام کے لئے کسی غیب کی بات کے علم کے قائل نہیں ہیں چنانچہ ”زلزلہ“ کے صفحہ باون پر لکھتے ہیں۔

> اب اس سلسلے میں علماء دیوبند کا کہنا ہے انبیاء واولیاء کے حق میں اسطرح کا عقیدہ رکھنا شرک اور کفر ہے، خدا نے انھیں علم غیب عطا کیا ہے اونہ تصرف کا کوئی اختیار بخشا ہے۔ وہ معاذ اللہ بالکل ہماری طرح مجبور بے خبر اور نادان بندے ہیں خدا کی چھوٹی یا بڑی کسی مخلوق میں بھی جو اسطرح کی قوت تسلیم کرتا ہے وہ خدا کی صفات میں اسے شریک ٹھہراتا ہے ایسا شخص توحید کا مخالف اسلام کا منکر اور قرآن وحدیث کا باغی ہے۔ زلزلہ ص ۵۲ دوسرا ایڈیشن

اگر واقعی علماء دیوبند کا وہ عقیدہ ہوتا جو مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے تو مولوی قادری صاحب کا بگڑنا حق بجانب تھا۔ لیکن کیا ایسی بات ہے ؟

کیا علماء دیوبند اس بات کے قائل ہیں ؟؟.. کہ :۔

قادری صاحب کا افتراء

(۱) خدا نے انبیاء و اولیاء کو غیب کی کوئی بات نہیں بتائی ہے ؟

(۲) خدا نے انبیاء و اولیاء کے دست مبارک سے بہت سے ایسے امور نہیں صادر کرائے ھیں جو عام انسانوں کے بس کی بات نہیں۔ جیسے شق قمر، احیاء موتی، پتھر سے پانی کا نکل آنا، درخت کا بولنا وغیرہ وغیرہ ؟

(۳) وہ بالکل ہماری طرح مجبور۔ بے خبر اور نادان بندے ھیں ؟ اوپر کے تینوں نمبر پڑھ لیں۔ یہ علماء دیوبند کے مسلک کی کتنی غلط ترجمانی ہے۔ اسی غلط ترجمانی کی بنیاد پر "زلزلہ" جیسی کتاب لکھی جا سکی اور تالی پیٹ دی گئی کہ اس کا جواب ممکن نہیں۔

معمولی عقل و دانش کا مالک یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ اگر علماء دیوبند رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ اپنی طرح "نادان" "بے خبر" سمجھتے تو انھیں آپ کو رسول ماننے کی ضرورت کیا تھی ؟! ان کی گردن پر کونسی تلوار رکھدی گئی ہے یا رکھ دی گئی تھی کہ وہ جنات رسول ﷺ کو اپنا رہنما مانیں اور انکے لائے ہوئے دین کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں ؟

نیں اور اس کے لائے ہوئے دین کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں ؟

مولانا شہیدؒ اور ان کے ہمنوا اگر یہ بات کہہ دیں۔

> جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب چاہوں اس سے غیب کی بات معلوم کر لوں اور آئندہ باتوں کو معلوم کر لینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۷)

تو کافر، مرتد ٹھہریں۔ اگر یہی بات قادری صاحب اور مولوی احمد رضا خان صاحب کہہ دیں تو انھیں کیا کہا جائیگا؟ قادری صاحب لکھتے ھیں :۔

> جو لوگ انبیاء اولیاء کے حق میں "علم غیب" کا عقیدہ رکھتے ھیں وہ بھی لفظ "عالم الغیب کے اطلاق کو خدا کیساتھ مخصوص سمجھتے ہیں اور غیر خدا پر اس لفظ کا اطلاق حرام قرار دیتے ھیں۔ زلزلہ ص ۳۷

مولوی احمد رضا خان صاحب نے تو کھلے لفظوں میں لکھ دیا :۔

> بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا کفر ہے۔ (تمہید ایمان ص ۳۰ مولفہ مولوی احمد رضا خان صاحب)

(۱) آنحضور ﷺ یا کسی نبی و ولی کی تخصیص نہیں ہے۔ لفظ "کسی" بالکل عام ہے۔

اب اگر ہم بھی مولانا قادری صاحب کی طرح مندرجہ ذیل مصرعہ تجوید کا پورا پورا لحاظ کرتے ہوئے پڑھ دیں تو جناب پر اس کا کیا ردعمل ہوگا؟ مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری کمال ہے کہ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے ہمنوا کہہ دیں کہ غیب کی بات جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں تو ان پر بوچھاڑ کرنے کیلئے "زلزلہ" جیسی تین سو تین صفحہ کی کتاب لکھدی جائے

اور اگر مولوی احمد رضا خان صاحب وہی بات کہہ دیں کہ بے خدا کے بتائے کسی کو چاہے وہ نبی ہو یا رسول، ولی یا قطب ذرہ بھر کا علم ماننا کفر ہے تو بریلوی مذہب کے ٹھیکیداروں کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگے۔ بلکہ انھیں "اعلحضرت" اور مجدد کا خطاب ملے۔

این چہ بوا لعجبی است؟ "غلط ترجمانی" ابھی تک ختم نہیں۔ بات صرف اتنی ہی پر ختم کر دیتے کہ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ علم غیب اللہ کے بتائے بغیر کسی کو حاصل نہیں تو شاید "زلزلہ" لانے کی انہیں ہمت نہ پڑتی، لیکن انھیں ایک کتاب تصنیف کرنی تھی۔ چنانچہ گوئبلز کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قادری صاحب نے ایک قدم مزید بڑھایا۔ زلزلہ کے ص ۵۳ پر لکھتے ھیں :

> جن باتوں کو علماء دیوبند انبیاء واولیاء کے حق میں شرک قرار دیتے ھیں اگر قرآن وحدیث کی رو سے واقعۃً وہ شرک ہیں تو پھر انہوں نے اپنے گھر بزرگوں کے حق میں اسے کیوں جائز ٹھہرالیا ہے اواگر قرآن وحدیث کے رو سے وہ شرک نہیں ہیں تو نبیاء واولیاء کے حق میں انہوں نے کیوں شرک قرار دیا ہے۔ (زلزلہ ص ۵۳)

غلط بیانی کا شاہکار

قادری صاحب! گستاخی معاف! اسے مغالطہ نہیں غلط بیانی کہتے ہیں۔ علماء دیوبند نے دو عقیدوں کو اللہ تعالٰی کے لئے مخصوص ٹھہرایا ہے۔ اول یہ ہے بغیر خدا کے بتائے کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہ کہ غیب کی تمام باتیں خداوند قدوس نے کسی کو نہیں بتائیں۔ رہ گیا غیب کی باتیں اس نے جس کو جتنا مناسب سمجھا دیا۔

علماء دیوبند صرف مولانا قاسم نانوتویؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور دیگر بزرگوں کے لئے ہی کشف و کرامات نہیں مانتے بلکہ وہ آنحضور ﷺ اور دیگر انبیاء کیلئے ہزاروں معجزات، صحابہ کرامؓ و بزرگان کیلئے سینکڑوں کشف و کرامات کے واقعات تسلیم کرتے ہیں اور اپنی کتابوں میں اور اپنے مواعظ میں کھلے عام لکھتے اور بیان کرتے ہیں۔ اتنی بڑی "غلط بیانی" تصنیف و تالیف کی دنیا میں شاید کی گئی ہو۔ علماء دیوبند اور ان کے ماننے والوں میں تصنیف و تالیف کی دنیا میں کتابوں کے انبار لگا دیئے ہیں۔

دار المصنفین اعظم گڈھ کی کتاب سیرۃ النبی، الفاروق، اسوہ صحابہ و صحابیات۔ ندوۃ المصنفین کی کتاب صدیق اکبر، قصص القرآن مکمل تاریخ اسلام، غلامان اسلام مولانا تھانویؒ کی شہرآفاق کتاب بہشتی زیور اٹھالیں اور پڑھ ڈالیں، ان کتابوں میں آنحضور ﷺ کے معجزات صحابہ کرام کی کرامتیں۔ بزرگان دین کے کشف والہا کے حیرت انگیز واقعات کا اتنا بڑا ذخیرہ ملے گا کہ "قبوری شریعت" کے علمبرداروں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ قادری صاحب پر کون سا ایسا نشہ سوار تھا کہ وہ یہ لکھتے ہوئے کچھ نہ ہچکچائے۔

> جن جن باتوں کے اعتقاد جو دیوبندی جماعت کے ان پیشواؤں نے رسول مجتبی ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کے حق میں کفر و شرک اور منافی توحید قرار دیا ہے انھیں ساری باتوں کو وہ اپنے گھر کے بزرگوں کے حق میں جائز بلکہ واقع تسلیم کرتے ہیں۔ (زلزلہ ص ۶۴)

ہمارا چیلنج

قادری صاحب کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ "زلزلہ" میں انہوں نے جتنے واقعات لکھے ہیں ان میں سے کسی ایک سے بھی ثابت کر دیں کہ علماء دیوبند نے اپنے بزرگوں کے لئے جو بات کہی ہے وہ آنحضور ﷺ و دیگر انبیاء و اولیاء کے حق میں نہیں تسلیم کرتے۔

یہ اتنا بڑا الزام ہے کہ "زلزلہ" کے صفحات ہی اسکی تردید کرنے کیلئے کافی ہیں۔

قارئین چونک اٹھیں گے کہ میں نے یہ کوئی عجیب انکشاف کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قبوری شریعت کے علمبرداروں نے اپنے عوام کے ذہنوں میں یہ بات بٹھادی ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ، پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو ماننے کے جملہ حقوق انھیں کیلئے محفوظ ھیں۔ حالانکہ اس طرز کی کوئی بات نہیں ہے۔

زلزلہ کا صفحہ ۱۵۸ کھول لیں شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں ایک واقعہ ہے۔ اسیطرح ص ۲۵۱ پر بھی صراط مستقیم کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے، دونوں حوالوں میں شیخ عبد القادری جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی تصرف کا تذکرہ ہے۔ اسیطرح حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کے چار واقعات ھیں جن میں ان کے کشف و کرامات کا ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو "زلزلہ" ص ۲۲۴ ص ۱۲۶ ص ۱۲۸ ص ۱۳۰۔ اسیطرح شاہ ولی اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ و شاہ عبد القادری صاحب شاہ عبد الرحیم صاحب رحمتہ اللہ علیہم کے متعدد واقعات ہیں جنکو زلزلہ میں ضمنا ذکر کیا گیا ہے۔

قادری صاحب کی احتیاط کے باوجود واقعات زلزلہ میں آگئے ہیں یہ بزرگ وہ ہیں جنھیں علماء بریلی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ان بزرگوں نے نہ دیوبند قائم کیا نہ اس میں پڑھایا اور نہ اس کے منتظم رہے۔ اس کے باوجود علماء دیوبند نے ان کے کشف و کرامات کے واقعات بڑی فراخدلی سے نقل کیے ھیں۔ اب قادری صاحب کی نگاہیں چمکتے سورج کو بھی نہ دیکھ سکیں تو اس کا کیا علاج؟

• قادری صاحب نے دس ہزار روپیہ کے انعام کے آڑ میں علماء دیوبند کے نظریات کی غلط ترجمانی کی ہے اور اس کے بعد مزید ستم یہ کیا ہے کہ جو عبارتیں ثبوت میں پیش کی ھیں انھیں کاٹنے چھانٹنے میں اپنے اسلاف کو بھی کئی قدم پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

زلزلہ میں تقویۃ الایمان کے ص ۲۷، ص ۲۶ ص ۱۲ ص ۸، ص ۱۰، ص ۲۵، ص ۲۲

،ص ۲۴، ص ۵۸ کی عبارتیں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں لائی گئی ھیں محترم قارئین ذرا صفحات کے نمبر ملاحظہ فرمائیں۔ قادری صاحب کے ذہنی انتشار کی داد دیجئے کہ ایک ہی دعویٰ کی دلیل میں جو عبارتیں ایک ہی کتاب سے لے لی گئی ھیں وہ کتنی الٹ پلٹ کر لے گئی ھیں۔ کوئی بھی انصاف پسند آدمی ہوتا تو حوالہ نقل کرنے میں مندرجہ ذیل ترتیب کا لحاظ رکھتا: ص ۸، ص ۱۰، ص ۲۱، ص ۲۲، ص ۲۴، ص ۲۵، ص ۲۶، ص ۲۷، ص ۲۸، ص ۵۸۔

اقتباسات نقل کرنے میں تصنیف و تالیف کی تمام صالح روایات کا خون اتنی بے دردی سے کیا گیا ہے کہ ہر انصاف پسند مصنف کا خون کھولنے لگتا ہے ،بات کیا تھی ؟اتنے بے ترتیب حوالے کیوں نقل کئے گئے ؟ کون سی ایسی آفت تھی جو ''زلزلہ'' کے مصنف کو مجبور کر رہی تھی کہ وہ بے ترتیب حوالے نقل کریں ؟

قارئین سمجھ گئے ہوں گے کہ اگر صحیح ترتیب سے حوالے نقل کر دیئے جاتے اور بیچ والی عبارتیں بھی لکھ دی جاتیں تو ''زلزلہ'' ایک سنسنی خیز کتاب نہ بن جاتی۔

مولانا شہیدؒ کی ایک عبارت

اور لطف تو یہ ہے کہ نئی کاٹ چھانٹ کے باوجود حقیقت کا ''آفتاب'' چشم بینا رکھنے والوں کے لئے بالکل چمک رہا ہے۔ مثلاً ہم تقویۃ الایمان کی ایک عبارت ''زلزلہ'' سے نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

> جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی بات معلوم کر لوں اور آئندہ باتوں کا معلوم کر لینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے۔ زلزلہ ص ۵۴ بحوالہ تقویۃ الایمان ص ۲۱

اس عبارت میں مولانا شہیدؒ نے یہ بات صاف کر دی کہ جب چاہے غیب کی بات معلوم کر لے یہ غیر خدا کے لئے ممکن نہیں ہے۔ یہ قوت کسی انسان کے لئے ماننا خدا کی خدائی میں شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ کسی بھی انسان کو خدا کے بتائے

بغیر، خدا کے چاہے بغیر کوئی بات معلوم نہیں ہو سکتی۔ یہ ٹھیک وہی بات ہے جو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے تمہید ایمان ص ۳۱ پر کہی ہے:۔

بے خدا کے بتائے کسی کو بھی ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے۔ تمہید ایمان ص ۳۱

لیکن خاں صاحب کو کیا خبر کہ بعد میں ایک انھیں کے ماننے والے دار العلوم اشرفیہ سے فارغ ہو کر ایک کتاب "زلزلہ" لکھیں گے جس میں لکھیں گے:۔

مسلمانوں کی عظیم اکثریت انبیاء و اولیاء کے بارے میں عقیدہ رکھتی ہے کہ خدا نے ان نفوس قدسیہ کو غیبی علم و ادراک کی مخصوص قوت عطا کی ہے جس کے ذریعہ نھیں مخفی امور اور چھپے ہوئے احوال کا انکشاف ہوتا ہے۔ یوں ہی خدائے قدیر نے نھیں کاربار ہستی میں تصرف کا اختیار مرحمت فرمایا۔ جس کے ذریعہ وہ مصیبت زدوں کی دستگیری اور مخلوق کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ زلزلہ ص ۵۲

نفوس قدسیہ کے لئے غیبی علم و ادراک کی مخصوص قوت

مولوی احمد رضا خاں صاحب تو فرمائیں کہ "بے خدا کے بتائے کسی کو بھی ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے" مگر یہ "زلزلہ" کے فاضل مصنف نفوس قدسیہ کے لئے غیبی علم و ادراک کی مخصوص قوت کا انکشاف کریں جن کے ذریعہ وہ جمع علم ماکان و مایکون حاصل کر لیتے ہیں۔

اب معلوم نہیں مولوی احمد رضا خاں صاحب صحیح مسلک کی ترجمانی کر رہے ہیں یا مولوی ارشد القادری صاحب۔ اگر مولوی احمد رضا خاں کی بات تسلیم کر لی جائے تو مولوی ارشد القادری صاحب کے بقول مسلمانوں کی "عظیم اکثریت جو قادری صاحب کے خیال میں بریلوی مذہب کے ماننے والے لوگ ہیں کفر کے مرتکب قرار دئے جائیں گے۔

(۱) مصنف کے نزدیک بریلوی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ انھیں عظیم اکثریت تو کجا اکثریت بھی حاصل نہیں ہے۔

یہ کھلا ہوا تضاد، یہ نقطہ نظر کا الجھاؤ، یہ عقیدہ کی ترجمانی میں کھینچا تانی ؟ مجھے ڈر ہے کہ ''اعلحضرت،، کی یہ زلزلہ لانے والی عبارت کہیں قادری صاحب کے جسم میں لرزہ نہ طاری کردے۔!!!

جی چاہتا ہے کہ مناظرہ کی دنیا کا بہت پامال شعر ہدیہ ناظرین کردوں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دواز میں　　　لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

صحیح مسلک

نبی ہوں یا رسول، اولیاء ہوں یا بزرگان دین، ان کے لئے جب اللہ تعالیٰ غیب کے پردے اٹھادیتا ہے تو وہ غیب کی بہت سی باتیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ اسی کو اصطلاح میں کشف کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے ایسے افعال جو عام طور سے بندوں کے اختیار میں نہیں دیئے گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کسی مخصوص بندے کے ہاتھوں ظاہر کردیتا ہے تو اسے اگر انبیاء ورسول کے دست مبارک سے صادر کراتا ہے تو اسے ''معجزہ'' کہتے ہیں اور اولیاء کرام اور بزرگان دین کے ہاتھوں کراتا تو اسے کرامت کہتے ہیں۔

معجزہ ہو یا کرامت اس کے پس پشت خدا کی بے پناہ طاقت کام کرتی ہے۔ اگر علماء دیوبند یہ کہتے کہ ان کے بزرگوں نے جو غیب کی باتیں بتائیں یا کائنات کے کچھ معاملات میں تصرف کیا وہ خدا کے فیض کے بغیر تھا تو متضاد عویٰ کے علمبردار کہے جاتے۔

ہمارا کام تھا حقیقت حال بیان کردینا۔ اب اس کے بعد بھی کوئی کہے۔ ''علماء دیوبند اپنے گھر کے بزرگوں کے لئے تو کشف وکرامات مانتے ہیں اور آنحضور ﷺ اور بزرگان دین کے لئے خارق عادات امور اللہ تعالیٰ کے فیضان کے بعد بھی نہیں تسلیم کرتے تو اسے الزام، اتہام بہتان غلط ترجمانی نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے ؟

تصویر کا دُوسرا رُخ
یا
قلمی شعبدہ بازی کا
المناک ڈرامہ

بات تشنہ رہ جائے گی اگر ہم "زلزلہ" کے ان ابواب کا جائزہ نہ لیں جو "تصور یر کا دوسرا رخ" کا عنوان دے کر مرتب کئے گئے۔ ان ابواب میں علماء دیوبند کے کشف و کرامات کے واقعات کا تذکرہ جس ڈھنگ سے کیا گیا ہے اسے "قلمی بازی گری" کا المناک ڈرامہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جس طرح بازی گر اسٹیج پر زبان کی طاقت، ہاتھ کی صفائی اور خفیہ تدبیر وں سے حاضرین کو حیران کر دیتا ہے۔ ٹھیک وہی کام قادری صاحب نے "کتاب کے اسٹیج سے کیا ہے۔ علماء دیوبند سے تعلق رکھنے والے مصنفین کی کتابیں، اخبارت، رسالے یکجا کر کے کشف و کرامات کے واقعات چن کر اور ان سے غلط نتائج نکال کر قارئین کو گمراہ کرنے کی اتنی وسیع کوشش کی گئی ہے کہ شاید تاریخ ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ "واقعات" اتنے زیادہ ہیں کہ "زلزلہ" کے تقریباً ڈھائی سو صفحات کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ منصف کو اتنے واقعات نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

ان کے اصل مدعا کے اثبات کے لئے صرف چند واقعات کافی تھے۔ شاید وہ اپنے قارئین پر اپنے دوررس مطالعہ کو رعب ڈالنا چاہتے تھے۔ حالانکہ یہ کام ایک معمولی اردو داں بھی کر سکتا تھا۔ اب ہم اگر ہر ایک واقعہ نقل کریں اور اس کی خیانت ظاہر کریں تو کتاب اتنی ضخیم ہو جائے گی کہ ایک ہزار صفحہ سے کم ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ ہم نے پچھلے صفحات میں اصولی بحث کر دی ہے تاکہ قارئین خود ہی یہ واقعات پڑھ کر اندازہ کرلیں کہ ان سے کتنے غلط نتائج نکالے گئے ہیں۔

واقعات کا جائزہ

لیکن اس وقت ہم چاہتے ہیں کہ کچھ "واقعات" ناظرین کے سامنے رکھیں اور قادری صاحب کے "تبصروں" کا تجزیہ کریں جو ان واقعات کے بعد بڑے جوش و خروش سے کیے گئے ہیں۔ کتاب کے اخیر میں لکھتے ہیں :

> دنیا سے اگر انصاف رخصت نہیں ہو گیا ہے تو اہل انصاف اس کا ضرور فیصلہ کریں گے کہ جب اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے بارے میں اہل دیوبند کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ صاحب اختیار ہیں اور ہر طرح کے تصرف کی قدرت رکھتے ہیں تو انبیاء و اولیاء کے بارے میں اسی عقیدہ کے سوال پر سو برس سے وہ ہمارے ساتھ کیوں برسرپیکار ہیں، کیوں زہر اگلتا ہے، کیوں ان کے خطیب ہم پر آگ برساتے ہیں، کیوں ہمیں وہ گور پرست قبر پجوا اور شرک کے الزام سے مطعون کرتے ہیں۔ زلزلہ ص ۳۰۰

یہ اقتباس غور سے پڑھ لیں۔ یہ "عبارت" ایک اتنی واضح دستاویز ہے جو "قبوری شریعت" کی ڈگمگاتی دیواروں کو گرا دینے کے لئے کافی ہے اور یہ ایک آدمی کی تحریر ہے جو "ضمیر کے فیصلہ" کے عنوان سے کتاب کا آخری حصہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہے :۔

> کتاب کی آخری سطر لکھتے ہوئے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں علم و اطلاع اور ایمان و عقیدت کے اخلاقی فرض سے آج سبکدوش ہوا۔
>
> میں نے اپنے شواہد و دلائل کے ساتھ اپنا استغاثہ آپ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ فیصلہ دیتے وقت اس بات کا لحاظ رکھیئے گا کہ قبر سے لے کر حشر تک کسی عدالت مین بھی آپ کا فیصلہ ٹوٹنے نہ پائے۔ زلزلہ ص ۲۰۳

اس کا کھلا مطلب یہ ہے، کہ قادری صاحب نے کچھ لکھا ہے وہ اپنے علم و اطلاع اور ایمان و عقیدت کے اخلاقی فرض سے مجبور ہو کر لکھا ہے۔ انھوں نے قوم کی عدالت میں اپنا جو استغاثہ پیش کیا ہے وہ پوری ایمانداری سے پیش کیا ہے۔

اب اس کے بعد قادری صاحب اور ان کے ہمنواؤں کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ

وہ "زلزلہ" میں پیش کردہ کسی بات سے انکار کر دیں۔

واقعہ یہ ہے کہ انصاب، دیانت، ایمان نداری وغیرہ کا بار بار حوالہ اگر قادری صاحب نہ دیتے تو بلا شبہ ہم ان کی تعریف کرتے کہ انھوں نے "قبوری شریعت" کی بہترین وکالت کی ہے۔ جس طرح ایک وکیل اپنے موکل کی طرف داری میں ہر جائزہ و ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح قادری صاحب نے کیا۔ لیکن انصاف، دیانت، ایمانداری اخلاقی فرض جیسے بھاری بھر کم الفاظ کے استعمال کے بعد قادری صاحب کی تحریروں کا جائزلینا ہوگا کہ کہاں تک ان میں ان چیزوں کا لحاظ کیا گیا ہے اور کہاں کہاں ان کی مٹی پلید کی گئی ہے۔ کہاں کہاں ان الفاظ کے آڑ میں مگرمچھ کے آنسو بہائے گئے ہیں؟ کہاں کہاں انصاف ودیانت کا خون کیا گیا ہے؟

علماء دیوبند کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے قادری صاحب لکھتے ہیں :۔

> اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے بارے میں اہل دیوبند کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ صاحب اختیار ہیں اور ہر طرح کے تصرف کی قدرت رکھتے ہیں۔ زلزلہ ص ۳۰۰

اور اسی کے بعد والی عبارت میں اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے شکوہ کرتے ہیں :۔

> انبیاء واولیاء کے بارے میں اسی عقیدہ کے سوال پر سو برس سے وہ ہمارے ساتھ کیوں برسرپیکار ہیں۔ کیوں ان کا پریس زہر اگلتا ہے، کیوں ان کے خطیب ہم پر آگ برساتے ہیں کیوں ہمیں وہ گور پرست، قبر پجوا اور شرک کے الزام سے مطعون کرتے ہیں؟ زلزلہ ص ۳۰۰

دیکھ لیا آپ نے!

اپنا اور علماء دیوبند کا عقیدہ ایک ثابت کرنے کی کوشش میں قادری صاحب نے کتنی غلط بیانی اور کھینچا تانی کی ہے۔ ہم قوم کے سامنے کھلے عام یہ اعلان کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کا معاذ اللہ یہ عقیدہ نہیں ہے کہ ان کے وفات یافتہ بزرگ ان معنوں میں زندہ ہیں جن معنوں میں عام طور سے زندہ کا لفظ بولا جاتا ہے اور نہ وہ صاحب اختیار ہیں اور نہ انھیں ہر طرح کے تصرف کی قدرت حاصل ہے۔

اگر قادری صاحب کا وہ عقیدہ ہے، جیسا کہ ان کی مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ ہر بزرگ کو صاحب اختیار، ہر طرح کے تصرف پر قادر سمجھتے ہیں تو انصاف سے بتائیں کہ دنیا انھیں قبر پجوانہ کہے گی تو اور کیا کہے گی۔

وہ صفات جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ خدا ہی ہے جو قادر مطلق ہے سارے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہیں جس کو جتنا دیدے اتنا ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس طرح کی صفات کسی دوسرے میں ماننا ظاہر ہے کہ اسے الوہیت میں شریک بنا دینا ہے۔ اگر علماء دیوبند نے ایسے لوگوں کو گور پرست کہا ہے تو کیا غلط کہا ہے؟

ناظرین حیران ہوں گے کہ قادری صاحب نے علماء دیوبند پر الزام لگا کر دس ہزار کے انعام کا اعلان کر کے کسی ٹھوس دلیل کے بغیر ہرگز نہ لگایا ہوگا۔ لیکن ہم کیسے بتائیں کہ شعبدہ بازی کے کرشمے کبھی اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ انسان رسی کو سانپ دیکھنے لگتا ہے۔ اور وقتی طور پر گھبرا جاتا ہے کہ کہیں یہ سچ مچ کے سانپ نہ ہوں مگر عصاء موسیٰ کے ظاہر ہوتے ہی ساری حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔

آیئے دران واقعات کا جائزے لیں جو قادری صاحب نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بڑے آن بان سے پیش کیے ہیں۔ اور ان واقعات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند اپنے بزرگوں کو تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا، صاحب اختیار اور ہر طرح کے تصرف پر قادر سمجھتے ہیں "زلزلہ" ص ۹۰-۹۱ کھول لیں۔ قادری صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

ارواح ثلثہ کا ایک واقعہ

ارواح ثلثہ میں لکھا ہے کہ یہی مولوی قاسم صاحب نانوتوی جب حج کے لئے جانے لگے تو انہی عبداللہ خاں راجپوت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دم رخصت ان سے دعا کی درخواست کی اس کے جواب میں خاں صاحب نے فرمایا۔

"بھائی میں تمہارے لئے کیا دعا کروں میں نے تو اپنی آنکھوں سے تمہیں دو جہاں کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھتے ہوئے دیکھا ہے" ارواح ثلثہ ص ۲۵۴

دیوبندی جماعت کے ایک نو مسلم خان کی آنکھوں کی ذرا قوت بینائی ملاحظہ فرمائیے کہ عالم غیب تک پہنچنے کے لئے اس پر درمیاں کا کوئی حجاب حاصل نہیں ہوا۔ ص زلزلہ ۹۰۔۹۱

مولانا نانوتوی نے ایک نو مسلم خان کا ایک کشف نقل کیا تھا۔ کہاں تھا اس میں دعویٰ کہ خاں صاحب نے فیض خداوندی کے بغیر کچھ دیکھ لیا؟ کہاں تھا اس میں کہ حجابات کو اٹھانے میں خاں صاحب کو قدرت حاصل تھی؟ کہاں تھا اس میں دعویٰ کہ خاں صاحب جب چاہتے تھے حجابات اٹھاجاتے تھے؟

علماء دیوبند کب یہ کہتے ہیں بزرگان دین کے لئے حجابات نہیں اٹھائے جاتے لیکن وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ جب کوئی چاہے ویسا ہو جائے۔ اب اگر کوئی اس جیسے واقعات کی آڑلے کر کسی کے لئے ہمہ وقتی غیب دانی کا دعویٰ کرے تو اسے کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ بزرگوں کی آنکھوں کے سامنے سے بھی کبھی کبھی حجابات اٹھالئے جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے تو ملتا ہے مگر اس کا ثبوت آج تک نہیں مل سکا کہ کسی انسان کے لئے ہمیشہ کے لئے حجابات اٹھالئے جائیں۔ اگر اس کا کوئی ثبوت ہے تو قادری صاحب لائیں۔

سوانح قاسمی کا واقعہ

ایک اور واقعہ ایک بزرگ کے بارے میں سوانح قاسمی کے حاشیہ سے نقل کیا گیا ہے جس میں ہے کہ

درو دیوار کا حجاب ان کے درمیان ذکر کے وقت باقی نہیں رہتا تھا۔

سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۷۳

اس واقعہ میں کہیں یہ بات ہے کہ ہر وقت ان سے درو دیوار کے حجابات یا جملہ اٹھا لئے جاتے ہیں۔ ناقل نے صاف صاف لکھا ہے: "ذکر کے وقت یہ کیفیت طاری ہو جاتی تھی"

اب اس کے بعد بھی کوئی ایماندار ''اپنی پوری ''اخلاقی ذمہ داری'' کے ساتھ یہ بات اخذ کرے کہ وہ ہمہ وقت غیب دانی کا دعویٰ کرتے تھے تو اس کا کیا علاج ہے ؟

ہم ''زلزلہ ''مصنف کو کیسے بتائیں کہ کشف وکرامات کا وجود اگر ہے تو وہ ''قبوری شریعت'' کے پیشواؤں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے۔وہ دوسروں میں بھی پایا جاتا ہے اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کوئی بڑا مشہور آدمی ہی ہو یا قدیم مسلمان ہو۔ اللہ جل شانہ کی ذات بہت بلند ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنے معمولی بندے کے لئے بھی مادی پردے ہٹادیتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بڑے سے بڑے انسان کو اپنے اپنے گھر کی بات معلوم نہیں ہو پاتی اس کے جاننے کے لئے پیغمبر تک کو وحی یا الہام کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

ہمارا اندازہ ہے کہ علماء دیوبند کے کشف وکرامات کے مسلسل واقعات پڑھنے کے بعد قادری صاحب کے پندار کو ٹھیس پہنچی۔انہوں نے سمجھ رکھا تھا کہ کشف وکرامات کے جملہ حقوق صرف قبوری شریعت کے پیشواؤں کے لئے ہی محفوظ ہیں۔

قادری صاحب نے ظلم کی انتہا کردی ہے۔اعتراض برائے اعتراض کی اس سے زیادہ بدترین اور گھناؤنی مثال کیا ہوگی اکابر دیوبند میں سے کسی نے اگر خواب میں کوئی چیز دیکھی تو اس پر بھی قادری صاحب نے اعتراض کی بوچھاڑ کردی۔ یقین نہ ہو تو ''زلزلہ'' ص ۱۴۴، ۱۵۸ ص ۱۸۸، ص ۱۹۹، ص ۲۰۶، ص ۲۴۹، ص ۲۵۴، ص ۲۹۹ کھول لیں اور پڑھ ڈالیں۔ یہ آٹھوں واقعات خواب کے ہیں۔اگر کسی نے خواب میں دیکھ لیا کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہے۔ سمندر پر چل رہا ہے۔ پہاڑوں پر کود رہا ہے۔ہاتھ سے چھوکر سینکڑوں مریضوں کو اچھا کردیتا ہے۔ تو کون ظالم ہوگا جو اس پر اعتراض کرے گا۔

مگر قادری صاحب اعتراض کریں تو بریلوی جماعت میں ایک بھی ''باضمیر'' نہیں اٹھتا جو اپنے ضمیر کے فیصلہ کے مطابق قادری صاحب کو ٹوک دے اور کہہ دے۔

"بریلوی جماعت نے آپ کو "فاتح جمشید پور" کا خطاب دیا تھا اور آپ اتنی گری ہوئی بات کیسے کر رہے ہیں؟

اشرف السوانح کی روایات

ذرا ایک واقعہ ہمارے قارئین بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اشرف السوانح کے مصنف لکھتے ہیں؟

> احقر کے ایک بھوئی تھے جو عرصہ دراز ہوئی حضرت والا سے کانپور جاکر مرید ہو ئے تھے۔ جب کہ اتفاقا حضرت والا وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعد انتقال ایک صالحہ بی بی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ کہہ رہے ہیں کہ بہت ہی اچھا ہوا جو میں پہلے سے حضرت مولانا سے کانپور جاکر مرید ہو آیا۔ میں یہاں بڑے آرام میں ہوں۔
>
> اشرف السوانح جلد ۲ ص ۸۶ بحوالہ زلزلہ ص ۱۸۸

آپ اوپر والی عبارت دوبارہ پڑھ لیں۔ ہے کوئی اعتراض کی بات؟ کہیں ہے اس میں دعویٰ کہ دیوبند کا کوئی عالم فیض خداوندی کے بغیر کچھ جان گیا یا اسے ہر طرح کا تصرف کا اختیار حاصل ہو گیا۔ لیکن قادری صاحب کی "ایمانداری" کی داد دیجئے اور اس شعبدہ باز کا تصور کیجئے جو اسٹیج پر کھیل دکھاتا ہے کتنے طمطراق سے لکھتے ہیں۔

> ملاحظہ فرمایئے! صرف ہاتھ تھام لینے کی برکت ظاہر ہوئی کہ عالم آخرت کا سارا معاملہ درست ہو گیا۔ زلزلہ ص ۱۸۸

اشرف السوانح کی عبارت پھر پڑھ ڈالیں۔ کہیں ہے اس میں "صرف ہاتھ تھام لینے" کے الفاظ؟

بات کا بتنگڑ، رائی کو پربت، چیونٹی کو اونٹ ثابت کرنے پر آدمی جب اتر آتا ہے تو وہ ایسی باتیں کرنے لگتا ہے کہ جس کے سر ہوتا ہے نہ پیر۔

شیخ الاسلام نمبر میں مولانا اسعد کی روایت

ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں جو الجمعیۃ کے شیخ الاسلا نمبر سے لی گئی ہے:

اسی شیخ الاسلام نمبر میں مولانا حسین احمد صاحب کے فرزند مولوی اسعد میاں کی روایت سے ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ کرامات و مکاشفات کے عنوان کے ذیل میں نہوں نے لکھا ہے: غزالی صاحب دہلوی نے مدینہ طیبہ میں مجھ سے بیان کیا کہ میرٹھ کے ایک سیاسی جلسہ میں شریک ہوا۔ حضرت والا بھی اس میں شریک تھے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ عورتیں بھی اسٹیج پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ دل میں خیال گزرا کہ وہ شخص کیا وہ ہو سکتا ہے جو ایسے مجمع عام میں جہاں عورتیں بھی موجو ہیں شرکت کرے۔ یہ خیال آکر حضرت سے اس درجہ نفرت پیدا ہوئی کہ میں جلسہ سے چلا آیا اس ہی شب خواب میں دیکھا کر حضرت نے مجھے سینہ سے لگالیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت میرا قلب ذاکر ہو گیا اور وہ نفرت عقیدت سے بدل گئی۔ زلزلہ ص ۱۹۹

مندرجہ بالا اقتباس پڑھ ڈالیں۔ مولانا اسعد مدنی نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ کرامات مکاشفات کے ماتحت کیا ہے۔ اسی سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے۔ اس میں غیب دانی کا کوئی سوال ہی نہیں۔ انصاف سے بتایا جائے کہ اس اقتباس کی کسی سطر میں مولانا اسعد صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کے والد محترم ہر وقت ہر بات کو جانتے تھے ہر طرح کا تصرف کرتے تھے۔ حد یہ ہے سینے لگانے والی بات تھی حالت بیداری کی نہیں ہے خواب کی ہے۔ اس کے بعد بھی طنز و تعریض کے تیروں سے علماء دیوبند کے مقدس کیر کٹر کے سینوں کو زخمی کرنا کیا مناسب تھا؟ کیا قادری صاحب اتنی موٹی سی بات نہیں سمجھتے؟ کیا وہ اتنے نادان ہیں؟

نہیں ہرگز نہیں! وہ خوب سمجھتے ہیں کہ عبارت کا مفہوم کیا ہے مگر انھیں زلزلہ نامی کتاب مرتب کرنے تھی۔ وہ بغیر اس طرز کے ہتھکنڈوں کے تیار نہ ہوتی۔

آپ شیخ الاسلام نمبر کا مندرجہ بالا اقتباس پڑھ ڈالیں اور پھر انصاف سے بتائیں کہ قادری صاحب کا یہ لکھنا:

یہ کتنی بڑی غیب دانی ہے کہ مجلس سے روٹھ کر چلے جانے والے ایک اجنبی شخص کے دل کا حال معلوم کیا اور صرف معلوم ہی نہیں کیا بلکہ ایک پیکر لطیف میں اپنے آپ کو منتقل کر کے خواب میں تشریف بھی لے آئے۔ زلزلہ ص ۱۹۹

کہاں تک صحیح سمجھا جائے گا۔ یہ واقعہ سیدھا سا تھا مگر قادری صاحب کی قلمکاری نے کہاں سے کہاں پہنچادیا۔ اس طویل عبارت میں ہے کوئی دعویٰ کہ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ایک پیکر لطیف میں اپنے آپ کو منتقل کر کے خواب میں تشریف لائے؟ رہ گیا خواب میں کسی شخص کو دیکھنا تو شیخ الاسلام کی بات تو چھوڑ دیں، ایسے لوگ بھی خواب میں دکھائی پڑ جاتے ہیں جو علمی و فکری حیثیت سے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

علماء دیوبند کا مسلک کیا ہے؟ ہر واقعہ کو پڑھنے کے ساتھ ہی اس مسلک کو بھی پیش نظر رکھا جائے تو تضاد کا کوئی سوال ہی نہیں، بلا شبہ علماء دیوبند اس بات کے قائل ہیں کہ غیب کی بات فیض الٰہی کے بغیر کسی کو نہیں معلوم ہو سکتی لیکن ساتھ ہی وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ بعض علوم غیبیہ انبیاء و اولیاء اصفیاء کو تو چھوڑیئے معمولی لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتے ہیں لیکن۔ اس سے یہ بات نہیں ثابت ہو سکتی کہ جمیع علوم غیبیہ کسی کو معلوم ہو جائیں۔

"زلزلہ" کے منصف نے جگہ جگہ عبارتیں حذف کر کے، سیاق و سباق کی گردن پر چھری چلا کر علماء دیوبند پر وہ ظلم ڈھائے ہیں کہ انصاف و دیانت کو اگر آواز مل جاتی تو نالہ و فریاد سے زمین و آسمان سر پر اٹھا لیتے۔

"تصویر کے دوسرے رخ" کے ماتحت جتنے واقعات ذکر کیے گئے ہیں تقریباً سب کا وہی حال ہے۔ سب پر ایک ہی قسم کے اعتراضات کی بوچھار کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں چند حوالوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس پر پوری کتاب کو قیاس کر لیں۔

جی تو یہی چاہتا تھا کہ انھیں چند واقعات کے تجزیہ کے بعد کتاب کا یہ باب ختم کر دیا جائے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ کچھ ناظرین اور تفصیل چاہتے ہوں اس لئے کچھ اور واقعات ہم پیش کر رہے ہیں۔ "زلزلہ کا ص ۱۹۰ کھول لیجئے۔ قادری صاحب رقم طراز ہیں:

اب اسی کے ساتھ لگے ہاتھوں تھانوی صاحب کی غیب دانی کے متعلق ان کے ایک حلقہ بگوش کا جذبہ ءیقین اور تھانوی صاحب کا دلچسپ جواب ملاحظہ فرمالیجئے۔ لکھتے ہیں کہ :۔

قارئین سوچتے ہوں گے کہ اب قادری صاحب کوئی ایسی عبارت پیش کریں گے جس میں مولانا تھانویؒ کے کسی مرید نے یہ ثابت کیا ہوگا کہ انھیں تمام مغیبات کا علم تھا اور وہ بھی فیض الٰہی کے بغیر ..... مگر ہم کیسے بتائیں کہ اس طرز کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ معاملہ بالکل الٹا ہے۔

مولانا تھانویؒ کسی خاص معاملہ مخفی بات کے علم کی بھی نفی کر رہے ہیں۔
قادری صاحب نے جو اقتباس دیا ہے ملاحظہ فرمائیں :۔

مولانا تھانویؒ پر الزام

ایک مشہور فاضل نے جزما اپنا یہی اعتقاد (کہ آپ غیب داں ہیں) تحریر فرماکر بھیجا تو حضرت والا نے ان کے خیال کی نفی فرمائی اور جب پھر بھی انھوں نے نہ مانا اور اس نفی کو تواضع پر محمول کیا تو حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ وہ تاجر بڑا خوش قسمت ہے جو اپنے سودے کا ناقص ہونا خود ظاہر کر رہا ہے لیکن خریدار پھر بھی یہی کہہ رہا ہے کہ نہیں یہ ناقص نہیں ہے بہت قیمتی ہے۔ اشرف السوانح ص ۱۹۰ بحوالہ زلزلہ ص ۱۹۰

اپنے دماغ غیر جانب دار بنا کر انصاف و دیانت کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ اقتباس بار بار پڑھئے۔ مولانا تھانویؒ نے کہیں اپنے کو غیب داں بتایا ہے۔ وہ بیچارے تو بار بار انکار کرتے ہیں۔ حد یہ ہے کہ تواضع پر محمول کرنے کی بات کا بھی انکار کرتے ہیں۔ لیکن قادری صاحب ہیں کہ یہ کہتے ہوئے :۔

اس جواب میں اپنی غیب دانی کا اعتقاد رکھنے والوں کے لئے خاموش حوصلہ افزائی کا جو جذبہ کار فرما ہے وہ اتنا نمایاں ہے کہ اس پر کوئی پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔
زلزلہ ص ۱۹۰

ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ دن کو رات۔ آسمان کو زمین کہنے کے بعد آدمی کتاب میں یہ دعویٰ کرے کہ :

اپنے علم و اطلاع اور ایمان و عقیدت کے اخلاقی فرض سے آج سبکدوش ہو گیا۔ زلزلہ ص ۳۰۲

تو اسے کیا کہا جائے گا؟ ہم کہیں گے تو ہو سکتا ہے کہ قادری صاحب کو جلال آجائے۔ اس لئے اس کا فیصلہ ہم ناظرین ہی پر چھوڑتے ہیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ قادری صاحب اللہ جل شانہ و عم نوالہ کو اس وقت کیا جواب دیں گے جب وہ پوچھے گا کہ میرے ایک بندے نے اپنے لئے صاحب غیب دانی کی نفی کی تھی اور تم اس پر یہ الزام لگاتے ہو کہ اس نے اپنے متعلق غیب دانی کا اعتقاد رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی ہے.......!!!

علماء دیوبند ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اللہ کے علاوہ غیب کی کوئی بات کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح وہ اس بات کے بھی قائل نہیں ہیں انسان اپنی زندگی میں یا مرنے کے بعد سرے سے کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ ہاں وہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قوت نہیں دی ہے کہ وہ جب چاہے غیب کی بات معلوم کر لے یا جب چاہے کوئی تصرف کر لے۔ ہر انسان کو چاہے وہ اس دنیا میں ہو یا عالم برزخ میں اسے اللہ کی اجازت اور اس کا فیض ضروری ہے۔ جبتک اجازت ہے تب تک عالم برزخ سے بھی کچھ روحیں آکر دنیا والوں کی مدد کرتی ہیں۔ اور انھیں بعض باتیں بتا دیتی ہیں۔ اب اگر کوئی چند واقعات کی بنیاد پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ تصرفات کے اختیارات اور غیبی علم و ادراک کی قوت اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو بھی ہمہ وقت حاصل ہے تو وہ غلط استدلال کرتا ہے۔ کسی ایک واقعہ سے ہر طرح کے تصرفات کا اثبات کسی ایک مقدس روح کی اس دنیا میں تشریف آوری اور ہر وقت کی تشریف کا عقیدہ تراشنا دراصل سفلہ پن اور دھوکا دہی کی وہ قسم ہے جو سطحی ذہنوں کو تو اپیل کر سکتی ہے مگر اہل علم و دانش کے لئے اس میں کوئی کشش نہیں ہے۔

"زلزلہ" کے دوسرے رخ میں بزرگوں کے اسی طرز کے واقعات سے علماء دیوبند کے سرپہ الزام تھوپنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً اگر مولانا قاسم نانوتوی کی روح اپنی اصل جسمانی شکل میں کسی وقت آگئی اور اس نے کسی آدمی کو کوئی بات بتادیا تو اس سے ثابت کردیا گیا کہ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ روح کے ہمہ وقتی تصرف کی قوت کے قائل ہیں یا یہ ثابت کردیا گیا کہ اللہ نے تصرف کی قوت انھیں بخشی ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کبھی کبھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کی ارواح مبارکہ کے ذریعہ یہ کام کرادیتا ہے۔ ان بزرگوں کو نہ تو یہ کرنے کی قدرت ہوتی ہے اور نہ وہ ہر وقت ایسا کر سکتے ہیں۔ مولانا شہید نے صاف صاف لکھا ہے :۔

جو کسی کو ایسا ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک بالتصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۴۷

یہی عبارت "زلزلہ" میں بھی نقل کی گئی ہے مگر خط کشیدہ عبارت یعنی :

اور اس کو اشراک بالتصرف کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے۔

کو قادری صاحب نے حذف کردیا۔ کیوں کہ اس عبارت کو بھی لکھ دیتے تو بات بالکل صاف ہو جاتی کہ مولانا شہید کے نزدیک کون سا تصرف شرک ہے وہی تصرف ہے جو اللہ کا سا تصرف" ہو۔ اب "اللہ کا سا تصرف" خواہ کوئی یہ سمجھے کہ کسی کو خود بخود حاصل ہے تو یہ ہوا شرک ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے جیسا تصرف کرنے کی قدرت بھی بخشی ہے وہ بھی شرک ہے۔ ان دو قسموں کے علاوہ

---

(۱) زلزلہ صفحات ۶۷، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶۔

اگر کوئی جسمانی یا روحانی تصرف کا واقعہ مل جائے تو آپ اسے غلط کہہ سکتے ہیں۔ شرک نہیں کہہ سکتے۔

کھنگال ڈالئے "زلزلہ" کا ایک ایک ورق! کیا ہے اس میں کوئی ایک واقعہ بھی جس میں کسی دیوبندی عالم سے کسی طرز کے تصرف میں یہ دعوی کیا ہو کہ وہ خود بخود تصرف کر سکتا ہے؟ یا کہیں بھی کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ ہر قسم کے تصرف پر اللہ تعالیٰ کی طرح قادر ہے ذیل میں ہم "زلزلہ" کے صفحات ہی سے چند واقعات لکھتے ہیں۔ ناظرین اپنی ذہنی و فکری طاقت کو بروئے کار لا کر اس طرز کے تصرف کو تلاش کر لیں تو بلا شبہ علماء دیوبند کو پھانسی پر چڑھا دیں۔ ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ ہم علماء دیوبند کو صرف اس لئے مانتے ہیں کہ انھوں نے دین کی خدمت کیلئے اپنی تمام تر جانی و مالی قربانی دی دین کی راہ میں انہوں نے بڑی بڑی تنخواہوں پنشنوں، جاگیروں، خانقاہوں کے چڑھاؤں، مزارات کی جائدادوں کو لات مار دیا۔ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے، دنیائے اسلام کو انگریزوں کے شکنجوں سے بچانے کے لئے جیل کی صعوبتیں اٹھائیں۔ کالے پانی کی سزائیں کاٹیں، مالٹا کے ویرانوں میں اپنے امنڈتے ہوئے شباب کے ایام گذار دیئے اب انگریزوں کے رخصت ہو جانے کے بعد قادری صاحب اس بنیاد پر انھیں انگریزوں کا پٹھو کہیں کہ دار العلوم دیوبند میں بہت سے ملازم سرکاری ملازم رہ چکے تھے یا ایک انگریز نے دار العلوم کے ذمہ داروں کی تعریف کر دی تھی تو اس استدلال کو استدلال کہنا اس لفظ کی توہین ہو گی۔ ایک جگہ تو نقش حیات کے حوالہ سے تحریک سید احمد شہیدؒ کے بارے میں قادری صاحب رقمطراز ہیں :۔

نقش حیات کا حوالہ

یہ بحث بھی شیخ دیوبند جناب مولوی حسین احمد صاحب نے طے کر دی ہے جیساکہ خود اپنی خود نوشت سوانح حیات کی دوسری جلد میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

سید صاحب کا اصل مقصد چونکہ ہندوستان سے انگریزی تسلط اور اقتدار کا قلع قمع کرنا تھا جس کے باعث ہندو اور مسلمان دونوں ہی پریشان تھے۔ اس بناء پر آپ نے اپنے ساتھ ہندوؤں کو شرکت کی دعوت دی اور صاف صاف انھیں بتادیا کہ آپ کا واحد مقصد ملک سے پردیسی لوگوں کا اقتدار ختم کرنا ہے۔ اس کے بعد حکومت کس کی ہوگی اس سے آپ کو غرض نہیں ہے۔ جو لوگ حکومت کے اہل ہونگے ہندو یا مسلمان یا دونوں وہ حکومت کریں گے۔

نقش حیات ج ۲ ص ۱۳ بحوالہ زلزلہ ص ۱۸۴

ناظرین پہلے پڑھ چکے ہیں کہ یہ عبارت مولانا حسین احمد مدنی کی نہیں ہے بلکہ مولانا نے "برہان" دہلی کے ایک مضمون کا حوالہ دیا ہے۔ اسی طویل مضمون کا یہ اقتباس ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی کا طویل مضمون نقل کیا جائے تو اس سے اتفاق کیا جائے۔ کیا قادری صاحب نے اپنی کتاب میں اکابر دیوبند کے جتنے اقتباسات نقل کئے ہیں تو کیا وہ اس سے متفق ہیں پھر اگر مان لیا جائے کہ "برہان کا مقالہ نگار" بھی کوئی دیوبندی ہی ہو گا تو ہوتا رہے کم سے کم مولانا مدنی کے بارے میں اس طرح لکھنا کہ :

"مولانا اپنی خودنوشت سوانح کی دوسری جلد میں تحریر فرماتے ہیں" بالکل غلط ہو گا۔

واقعہ یہ ہے کہ جس کو ذرا بھی سیاست معلوم ہوگی وہ بیک وقت داخلی اور خارجی دونوں قوموں کو اپنا دشمن نہیں بنا سکتا۔ کیا قادری صاحب کو نہیں معلوم کہ اس وقت "سیاست" کا یہی تقاضہ تھا کہ قوی دشمن کو زیر کرنے کے لئے ضعیف کو دشمن نہ بنایا جائے۔ اب یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ وطن کی آزادی کے وقت ملک تقسیم ہو گیا۔ اس میں برادران وطن کی سیاست اور سوجھ بوجھ کے ساتھ اپنی سمجھی کا بھی دخل ہے۔ اے کاش! ملک کی تقسیم نہ ہوئی ہوتی تو قادری صاحب جیسے لوگ دیکھ لیتے کہ حکومت کا اہل کون ثابت ہوتا۔

لیکن کیا بتایا جائے خود مسلمانوں میں مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے غیروں نے چند لوگوں کو تلاش کر لیا۔ کسی نے تکفیر کی مشن گن چلائی، کسی نے ہندوؤں کے غالب آنے کے خوف سے اپنے لئے الگ وطن کی بھیک مانگی۔ یہ ساری زخم آہستہ آہستہ

مندمل ہو رہے تھے کہ قادری صاحب نے "پردہ کے معشوق" کے اشارہ سے "زلزلہ" جیسی گمراہ کن کتاب لکھ ڈالی جس کے نتیجہ میں ان کے آقا نے گلے لگا کر لندن بلالیا کہ آؤ اور اپنا دفتر یہاں قائم کرو ورنہ سوچئے کہ "عالمی اسلامی مشن" کے لئے نہ تو مکہ مکرمہ مناسب ہوا نہ مدینہ منورہ، مقدس ہے کہ پچھوچھہ شریف، اجمیر شریف، بغداد شریف یا بریلو شریف ہی ہوتا تو بھی کچھ بیچاری مسلمانوں کے آنسو پونچھ جاتے۔

ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں کہ بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہم یہ عرض کر رہے تھے کہ مولانا شہیدؒ نے دو قسم کے تصرف کو شرک قرار دیا ہے۔ کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ از خود یا تصرف خود بخود کرتا ہے یا اللہ نے اپنے جیسا تصرف کرنے کی اسے قدرت بخشی ہے۔

اسی طرح علم غیب کے بارے میں بھی ہمارا کہنا ہے کہ اللہ کا سا علم کسی غیر کے لئے خود بخود ثابت کرنا یا یہ کہنا کہ اللہ نے اپنے تمام علوم غیبیہ کسی کو بتا دیئے ہیں شرک ہے۔ زلزلہ میں جتنے واقعات نقل کئے گئے ہیں کسی میں بھی ان دونوں میں سے ایک قسم بھی پائی نہیں جاتی۔ جیسے "زلزلہ" کا صفحہ ٨٥۔٨٦ کھول لیں۔ قادری صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی ولادت کے سلسلے میں

مفتی عتیق الرحمٰن صاحب دہلوی جو دیوبندی جماعت کے مذہبی پیشوا اور دار العلوم دیوبند کے مجلس شوریٰ کے ایک اہم رکن ہیں۔ انھوں نے ماہنامہ برہان دہلی کے مدیر مولوی احمد سعید اکبر آبادی فاضل دیوبند کے والد کے وفات پر جریدہ "برہان" میں ایک تعزیتی شذرہ لکھا ہے جو متوفیٰ کی زندگی کے حالات پر مشتمل ہے۔

(١) قادری صاحب کا حافظہ شاید اس وقت ان کا ساتھ نہ دے رہا تھا۔ ہیں مولانا سعید احمد اکبر آبادی صاحب مدیر برہان" نہ کہ احمد سعید اکبر آبادی۔

(١) دہلوی نہیں بلکہ عثمانی یا دیوبندی صحیح ہے۔ داد دیجئے قادری صاحب کی دکھائی ہوئی۔

واقعات کے راوی خود مولوی احمد سعید ہیں قلم مفتی عتیق الرحمٰن صاحب کا ہے۔
اپنی پیدائش سے متعلق مولوی احمد سعید کا یہ میلاد نامہ خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔
موصوف بیان کرتے ہیں کہ : مجھ سے پہلے ابا ایک کے لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئے تھے
۔ جن کا نو عمری ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ اس کے بعد مسلسل سترہ سال تک ان کے کو
ئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ انھوں نے ترک ملازمت اور ہجرت کا قصد کر
لیا (اس وقت وہ آگرہ لوہامنڈی کے سرکاری شفاخانے میں ملازم تھے) مگر جب قاضی
عبدالغنی صاحب مرحوم (والد کے پیر و مرشد) کو اس کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے منع لکھ
بھیجا اور ساتھ ہی خوشخبری دی کہ ان کے لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ اس بشارت کے چند سال
بعد ۸ھ ء کے رمضان کی ۷۔ تاریخ کو صبح صادق کے وقت میں پیدا ہوا۔ تو ولادت
سے دو گھنٹے قبل ابا نے حضرت مولانا گنگوہی اور حضرت مولانا نانوتوی کو خواب میں دیکھا
کہ لوہامنڈی کے شفاخانے میں تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں ڈاکٹر! لڑکا مبارک !!...
اس کا سعید نام رکھنا۔ چنانچہ ابا نے اس ارشاد کی تعمیل کی اور اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ میں
بچہ کو دیوبند بھیج کر عالم بناؤں گا۔

ماہنامہ برہان دہلی اگست ۵۲ھ ص ۲۸ بحوالہ زلزلہ ص ۸۶

اگر کچھ دنوں پہلے مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی کے والد کے پیر قاضی
عبدالغنی صاحب کو بذریعہ الہام معلوم ہو گیا کہ بچہ پیدا ہوگا تو کون سی عجیب بات ہو گئی
۔ کہاں ہے اس میں دعویٰ کہ انھیں خود بخود علم ہو گیا تھا۔ یا انھوں نے کہاں یہ دعویٰ
کیا ہے کہ قاضی عبدالغنی کو اللہ تعالیٰ نے جمیع مغیبات بتا دیئے تھے۔

(۱) قادری صاحب نے اسی طرح نقل کیا ہے۔ حالانکہ کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ انھیں اصل حوالہ کو دیکھ کر درست کر لینا چاہیئے تھا ۸ھ کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ حوالہ کی کتنی کھلی غلطی ہے۔ مگر قادری صاحب بچارے تسلیم کریں گے تو دس ہزار کی رقم دینی پڑے گی اور وہ دینا نہ چاہیں گے۔ گرچہ اب تو ان کے لئے اتنی رقم دینا آسان ہے۔ صرف ان کے اشارہ دیر ہے۔ جو انھیں لندن بلا سکتا ہے وہ اتنی رقم بھی دے سکتا ہے ۔ (نجم الدین)

اس واقعہ کو زیادہ سے زیادہ الہام، القاء یا کشف سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جس میں "خود بخود" ہونے کا یا دائمی ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ اسے قدرت حاصل ہے کہ عورت کے رحم کے حالات جب چاہے جان لے تو بلاشبہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ لیکن اس واقعہ میں نہ "قدرت" کا اور نہ خود بخود جاننے کا دعویٰ ہے۔ پھر تضاد کہاں سے آجائے گا؟

اسی طرح ایک واقعہ "ایک اور ایمان شکن روایت" کا عنوان دے کر زلزلہ کے ص ۸۹ پر لکھتے ہیں:۔

عبد اللہ خاں کے علم مافی الارحام کی حقیقت

علم مافی الارحام کی بات چل پڑی ہے تو لگے ہاتھوں عقیدہ توحید کا ایک اور خون ملاحظہ فرمایئے۔ یہی مولوی قاسم صاحب نانوتوی اپنی جماعت کے ایک شیخ کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

"شاہ عبد الرحیم صاحب ولایتی کے ایک مرید تھے جن کا نام عبد اللہ خاں تھا اور قوم کے راجپوت تھے اور یہ حضرت کے خاص مریدوں میں تھے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور تعویذ لینے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلادیتے تھے وہی ہوتا تھا۔ ارواح ثلثہ ص ۱۶۳ ص بحوالہ زلزلہ ص ۸۹

عبد اللہ خاں کے بارے میں نہ تو یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ خود بخود جان لیتے تھے کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی اور نہ ہی یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ تمام علوم غیبیہ جانتے تھے۔ دعویٰ صرف اتنا ہے کہ وہ کوئی تعویذ لینے آتا تو بتلادیتے۔ بتلانے سے یہ کہاں سے ثابت ہو جاتا ہے کہ انھیں جان لینے کی قدرت حاصل تھی ہو سکتا ہے کہ اسی وقت اللہ تعالیٰ ان کے دل میں القاء کر دیتا ہو یا ان پر اسی وقت وہ چیز منکشف ہو جاتی ہو۔ الغرض نہ تو اس واقعہ میں "خود بخود" علم ہونے کا دعویٰ ہے اور نہ قدرت ہی کا ثبوت ہے۔

پھر انصاف سے بتایا جائے کہ تضاد کہاں سے آجائے گا لیکن نہیں قادری صاحب کو تضاد پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ تنقید کے تیر چلاتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

> یہاں تو حسن اتفاق کا بھی معاملہ نہیں ہے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ خواب کی بات ہو بلکہ پوری صراحت ہے اس امر کی کہ ان کے اندر مافی الارحام کے علم وانکشاف کی ایک ایسی قوت بیدار ہو گئی تھی کہ وہ ہر وقت ایک شفاف آئینہ کی طرح پیٹ کے اندر کی چیز دیکھ لیا کرتے تھے بالکل اسی طرح کی قوت جیسے ہماری آنکھوں میں دیکھنے اور کانوں میں سننے کی ہے۔ نہ جبریل کا انتظار اور نہ الہام کی احتیاج! ۔زلزلہ ص ۸۹

دو الزام

مندرجہ بالا تبصرہ میں دو الزام لگائے گئے ہیں :

(۱) اس واقعہ میں صراحت ہے کہ ان کے اندر مافی الارحام کے علم وانکشاف کی ایک ایسی قوت بیدار ہو گئی تھی کہ وہ ہر وقت ایک شفاف آئینہ کی طرح پیٹ کے اندر کی چیز دیکھ لیا کرتے تھے۔

(۲) وہ قوت بھی ایسی کہ جیسی ہماری آنکھوں میں دیکھنے اور کانوں میں سننے کی ہے جس کے لئے الہام کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ اگر انصاف اس دینا سے رخصت نہیں ہو گیا تو اہل انصاف انصاف کریں کہ کیا یہ دونوں دعوے عبداللہ خاں صاحب کے واقعہ میں ہیں ؟ کہیں ہے اس میں کہ انھیں علم اور انکشاف کی ہر وقت قوت حاصل تھی ؟!

کہیں ہے اس میں کہ انھیں الہام یا کشف کی ضرورت نہ تھی ؟! لیکن تضاد ثابت کرنے کے جوش میں قادری صاحب نے انصاف ودیانت کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر وہ ستم ڈھایا ہے کہ ان کی قلمی شعبدہ بازی کے لئے کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ واقعات سے غلط نتائج نکالنا ہی ان کا خاص فن ہے۔ اسی فن سے کام لے کر انھوں نے "زلزلہ" نامی کتاب مرتب کی ہے۔ انھوں نے یہی حرکت تقریباً ہر ایک واقعہ کے ساتھ کی ہے۔

کیا اتنی کھلی ہوئی غلط ترجمانی کے بعد بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ ”زلزلہ“ کے تمام واقعات پر تنقیدی نگاہ ڈالی جائے؟!!

تصویر کی آڑ میں

پوری کتاب میں کشف و کرامات اور الہام کے واقعات کو ”علم غیب ذاتی“ کے ساتھ جوڑ کر ایک ایسی گھناؤنی تصویر بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ لوگ اسی کو دیکھتے رہیں اور ان قبوری شریعت کے علمبرداروں کی گھناؤنی تصویر بالکل آڑ میں جائے۔ جس طرح انگریزوں نے ”اسلام تلوار کے زور سے پھیلا“ کا پروپگنڈا اس زور و شور سے کیا کہ بہت سے اسلامی مفکرین کو اس کی تردید میں معذرت خواہانہ کتابیں لکھنے کی ضرورت پیش آگئی۔

قادری صاحب نے بھی یہی سوچا تھا کہ علماء دیوبند بھی اس طرز کے واقعات کا انکار کر کے یا اسکی تاویلیں کر کے پیچھا چھڑائیں گے۔ حالانکہ یہ واقعات کوئی نئے نہیں ہے، ہر دور میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے اتنا نہیں بتادیا کہ وہ خدا کی ہمسری کر نے لگے۔ لیکن قبوری شریعت کے پیشواؤں کو صبر نہ آیا۔ انھوں نے خدا کے ہمسر تیار کرادیے۔ اب اگر کسی نے ٹوکا تو اسے تکفیر کے فتویٰ سے ڈرایا۔ آخر کار انھیں معلوم ہو گیا کہ وہ فتوے بالکل بے اثر ہیں۔

کیونکہ ان کے بعد بھی اس کا حلقہ اثر آہستہ آہستہ مختصر ہوتا جارہا ہے تو ایک نیا شوشہ یہ چھوڑا کہ ”زلزلہ“ جیسی کتاب مرتب کر دی جس میں ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس حمام میں صرف وہی ننگے نہیں ہیں، دوسرے بھی ہیں۔ حالانکہ دوسروں کو ننگا ثابت کرنے کے لئے آنکھوں پر ایسے پردے ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ لوگوں کو کپڑے نظر ہی نہ آئیں یا نظر بھی آئے تو انھیں ثابت کر دیا جائے کہ یہ ان کی نظر کا دھوکا ہے۔

مگر حقیقت حقیقت ہے۔ اسے قلمی شعبدہ بازی سے کب تک چھپایا جاسکتا ہے؟!

زلزلہ درزلزلہ

''زلزلہ'' میں کشف وکرامات کے واقعات کو ایک نیا رخ دے کر کچھ سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی ..... اللہ کا شکر ہے کہ اب اس کا ازالہ ہو گیا۔ انبیاء ہوں یا اولیاء ان سے جو غیر معمولی افعال صادر ہوتے ہیں اس کے پس پشت اللہ تعالیٰ کی بے پناہ طاقت کام کرتی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ شرک کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے کہ جب انسان سوچنے لگتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کسی سے جو غیر معمولی افعال صادر کرائے ہیں وہ دائمی ہیں۔ اسے اس کے کرنے کی قوت وقدرت حاصل ہے جو اس سے کسی حال میں چھینی نہیں جاسکتی..... حالانکہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفات ہی دائمی ہیں۔ وہی سب کچھ ہر وقت کر سکتا ہے۔

قبوری شریعت کے ذمہ داروں کا عقیدہ

قبوری شریعت کے ذمہ داروں نے ایک عقیدہ یہ تراشا ہے کہ آنحضور ﷺ اور تمام انبیاء کرام واولیاء عظام ان تمام چیزوں کا علم رکھتے تھے جو ہو چکی ہیں یا ہونے والی ہیں۔ کوئی چیز ان سے مخفی نہیں۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزیں ان لوگوں کو بتادی ہیں۔

مگر ''زلزلہ'' کے مصنف مولوی ارشد القادری صاحب نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ایسی قوت عنایت فرمائی ہے کہ وہ تمام چیزوں کا ادراک کر لیتے ہیں یقین نہ ہو تو زلزلہ کا صفحہ ۵۲ کھول لیں۔ قادری صاحب قوم کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرتے ہوئے دعوایٰ کرتے ہیں :۔

قادری صاحب کا دعویٰ

ہندو پاک میں مسلمانوں کی عظیم اکثریت انبیاء واولیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ خدا نے ان نفوس قدسیہ کو غیبی علم وادراک کی ''مخصوص قوت''

عطا کی ہے جس کے ذریعہ انھیں مخفی امور اور چھپے ہوئے احوال کا انکشاف ہوتا ہے۔ یونہی خدائے قدیر نے انھیں کاروبار ہستی میں "تصرف کا بھی اختیار" مرحمت فرمایا جس کے ذریعہ وہ مصیبت زدوں کی دستگیری اور مخلوق کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ زلزلہ ص ۵۲

اب فیصلہ کیسے ہو؟ کسے بریلوی مسلک، سمجھا جائے؟ اس کے چکر میں نہ پڑیئے۔ یہ لوگ دراصل ان بزرگوں کے پردے میں اپنا سکہ جمانا چاہتے تھے۔ صرف اپنی چودھرائی کے لئے یہ سارے پاپڑ بیلے گئے۔ یہ ایک ایسا عقیدہ تھا کہ جس کی تائید میں ایک بھی آیت، ایک بھی صحیح حدیث نہ تھی۔ بلکہ جگہ جگہ صراحتہً وکنایتہً اس کی تردید آئی۔ لیکن اس عقیدہ کی جس نے مخالفت کی اس پر "دشمن رسول" کا لیبل لگا کر اس کی زبان بند کرنے کی کوشش کی گئی۔..... مسلم عوام بیچارے عربی سے ناواقف، وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کون درست کہہ رہا ہے؟ اور کون غلط؟

قادری صاحب کا ہمیں شکر گذار ہونا چاہیے کہ انھوں نے ایک ایسا موقعہ فراہم کر دیا ہے کہ ہم "علم جمیع ماکان ومایکون" کے عقیدہ کی حقیقت کھول کر رکھ دیں۔

دو عقیدے

دو عقیدے ہیں:۔

(۱) آنحضور ﷺ وجملہ انبیاء کرام واولیاء عظام کو تمام گذری ہوئی یا ہونے والی باتوں کا علم تھا۔ وہ ہر جگہ تشریف فرما ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو بھی تمام گذری ہوئی یا تمام ہونے والی باتوں کا پورا پورا علم نہ تھا اور نہ ہو سکتا ہے۔ وہ ہر جگہ حاضر وناظر بھی نہیں ہیں۔

پہلے دعویٰ کے طرفدار کون لوگ ہیں؟ مولوی احمد رضا خاں صاحب، مولوی حشمت علی صاحب۔ مولوی امجد علی صاحب اور ان کے ہمنوا۔

---

(۱) خیریت ہوئی کہ ہندوپاک میں ہی کہا "پوری دنیا میں" لکھ دیتے تو کون قلم پکڑ سکتا تھا؟ (ان ۱۰)

(۲) "یعنی بریلوی مسلمان" حالانکہ ان کی اکثریت بھی اس بات کی قائل نہیں ہے۔ (ان ۱۰)

اور دوسرے دعویٰ کے طرفدار ہیں: اللہ تعالیٰ، آنحضور ﷺ، صحابہ کرام، فقہاء عظام اور علماء دیوبند اور ان کے ہمنوا۔

اب مسلمانوں کو سوچنا ہے کہ وہ کس کے دعویٰ کو تسلیم کرتے ہیں۔ اگر پہلے دعویٰ کو مانتے ہیں تو لازماً انھیں قرآن شریف اور احادیث رسول سے دستبردار ہو جانا چاہئے اور کھلم کھلا یہ بات کہہ دینی چاہئے کہ وہ قرآن و حدیث کو اپنے دین کا منبع نہیں سمجھتے بلکہ حسام الحرمین کے مصنفہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کو مانتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکیدار بن کر دوسروں کے ایمان کے بارے میں فیصلہ کریں۔

پچھلے صفحات میں "زلزلہ" کی حقیقت ہم نے خوب نمایاں کر دی۔ قلمی بازیگری اور کاٹ چھانٹ کی مہارت نے علماء دیوبند کی ایک ایسی تصویر بنائی تھی جو انتہائی بھیانک معلوم ہوتی تھی۔ مگر آفتاب حقیقت کے نکلتے ہی تاریکیاں چھٹ گئیں۔ اب ذرا دوسروں کے آہنی محل پر اینٹیں پھینکنے والوں کا حال دیکھیں کہ وہ کس حال میں ہیں؟ قرآن کیا کہتا ہے؟ رسول اکرم ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ اور دوسری طرف مزارات کو روزی کا ذریعہ بنانے والے، مزارات اولیاء کے طواف کرنے والے اپنی بزرگی کے ثابت کرنے کے چکر میں کیا کیا کہہ جاتے ہیں۔ شروع میں قبوری شریعت" کے بانیوں اور ان کے ہمنواؤں کی وہ عبارتیں پیش کی جائیں گی جس میں ان کا کہنا ہے کہ

آنحضور ﷺ و جملہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو تمام گذری ہوئی یا ہونے والی باتوں کا علم تھا اور وہ ہر جگہ تشریف فرما ہیں۔

اور پھر اللہ کی آخری کتاب قرآن شریف کے فیصلے رکھے جائیں گے جو قبوری شریعت کے بالکل خلاف ہیں۔ ورق الٹئے اور قبوری شریعت کے بانیوں کے حیرت ناک عقیدے پڑھ کر چونک اٹھئے۔

(۱) اگر احادیث اور فقہاء کے اقوال دیکھنے کی ضرورت ہو تو مولانا منظور صاحب نعمانی کی کتاب بوارق الغیب اور مولانا سرفراز خاں صاحب کی کتاب آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھیں۔ یہاں کتاب کے ضخیم ہونے کے خیال سے صرف قرآن شریف کی چند آیتیں ہی پیش کی گئی ہیں۔

دیکھ غافل!
اپنی آنکھوں کا ذرا شہتیر بھی۔!

مولوی احمد رضا خاں صاحب اپنی کتاب "انباء المصطفےٰ بحال سر و اخفی" کے دوسرے صفحہ پر لکھتے ہیں :۔

بے شک حضرت عزت عظمتہ، نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو تمام آولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انھیں دکھایا۔
ملکوت السموت والارض شاید بنایا۔ روز اول سے روز آخر تک کا سب ماکان ویکون انھیں بتایا۔ اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم عظیم حبیب علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالا بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب و یابس جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا۔ انباء المصطفےٰ ص ۶

اسی کتاب کے صفحہ پانچ پر "الیٰ یوم القیامہ" (قیامت کے دن تک) کی قید لگاتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجوات جملہ ماکان ومایکون الیٰ یوم القیامتہ و جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب وسماء وارض عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ انباء المصطفےٰ ص ۵

اسی کتاب کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں :۔

جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو بھی عطا ہوا اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام ماکان ومایکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرمادیا۔ مثلاً شرق سے غرب تک سماک سے تک، ارض سے فلک تک

اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سید نا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام ہزار ہا برس پہلے اس سب کو ایسا ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ابناء المصطفیٰ ص ۱۳

اسی کتاب کے ص ۱۸ پر لکھتے ہیں :۔

جو شرق تا غرب دسماوات وارض، عرش تا فرش وماکان ومایکون من اول یوم آخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل جاننا وبالجملہ بات لوح وقلم ومکنونات قلم کو تفصیلا محیط ہونا علوم محمد رسول ﷺ سے ایک چھوٹا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں بعض اعاظم اولیاء عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے۔ ابناء المصطفیٰ ص ۱۸

"الملفوظ جلد اول ص ۲۶ پر مرقوم ہے :۔

حضور کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے غلاموں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں :۔

"وہ مرد نہیں جو تمام دینا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے" انھوں نے سچ فرمایا۔ اپنے مرتبہ کا اظہار کیا۔ ان کے بعد حضرت شیخ بہاءالملۃ والدین نقشبندی قدس سرہ نے فرمایا :۔ 'مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کے مثل نہ دیکھے۔ الملفوظ ج اص ۲۶

مولوی احمد رضا خاں صاحب کے ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵ پر ہے :۔

"ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مؤمن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے کسی لق ودق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ اللہ اکبر! جب غلاموں کی یہ شان ہو تو عظمت شان اقدس کو کون خیال کر سکے۔ الملفوظ جلد پر جہارم ص ۶۵

چند سطروں کے ساتھ اسی صفحہ پر ہے :۔

ماضی تو ماضی مستقبل بھی ان کے پیش نظر ہوتا ہے۔ اولیاء کرام فرماتے ہیں :
کوئی پتہ سبز نہیں ہوتا مگر عارف کی نگاہ میں" الملفوظ جلد جہارم ص ۶۵

شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

خاں صاحب نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے ایک واقعہ لکھا ہے۔ ہم اسے الملفوظ جلد دوم صفحہ ۴۵۔۴۶ سے نقل کرتے ہیں :۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سلجماسی کہیں تشریف لے جاتے تھے۔ راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت ہی حسینہ عورت پر پڑ گئی۔ یہ نظر اول تھی، بلا قصد تھی۔ دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی۔ اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیرو مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں: "احمد عالم ہو کر......." انھیں سیدی احمد سلجماسی کی دو بیویاں تھیں۔ سیدی عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیے۔ عرض کیا
"حضور وہ اس وقت سوتی تھی" فرمایا :۔
"سوتی نہ سوتے میں جان ڈال لی تھی"

(۱) خدا ہی کو معلوم ہے کہ خاں صاحب نے ایک دباغ (دباغت دینے والا) کو سیدی اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیسے کہہ دیا جب کہ وہ سمجھتے ہیں کہ رذیل لوگ علم حاصل کر کے فتنے پھیلاتے ہیں الملفوظ دوسرا حصہ صفحہ ۹۶ کھول لیں "خاں صاحب سے کسی نے عرض کیا" حضور مولا علی کرم اللہ وجہ کا یہ ارشاد ہے کہ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں" جواب میں ارشاد فرمایا" حضور کا ارشاد نہیں مگر یہ بات ضرور ہے کہ اصل طیب میں اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں اور ذلیل میں اس کا عکس ہے۔ اسی واسطے عہد ماضی میں سلاطین اسلام رذیلو ی کو ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ اب دیکھو نائیوں اور منہاروں نے علم پڑھ کر کیا کیا فتنے پھیلا رکھے ہیں بعض منہار تو سید اور ابن شیر خدا بن بیٹھے"۔ (الملفوظ حصہ دوم ص ۹۶)
خاں صاحب نے سلاطین اسلام پر جو بہتان باندھا ہے اس کا جواب وہ قیامت میں کیا دیں گے جب وہ ان کی گردن پکڑ کر پوچھیں گے ہم نے کب انھیں زیادہ علم حاصل کرنے سے روکا تھا؟ قبوری شریعت کے معتقدین بار بروں، منہاروں اور دوسری برادری والوں کو اب تو سوچنا ہی چاہیئے کہ وہ کب تک ان قلم خود شریفوں کے آگے پیچھے "ہٹو بچو کہتے ہوئے دوڑے رہیں گے؟ کیا اب بھی ان کی خودداری انگڑائی نہ لے گی....؟!!

''عرض : حضور کو کس طرح علم ہوا؟

فرمایا: جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا؟

عرض کیا : "ہاں ایک پلنگ خالی تھا"۔

فرمایا: ''اسی پر میں تھا : تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

الملفوظ حصہ دوم ص ۴۵، ۴۶

کرشن کنھیا ایک وقت میں کئی جگہ موجود

الملفوظ حصہ اول ص ۱۰۱ کھول لیں۔ خان صاحب فرماتے ہیں :

کرشن کنھیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہو گیا۔ ابو الفتح اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو گیا تعجب ہے۔ یہ ذکر کر کے فرمایا :۔

''کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں حاشابلحہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے۔ الملفوظ حصہ اول ص ۱۰۱

اولیا دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ دعوت قبول کر سکتے ہیں

کسی نے دریافت کیا : حضور !اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں۔ خان صاحب جو جواب دیا وہ ملاحظہ فرمائیں :

اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ دعوت قبول کر سکتے ہیں۔

گدھے کو بھی غیب کا علم

خاں صاحب نے ''علم غیب'' کو اتنا عام کر دیا ہے مسلم۔ غیر مسلم اور انسان وحیوان کی کوئی تمیز باقی نہیں رکھی۔ ذیل میں ایک واقعہ الملفوظ حصہ چہارم ص ۱۱/۱۰ سے نقل کیا جاتا ہے۔ قصہ اتنا دلچسپ نہیں جتنا خانصاحب کا وہ ریمارک دلچسپ ہے جو انھوں نے آخر میں فرمایا ہے :۔

بس یہ سمجھ لیجئے کہ وہ صفت جو غیر انسان کے لئے ہو سکتی ہے انسان کے لئے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں۔ الملفوظ حصہ چہارم ص ۱۱

ان دو جملوں کی بلاغت اور ان کی معنویت پر کوئی صوفی ہوتا تو جھوم جاتا۔ اور عجیب نہیں کہ ایک ہی نعرہ مارتا اور ملک عدم کو سدھارتا...... !!!! اچھا چھوڑیئے گدھے کے علم غیب کا واقعہ ملاحظہ فرمایئے خاں صاحب ارشاد فرماتے ہیں :

ایک صاحب اولیاءٔ کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے۔ آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ حضور کے پاس کچھ سیب نذر مین آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا "کھاؤ" عرض کیا "حضور بھی نوش فرمائیں" آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا یہ خوسب ہیں بڑا اچھ خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں گے تو جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا :

"ہم مصر گئے تھے۔ وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا کہ ایک شخص ہے۔ اس کے پاس ایک گدھا ہے۔ اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے۔ گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال کیا" یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ وہ صفت جو غیر انسان کے لئے ہو سکتی ہے انسان کے لئے کمال نہیں اور جو غیر کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں۔ الملفوظ حصہ چہارم ص ۱۱

(۱) "نوش فرمائیں" کہنے کا کون سا تک تھا۔ کوئی پینے والی چیز بھی تو نہیں۔ مگر ناقل اعلحضرت ہیں۔ انھیں کو ٹوکے گا جو چاہیں کہہ دیں۔

مولوی امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت کا عقیدہ

مولوی امجد علی صاحب مصنفؔ قبوری شریعت میں صدر الشریعت کا لقب پائے ہوئے ہیں یعنی "قبوری شریعت کے صدر" وہ اپنی کتاب بہار شریعت حصہ اول ص ۱۴ پر لکھتے ہیں :۔

عقیدہ :اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے۔ بہار شریعت حصہ اول ص ۱۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہر

اسی کتاب کے ص ۲۲ پر لکھتے ہیں :۔

اللہ عزوجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنیٰ ہر جگہ حضور تشریف فرماہیں۔ بہار شریعت حصہ اول ص ۲۲

خانصاحب کے علم کی انتہاہی نہیں

ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ صرف اللہ عزوجل کا علم ہے کہ جس کی انتہا نہیں جس کا کوئی شمار نہیں مگر خاں صاحب کے ایک معتقد نے ایک کتاب لکھی ہے۔

جس کا نام ہے کرامات اعلحضرت جسے رضوں مصطفائی۔ اس کتاب کے ص ۲۹ پر خاں صاحب کی تعریف کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھی گئی ہے :۔

ادھر سوال کو متکلم نے پورا بھی نہیں کیا تھا کہ جواب حاضر۔ یہاں تو خدا داد علم جو سینہ بہ سینہ ملا اس کی انتہاہی نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ علم وعرفان کا سمندر سینہ مقدس میں لہریں لے رہا ہے۔ کرامات اعلحضرت ص ۲۹

مندرجہ بالا اقتباسات ایک بار پھر پڑھ ڈالیں۔ قبوری شریعت کے سب سے بڑے پیشوا مولوی احمد رضا خاں اور ان کے ہمنواؤں کا کہنا ہے :

(۱) یہ وہی عقیدہ ہے جس نے ہندوؤں لو گمراہ کیا۔ وہ اپنے بزرگوں کو اللہ کا اوتار یا مظہر سمجھے لگے۔ قبوری شریعت اور ہندو دھرم میں کتنی مماثلت ہے۔ ناظرین کے لئے یہ چیز ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

(۱) سبھی انبیاء ورسل علیہم الصلواۃ والتسلیم وجملہ بزرگان داولیا ہر وقت ہر چیز کو جانتے تھے۔ کوئی چیز ان سے چھپی نہیں ہے۔

(۲) انبیاء ورسل ہوں یا پیر ومرشد، ہر وقت ہر آن مرید کے ساتھ رہتے ہیں حتی کہ جب مرید اپنی زوجہ کے ساتھ ہم بستری بھی کرتا ہے تب بھی اسے دیکھتے رہتے ہیں۔

(۳) مولوی احمد رضا خاں صاحب کا علم اتنا وسیع تھا کہ اس کی کوئی انتہا نہیں متکلم کے سوال کرتے ہی فوراً جواب دے دیتے تھے۔

مگر ''زلزلہ'' کے مصنف جناب قادری صاحب نے اپنے مسلک کی بھی غلط ترجمانی کر کے مسلمانوں کو فریب دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب میں ''سبب تالیف'' کے عنوان کے ماتحت اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں جو اُن کے گمان میں مسلمانوں کی عظیم اکثریت کا عقیدہ ہے:

> خدا نے ان نفوس قدسیہ کو (انبیاء واولیاء) غیبی علم وادراک کی مخصوص قوت عطا کی ہے جس کے ذریعہ انھیں مخفی امور اور چھپے ہوئے احوال کا انکشاف ہوتا ہے۔ یوں ہی خدائے قدیر نے انھیں کاروبار ہستی میں تصرف کا بھی اختیار مرحمت فرمایا۔ جس کے ذریعہ وہ مصیبت زدوں کی دستگیری اور مخلوق کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ زلزلہ ص ۵۲ (دوسرا ایڈیشن)

قادری صاحب کا کہنا ہے کہ اللہ نے نفوس قدسیہ کو غیبی علم وادراک کی مخصوص قوت عطا کی ہے جس کے ذریعہ وہ غیب کی باتیں جان لیتے ہیں۔ حالانکہ مولوی امجد علی صاحب نے صاف صاف تصریح کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام غیب کی اطلاع دی۔

ملاحظہ ہو بہار شریعت حصہ اول ص ۲۲

> اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے۔ بہار شریعت حصہ اول ۲۲

اسی طرح قادری صاحب نے کہیں بھی یہ تصریح نہیں کی ہے کہ علم وادر اک کی یہ قوت صرف قیامت کے دن تک کے لئے ہے۔ حالانکہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے صاف صاف قیامت کے دن تک کی شرط لگائی ہے۔ یہ تضاد کیوں پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ قادری صاحب کو علماء دیوبند کے مسلک کا علم تو الگ رہا خود اپنے پیشوا مولوی احمد رضا خاں صاحب ہی کا مسلک معلوم نہیں۔ ورنہ وہ ''غیبی علم وادراک'' ''اور کاربار ہستی میں تصرف کے اختیار'' جیسے الفاظ نہیں استعمال کرتے۔ تعجب ہے قادری صاحب کی سادگی پر کہ وہ لڑتے ہیں اور علم و مطالعہ کی وہ تلوار بھی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتے جو ہر چھوٹے بڑے مصنف کے لئے ضروری ہے۔

جو لوگ قبوری شریعت کے ان پیشواؤں کو محبت رسول و عشق رسول میں سرشار سمجھے ہوں گے ان کا گمان ہو گا کہ ان کا عقیدہ سراسر اسلامی ہے۔ قرآن کریم کی سینکڑوں آیتیں اس عقیدہ کے ثبوت میں پیش کی گئی ہوں گی۔ احادیث کی کتابیں جیسے بخاری شریف مسلم شریف وغیرہ میں اس عقیدہ کے مطابق ہزاروں حدیثیں ہوں گی۔!!!

آدمی خالی الذہن ہو تو اس کے علاوہ کچھ سوچ ہی نہیں سکتا۔ جو لوگ قبوری شریعت کے پیشواؤں کی تقریریں سماعت فرماتے ہیں انھیں یہ احساس ہو گا کہ یہ لوگ سارے مسلمانوں کو دشمن رسول ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک توہین رسول کے مرتکب چند گنے چنے علماء کو چھوڑ کر مسلمانوں کی واضح اکثریت ہے۔

لیکن کیا حقیقت یہی ہے؟ کیا ایک شخص اپنے ہی کو عاشق رسول کہے اپنے ہی ہم نواؤں کو مسلمان سمجھے؟ اور ساری دنیا کو کافر، مرتد، زندیق ضال مضل، دشمن رسول، دشمن اولیا، دشمن بزرگان دین، توہین رسول کا مرتکب کہتے ہوئے اس کی زبان نہ دکھے۔ کیا اس کا کوئی عقیدہ قرآن کریم اور احادیث مبارک کے کھلم کھلا مخالف ہو گا؟!!؟

اگر ایسا ہو تو اس کا رد عمل کیا ہونا چاہئے؟

ظاہر ہے کہ ایسے شخص کی کوئی بات قابل اعتبار نہ ہو گی۔ اسے فریبی دھوکا

بازی مکار نئی شریعت کا موجد کہنے کے بعد بھی لغت میں ایک ایسا لفظ تلاش کرنا پڑے گا جو اس شخص کے لئے اور زیادہ گھناؤنا اور ناپسندیدہ ہو۔

حیران کن انکشاف

یہ حیران کن انکشاف سن کر آپ کانپ اٹھیں گے کہ آپ کے اس بر صغیر میں ایک جماعت ایسی ہے جس کا یہی وطیرہ ہے کہ وہ اپنے علاوہ سب کو کافر، مرتد دشمن رسول کہے اور خود وہ بات کہے جس کا کوئی سر ہو نہ پیر، جس کا تعلق نہ قرآن شریف سے ہو اور نہ احادیث مبارکہ سے ...... آپ نے ایسے ہی لوگوں کے "اعلحضرت" کی کتابوں کے کچھ اقتباسات پڑھ لئے ہیں جن میں عقیدہ توحید اور عقیدہ عالم الغیب کو اس طرح ڈائنامیٹ کر دیا گیا ہے کہ الامان والحفیظ، یقین نہ ہو تو اس کتاب کے اگلے صفحات ملاحظہ فرمائیں۔ کھلی کھلی آیتیں آپ کے سامنے ہوں گی جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی۔ ان اقتباسات میں جو عقیدہ پیش کیا گیا ہے وہ بالکل غلط اور آیات قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔

اسلامی شریعت کیا کہتی ہے؟

قبوری شریعت کے پیشوائے اعظم مولوی احمد رضا خاں کے کہنے کے مطابق کیا واقعی تمام انبیاء کرام کو غیب کی تمام باتیں معلوم تھیں۔؟ کیا زمین کی اندھیریوں میں جو پتہ گرتا تھا انھیں اس کا علم بھی رہتا تھا؟ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن شریف سے دریافت کریں چھبیسویں پارہ کے رکوع نمبر ۱۰ میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے :۔

قل ما کنت بد عا من الرسل و ما ادر ی مایفعل بی و بکم ان اتبع الا ما یو حی الی و ما انا الا نذ یر مبین ۔ (حم رکوع ۱۰ سورہ احقاف)

"تم فرماؤ! میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے۔ میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔ (ترجمہ مولوی احمد رضا خاں)

کون کہہ رہا ہے "تم فرماؤ"؟....... خداوند تعالیٰ۔ کس نے...... رسول اللہ ﷺ سے کیا فرمانے کے لئے ؟...... ظاہر ہے کہ اہم بات ہوگی۔ جس میں مسلمانوں کے لئے کوئی اہم نصیحت ہوگی۔ وہ بات کیا تھی ؟

"میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا"

"میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا"۔

اب میں ناظرین سے انصاف چاہوں گا کہ آنحضور ﷺ کی یہ بات صحیح ہوگی یا قبوری شریعت کے بانی مولوی احمد رضا خاں صاحب کی یہ بات جو انھوں نے اپنی کتاب ابناء المصطفےٰ کے چھٹے صفحے پر لکھی ہے :۔

> جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں، جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا۔ ابناء المصطفےٰ اص ۶

اب مسلمانوں کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں یا مولوی احمد رضا خان صاحب کی۔

مسلمانو! سوچو اگر تم نے خاں صاحب کی بات مان لی تو روز محشر تمہارے پاس اس سوال کا کیا جواب ہوگا کہ بتاؤ میں نے تم سے اپنے رسول کے ذریعہ کیا کہلوایا تھا اور تم نے بریلی کے ایک خانصاحب کے چکر میں کیا عقیدہ بنالیا؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کون تھے ؟ اللہ کے خلیل۔ عظیم الشان نبی، قرآن شریف کھولئے جگہ جگہ آپ کا تذکرہ آتا ہے۔ ایک دن چند فرشتے آپ کی خدمت میں آئے، ہدیہ سلام پیش کیا آپ نے جواب دیا۔ چونکہ وہ انسانوں کے روپ میں تھے اور آپ کے لئے اجنبی، اس لئے فرمایا۔ قوم منکرون ۔ اجنبی لوگ ہیں۔

آپ نے ان کی ضیافت کے لئے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لا کر سامنے رکھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف دیکھنے لگے۔آپ نے دریافت فرمایا کیوں نہیں کھاتے؟ اس کے باوجود انھوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا۔ حضرت کو شبہ ہوا کہ کہیں یہ دشمن تو نہیں ہیں؟ فرشتوں کو اندازہ ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کچھ خوف محسوس کر رہے ہیں۔بولے :۔

''حضرت ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔اور قوم لوط علیہ السلام کو تباہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ قرآن شریف کے اصل الفاظ اور ان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں ۔بارہواں پارہ سورہ ہود کا ساتواں رکوع کھول لیں۔ارشاد باری ہے :۔

ولقد جاء ت رسلنا ابرا هیم با لبشر ی قا لو ا سلٰما قا ل سلا م فما لبث ان جاء بعجل حنيذ فلما ر ا اید هم لا تصل اليه نكر هم واو جس منهم خيفه قا لو ا لا تخف انا ارسلنا الى قو م لو ط ۔

(پ ١٢ اسورہ ہود ک ٧)

(ترجمہ) اور بے شک ہماری فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے بولے سلام، کہا ''سلام'' پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچے ان کو اوپری سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگے۔بولے ڈرئیے نہیں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب)

جو لوگ عربی نہ جانتے ہوں تو ترجمہ پڑھ لیں۔اور انصاف سے بتائیں کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام باتوں کا علم رکھتے تھے۔ان پر ہر چیز منکشف تھی تو ان کو جان لینا چاہئے تھا کہ یہ فرشتے ہیں۔اگر وہ یہ بات جانتے تو نہ تو وہ خوفزدہ ہوتے اور ان کے لئے بچھڑا ذبح کرتے۔اور گوشت بھون کر ان کے سامنے لاتے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے کہ بات صاف صاف کہہ دے۔یہی بات اگر نقل کر دی جائے تو یقین رکھیں کہ قبوری شریعت کے

مفتی تکفیر و توہین رسول کا ڈنڈا لئے سر پر سوار ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کے پیشوا مولوی احمد رضا خاں نے قرآن شریف کے بالکل خلاف ایک بات کہی ہے اور یہ قبوری لوگ قرآن شریف کو چھوڑ دیں مگر مولوی احمد رضا خاں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو خاں صاحب کی مندرجہ ذیل بات ملاحظہ فرمائیں :۔

ساتوآسمان اور ساتوں زمین مؤمن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے کسی لق ودق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ الملفوظ حصہ چہارم ص ۶۵

اب معلوم نہیں خاں صاحب کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی مؤمن کامل ہیں یا نہیں۔ مسلمان آیات قرآنی اور مندرجہ بالا اقتباس پڑھنے کے بعد فیصلہ کریں کہ انھیں اسلامی شریعت کی کتاب قرآن کریم کو ماننا ہے یا خاں صاحب کے قول کو، علماء دیوبند کو تو خاں صاحب کی بات نہ ماننے کے جرم میں تکفیر کی گولیوں کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ وہ بیچارے لاکھ کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ قرآن و حدیث کے بالکل موافق ہے مگر خاں صاحب اور ان کی شریعت کو ماننے والے بھلا اپنی بات کیسے واپس لے سکتے ہیں ؟

حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ

جن فرشتوں کا اوپر ذکر ہے وہی حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئے۔ قوم لوط لواطت اور بدکاری میں حد سے تجاوز کر چکی تھی۔ انھوں نے سنا کہ حضرت لوط کے گھر خوبصورت مہمان آئے ہیں۔ دوڑے حضرت لوط علیہ السلام کی گھبراہٹ کا کیا عالم ہوگا ؟ .... قوم کو سمجھایا، نشیب و فراز بتائے، مگر ان پر بد فعلی کا بھوت سوار تھا۔ اور قدرت الٰہی انھیں تباہ و برباد کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی .....وہ بدنصیب قوم کسی طرح ماننے کے لئے تیار نہ ہوئی۔ آخر میں اللہ کے پیغمبر نے مایوس ہو کر کہا: ”کاش آج میرے پاس قوت ہوتی تمہیں بتا دیتا۔“ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت لوط کا اضطراب دیکھ رہے تھے، ان کو آخر اصل بات فوراً کہنی پڑی۔ بولے۔ ”آپ نہ گھبرائیں، ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے“۔

قرآن شریف میں اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا ہے۔
چند آئیتں آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد باری ہے۔ بارہواں پارہ کھول لیں۔

ولما جاء ت رسلنا لوطا سیئی بھم و ضاق بھم ذرعا و قال ھذا یوم عصیب۔
(پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۷)

(ترجمہ) اور جب لوط کے یہاں ہمارے فرشتے آئے اسے اس کا غم ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولا یہ بڑی سختی کا دن ہے۔
(ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب)

چند آیات کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

قالو ا یا لو ط انا رسل ر بك لن یصلو ا الیك (پ ۱۲ سور ہود رکوع ۷)

فرشتے بولے :۔ اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے۔ (ترجمہ مولوی احمد رضا خانصاحب)

ذرا غور فرمائیں کہ حضرت لوط علیہ السلام قبوری شریعت کے پیشواؤں کے کہنے کے مطابق سب کچھ جانتے ہوتے، تخلیق کائنات سے لے کر فناء کائنات تک کا بھی انہیں علم ہوتا تو ان پر گھبراہٹ اور پریشانی کا غلبہ کیوں ہوتا؟! وہ فرشتے کے آنے سے پہلے ہی جان چکے ہوتے کہ فرشتے آرہے ہیں۔ اور قوم ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ بلکہ اب وہ تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔!!! مگر کون سمجھائے قبوری شریعت کے بانی مولوی احمد رضا خاں صاحب کو جو یہ کہتے ہوئے نہیں چوکتے :۔

> "وہ مرد نہیں جو تمام دنیا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے"
>
> یا
>
> "مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کے مثل نہ دیکھے۔"
>
> الملفوظ حصہ اول ص ٦

کیا خیال ہے جناب مولوی ارشد القادری صاحب کا؟ معلوم نہیں ان کے نزدیک حضرت لوط علیہ السلام مرد تھے یا نہیں۔!!! جب اللہ کے پیغمبر ہی مرد نہیں تو کون مرد ہو گا؟!!

یہ ہے ساری دینا کے مسلمانوں کو کافر کہنے والوں اور علماء دیوبند کو توہین رسول کا مجرم سمجھے والوں کا حال۔!!!

واقعہ ہے کہ جب انسان اللہ اور اس کے رسول کا دامن چھوڑ کر دوسری جگہ سے رہنمائی حاصل کرتا ہے تو پھر ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو اس کا سارا بھانڈا پھوڑ دیتی ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی آہ وزاری

حضرت یعقوب علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر گزرے ہیں۔ قرآن کریم نے ان کے فرزند ارجمند حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی کا واقعہ مفصل نقل کیا ہے جسے قرآن کی زبان میں احسن القصص یعنی "بہت اچھا قصہ" کہا گیا ہے۔ ناظرین ذرا اس واقعہ پر نظر ڈالیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ

حضرت یوسف علیہ السلام نے بچپن میں ایک خواب دیکھا اور اسے اپنے والد محترم سے نقل کیا۔ ان کے بھائیوں نے بھی خواب سننے کے بعد سمجھ لیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا درجہ ان سے بلند ہے۔ رشک و حسد میں چاہا کہ انھیں ختم کردیں یا کسی دوسری جگہ بھیج دیں۔ سیر و تفریح کے بہانے انھیں جنگل لے گئے۔ اور انھیں ایک کنویں میں ڈال دیا۔ اور واپس آکر جانور کے خون میں تر کر کے قمیص اپنے والد کو دیکھادی لیکن جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام مصر پہنچ گئے۔ اور ایک وقت وہ آیا کہ آپ مصر کے تخت کو رونق بخشی۔ اس درمیان حضرت یعقوب علیہ السلام بالکل نڈھال ہو گئے۔ روتے روتے آنکھوں کی روشنی ختم ہو گئی۔ پھر ایک وقت وہ آیا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا کرتہ بھیجا اور وہ ان کی آنکھوں پر ڈال دیا گیا۔

جس کے سبب ان کی بینائی واپس لوٹ آئی۔

قصہ بہت طویل ہے۔ ہم نے بہت مختصر نقل کیا ہے۔ اسی قصہ کو نقل کرتے ہوئے شہرہ آفاق کتاب گلستان و بوستاں کے مصنف شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سعدی علیہ الرحمہ کے چند اشعار

یکے پرسید زاں گم کردہ فرزند کہ اے روشن گہر پیر خردمند ز مصرش بوئے پیراہن شمیدی چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی بگفت احوال ما برق جہاں است دمے پیدا و دیگر دم نہاں است گہے بر طارم اعلیٰ نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم	(ترجمہ) کسی نے اس شخص سے پوچھا جس کا فرزند گم ہو گیا تھا۔ اے روشن ضمیر! عقل مند بزرگ! آپ نے کرتے کی خوشبو مصر سے سونگھ لی۔ آپ اسے کنعان کے کنویں میں کیوں نہیں دیکھ لیا۔ انھوں نے فرمایا: ہمارا حال بجلی جیسا ہے جو اچانک ظاہر ہوتی ہے اور پھر چھپ جاتی ہے۔ کبھی میں بلند اٹاری پر بیٹھتا ہوں اور کبھی اپنی پشت پا کو بھی نہیں دیکھتا۔ (گلستان باب دوم ص ۸۸)

آخری دو مصرعہ کا ترجمہ فارسی نہ جاننے والے پھر پڑھ لیں یا کسی قبوری شریعت کے عالم سے ہی ترجمہ کرالیں۔ اصل حقیقت چودھویں کے چاند کی طرح بالکل سامنے آجائے گی۔

شیخ سعدی علیہ الرحمہ اگر آج کے زمانے میں ہوتے تو ہمارے کرم فرما مولوی ارشد القادری صاحب کو جلال تو آہی جاتا۔ اور پھر ان پر بھی "زلزلہ" کی لاٹھی ضرور چلا دیتے اور کہتے :۔

"لیجیے! حضرت سعدی کے دونوں آخری مصرعہ میں تضاد موجود ہے۔ایک میں تو کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کبھی عرش کی بلندیوں تک پہنچ جاتے تھے اور دوسرے میں کہتے ہیں کہ سامنے کی خبر بھی نہیں رہتی، دیوار کے پیچھے کی بات تو بہت دور رہی۔"

اور قادری صاحب کو اس طرز کی کہنے میں کوئی خاص زحمت بھی اٹھانی نہیں پڑتی۔ صرف "گہے" کو کھرچ ڈالتے یا شعر نقل کرتے وقت اسے نقل ہی نہیں کرتے ۔یہ تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد محترم تھے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے۔ اتنے جلیل القدر پیغمبر کو صحیح صحیح نہ معلوم ہو سکا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈال دیئے گئے ہیں۔انھیں نہ معلوم ہوا کہ وہ مصر پہنچ گئے۔ انھیں یہ تمام باتیں معلوم رہتیں دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ اگر جمیع ماکان ومایکون کا علم رکھتے جیسا کہ قبوری شریعت کے پیشواؤں کا عقیدہ ہے تو انھیں آہ وزاری کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔وہ تو خوشی مناتے اور اپنے لڑکوں سے کہتے :۔

"تم جسے کنویں میں چھوڑ آئے ہو وہ تو دن بدن ترقی کر رہا ہے۔آج کنویں سے نکالا گیا۔اب مصر پہنچا۔لو اب وہ جیل میں ہے۔لو اب وہ بادشاہ کا منظور نظر ہو گیا"..... وغیرہ وغیرہ۔یہ واقعہ قرآن شریف میں مفصل آیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر میں برسر اقتدار ہو گئے اس وقت قحط کا زمانہ تھا۔ان کے بھائی غلہ کے لئے پہنچے۔ صرف ایک بھائی جو حضرت یوسف سے چھوٹے تھے ساتھ نہ تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے پورا پورا عہد لینے کے بعد چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لے جانے کی اجازت دی۔ لیکن ایک ترکیب سے چھوٹے بھائی کو مصر میں ہی رک جانا پڑا۔

اس میں بڑے بھائیوں کا ذرا بھی قصور نہ تھا مگر جب وہ پریشان حال واپس لوٹے اور صورت حال بیان کیا تو حضرت یعقوب کو یقین نہ آیا۔ اور اب ان کے لئے صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔

یہ قصہ پڑھنے کے بعد ایک لحہ ٹھٹھک کر کوئی بھی انصاف پسند سوچے تو بڑے اعتماد و یقین کے ساتھ کہہ دے گا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو صحیح صورت حال معلوم نہ تھی۔ کیوں کہ اگر انھیں تمام باتوں کا علم صاف ہوتا تو وہ یہ نہ فرماتے:۔

بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل۔ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے۔

(پ ۱۳ سورہ یوسف آیت ۸۳ رکوع ۱۰) (ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب)

صرف اتنا ہی فرما کر چپ ہو جاتے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی تاویل کی جاتی۔ لیکن اسی پر بس نہیں۔ اپنے جگر کے دونوں ٹکڑوں کے فراق میں اللہ کے اس پیغمبر کی آنکھیں روتے روتے سفید ہو گئیں۔ بینائی ختم ہو گئی۔ قرآن شریف نے کتنے واضح الفاظ میں اس کا نقشہ کھینچا ہے۔ آپ سورۃ یوسف کا دسواں رکوع کھول لیں۔

جہاں سے یہ آیت و تولی وقال یا سفی علی یوسف شروع ہوتی ہے پڑھنا شروع کر دیں اور مولوی احمد رضا خاں کا ترجمہ دیکھ لیں۔ یہ قرآن کا معجزہ کہئے کہ اسلامی شریعت کے مقابلے میں ایک نئی شریعت کا بانی کتنے واضح الفاظ میں اپنی ہی شریعت کے ایک عقیدہ "علم جمیع ما کان و ما یکون" کے خلاف لکھ رہا ہے۔

ان آیتوں کا ترجمہ خاں صاحب کے الفاظ میں پڑھئے:۔

"اور ان سے منھ پھیرا اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر! اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں۔ وہ غصہ کھاتا رہے۔ بولے:۔ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کے کنارے جا لگیں۔ یا جان سے گزر جائیں۔

کہا تو میں اپنی پریشانی اور غم کی فرمایا اللہ ہی سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔ اے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ۔ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔
(ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب۔ سورہ یوسف پ ۱۲ رکوع ۱۰)

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ارشاد کا ایک ایک لفظ یہ حقیقت بالکل کھول دیتا ہے کہ بالکل صحیح صورت حال انھیں معلوم نہ تھی۔ ذرا تصور فرمائیں کہ اگر انھیں سب کچھ معلوم ہوتا تو ایک پیغمبر کے بارے میں یہ سوچا نہیں جاسکتا کہ وہ مصنوعی غم کرے گا اور اس کا تضرع اتنا ترقی کر جائے گا کہ آنکھیں سفید ہو جائیں۔

"قبوری شریعت" کے "علم جمیع ماکان ومایکون" کے لغو عقیدہ کے مان لینے کے بعد اللہ کے اس عظیم پیغمبر کی کیا تصویر لوگوں کے سامنے آئے گی؟ اس کے تصور ہی سے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نہ معلوم یہ موٹی سی بات قبوری شریعت کے پیشواؤں کو کیوں نہیں سمجھ میں آتی جو یہ کہتے ہوئے اپنے ضمیر کی آواز کا گلا دبانے میں کتنے جری ہیں:۔

ماضی تو ماضی مستقبل بھی ان کے پیش نظر ہوتا ہے۔ اولیاء کرام فرماتے ہیں کہ کوئی پتہ سبز نہیں ہوتا مگر عارف کی نگاہ میں۔ الملفوظ حصہ چہارم ص ۶۵

سمجھ کام نہیں کرتی جو لوگ دوسروں کو شاتم رسول، بے ایمان، مرتد، کافر اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں وہ اس طرح کا عقیدہ کیسے رکھتے ہیں۔!!!

ایک لمحہ کے لئے دماغ کو غیر جانبدار بنا کر سوچیے کہ قرآن شریف کی آیتوں کے خلاف اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے تو کیا

آپ اسے مجدد، مفکر، متکلم اور امام تو چھوڑیے مسلمان بھی کہنے کے لئے تیار ہوں گے۔؟!!

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا واقعہ

(۱) سب کچھ جاننے کا عقیدہ (نجم الدین احیائی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام تقریر فرمارہے تھے۔ کسی نے عرض کیا حضرت! آپ سے بڑا عالم بھی موجود ہے ؟آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں!
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"ہمارا ایک بندہ ہے جو "مجمع البحرین میں تمہیں ملے گا۔اس کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس بھنی ہوئی مچھلی وہاں زندہ ہو جائے گی" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک رفیق ساتھ لیا۔اور جوں ہی اس مقام پر پہنچے مچھلی زندہ ہوگئی اور دریامیں چلی گئی حضرت موسی علیہ السلام کو علم نہ ہوا۔کچھ دور چلے تو رفیق نے بتایا کہ مچھلی دریامیں چلی گئی۔واپس لوٹے۔اور دہیں اللہ کے ایک بندہ سے ملاقات ہوئی اور آپ ان کے ساتھ رہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے۔پندرہواں پارہ سورہ کہف کانواں رکوع کھول لیں۔ ارشاد الہی ہے:۔

فلما جا و زا قا ل لفته آتنا عذ ا ء نا لقد لقينا من سفر نا هذ ا نصبا قا ل ار ايت اذ او ينا الى لصخر ة . فا نى نسيت الحو ت وما النسنيه الا الشيطن ان ا ذ كر ئه والتخذ سبيلهٗ فى البحر ق صلے عجبا ه قا ل ذ الك ما كنا نبغ ق فا ر تد ا على آثا ر هما قصصا .

(پ۱۵سورہ کہف رکوع ۹)

(ترجمہ) پھر جب وہاں سے گزر گئے موسی نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ۔ بیشک ہمیں اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا منذکور کروں اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی۔اچنبا ہے موسی نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔تو پیچھے چلے آپ کے قدموں کا انشان دیکھتے۔(ترجمہ احمد رضا خاں صاحب)

---

(۱)دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ یا کسی مقام کا نام

ذرا مندرجہ بالا واقعہ اور اللہ کی نازل کردہ آیتیں غور سے پڑھ لیں۔ آپ پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو "سب کچھ" کا علم ہوتا تو ہرگز وہ یہ نہ کہتے کہ مجھ سے بڑا کوئی عالم نہیں۔ اور پھر اللہ کے ایک بندہ سے ملنے کے لئے اتنا بیتاب نہ ہوتے۔ انھیں مچھلی کے نشان کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ مچھلی پانی میں چلی گئی مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہ معلوم ہوا۔ اور آخری بات یہ ہے کہ انھیں اگر ماضی وحال و مستقبل سب کا علم ہوتا تو وہ اللہ کے ایک بندہ کی تلاش میں نہ جاتے۔

لیکن کون سمجھائے قبوری شریعت کے چند رہنماؤں کو جو اپنے حلوے مانڈے کے چکر میں اور اپنا اقتدار باقی رکھنے کی ہوس میں انبیاء و اولیاء پر تہمت لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کھلی کھلی آیتوں کے بعد بھی کچھ لوگ کیسے ایسوں کو اپنا پیشوا اور امام تسلیم کر لیتے ہیں؟..... جو پیروں کے بارے میں بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مریدوں کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب مرید او مریدنی ہم بستری کرتے ہیں تب بھی وہ نظارہ کرنے سے باز نہیں آتے۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن حقیقت یہی ہے۔ ملاحظہ ہو "الملفوظ" کے دوسرے حصہ کا ص ۴۵۔۴۶ جس میں مولوی احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں۔

سیدی عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:
"رات کو تم نے ایک کے جاگتے ہوئے دوسرے سے ہم بستری کی۔ یہ نہیں چاہیئے"

عرض کیا:۔ "حضور وہ اس وقت سوتی تھی"

فرمایا:۔ "سوتی نہ تھی۔ سوتے میں جان ڈال لی تھی"

عرض کیا: "حضور کو کس طرح علم ہوا؟"

فرمایا: "جہاں سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا؟"

عرض کیا: "ایک پلنگ خالی تھا۔"

فرمایا: "اس پر میں تھا۔"
توکسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔
(الملفوظ حصہ دوم ص ۴۵۔۴۶

دل پر ہاتھ رکھ کر اوپر والا اقتباس پھر پڑھ ڈالیں۔ عجب نہیں کہ آپ غیرت وحمیت سے بتیاب ہو کر ایسے پیروں کی گردن مروڑنے پر تیار ہو جائیں جو آپ کو خلوت میں اپنی زوجہ کے ساتھ ہم بستری کرتے ہوئے بھی نگرانی سے باز نہیں آتے۔ اس وقت تاک جھانک تو درکنار سوسوار رہتے ہیں اور آپ کی ہر حرکت کا معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ کہاں سوگئی ہے آپ کی غیرت ؟؟؟

اب تک آپ خواب غفلت میں سوتے رہے ہیں اور سمجھتے رہے ہیں کہ یہ مزاروں کے پھیرے لگوانے والے۔ اور چادروں اور چڑھاؤں کو بانٹ کھانے والے لوگ ہیں اور ی بس۔ نہیں یہ پیر آپ کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ انصاف۔ انصاف۔ عدل۔ عدل کی دہائی دینے والے قادری صاحب یہاں بھی انصاف کو آواز دیں اور اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ واقعی انہیں انصاف کی طلب ہے ؟

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد کا واقعہ کافی مشہور ہے۔ اس واقعہ کی ابتداء یوں ہوئی کہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی فوج کے پرندوں کی حاضری لی تو ہدہد موجود نہ تھا۔ قرآن شریف کا انیسواں پارہ کھول لیں۔ سورہ نمل کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ رشاد فرماتا ہے :۔

و تفقد الطير فقال ما لی لا ار الهدهد ام كان من الغا ئبين لا عذ بنه عذا با شد يد ا و لاذ بحنه او ليا تينی بسلطن مبين فمكث غير بعيد فقال احطت لما لم تحط به وجئتك من سبا بنبايقين ۔

(پ ۱۵ نمل رکوع ۲)

(ترجمہ) اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی حاضر نہیں۔ ضرور میں اسے سخت عذاب کروں گا یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے تو ہدہد زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر عرض کی میں وہ بات دیکھ آیا ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

(ترجمہ مولوی احمد رضا خانصاحب)

ترجمہ۔ سامنے ہے اور قبوری شریعت کے بانی مولوی احمد رضا خاں صاحب کا ترجمہ۔ قرآن شریعت کا اعجاز کہئے کہ خاں صاحب کو مجبوراً وہ بات اپنے قلم سے لکھنی پڑی جس کی تردید میں انھوں نے نہ معلوم کتنے صفحے سیاہ کئے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جائزہ لیا۔ اگر انھیں "سب کچھ" معلوم تھا جیسا کہ قبوری شریعت والوں کا عقیدہ ہے تو انھیں یہ کہنے کی کیا ضرورت ہوتی :۔

"مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی حاضر نہیں ہے۔"

"سب کچھ" جانتے ہوئے وہ یہ کیسے کہہ سکتے تھے۔

"اگر وہ اپنی غیر حاضری کی معقول وجہ نہ پیش کر سکا تو سخت سزا دونگا یا ذبح کردوں گا۔"

ذرا تصور فرمائیں کہ یہ بات کون کہہ رہا ہے؟ اللہ کے پیغمبر اور بقول مولوی احمد رضا خاں وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ پھر وہ کیوں نہ جان سکے کہ :۔ "ہدہد کہاں ہے؟"

بیچارہ ہدہد حاضر خدمت ہوتا ہے۔ معذرت تو دور رہی وہ عرض کرنے لگتا ہے۔

"حضور والا میں نے وہ بات جان لی جس کا علم آپ کو نہیں ہے، میں قوم سبا کے بارے میں ایک یقینی خبر لایا ہوں"۔

نہ ہوئے دربار سلیمانی میں قبوری شریعت کے علماء ورنہ سب شور مچانا شروع کر دیتے اور بے دھڑک کہتے :۔

"اے جاہل ہدہد! کہیں تو وہابی تو نہیں ہو گیا ہے جو ایسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے گستاخ بدتمیز! تمہارا نام ہم عاشقان اولیاء کے رجسٹر سے ابھی ابھی خارج کردیں گے۔

تم پر کفر دار تداد کا ایسا فتوی لگائیں گے کہ اس سے توبہ بھی نہیں کی جاسکتی"۔!!!
ہدہد کے کہنے کے بعد حضرت سلیمان نہ بگڑے نہ ناراض ہوئے بلکہ اس کے بعد وہ فرماتے ہیں :۔

سسننظر اصد قت ام کنت من الکذ بین ۔ (پ۱۹سورہ نمل، رکوع ۲)
(ترجمہ) سلیمان نے فرمایا کہ ہم دیکھیں گے کہ تم نے سچ کہایا تو جھوٹوں میں ہے۔
(ترجمہ مولوی احمد رضاخاں صاحب)

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو "سب کچھ" معلوم ہوتا۔ انھیں ماضی، حال اور مستقبل کا علم تفصیلی ہوتا تو وہ مندرجہ بالا جملہ ہرگز نہ کہتے۔ انھیں مزید تفتیش کی ضرورت ہی نہ تھی، مگر کون سمجھائے قبوری شریعت کے رہنماؤں کو۔ ان میں جو زیادہ سنجیدہ کیے جاتے ہیں وہ اپنی کتاب بہار شریعت حصہ اول کے صفحہ چودہ پر لکھتے ہیں :

عقیدہ :۔ اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول ص ۱۴)

قرآن کی آیتیں کھلم کھلا مندرجہ بالا عقیدہ کی دھجیا بکھیر دیں۔ مگر یہ قبوری اپنی کتابوں میں لکھیں گے وہی اور اس کے باوجود سنی حنفی بلکہ مسلمان ہونے کے تنہا ٹھیکیدار۔ اس سے زیادہ حیران کن بات اس زمین کے اوپر اور کیا ہوگی ؟!!

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

حضرت زکریا علیہ السلام ایک عظیم الشان پیغمبر گذرے ہیں۔ بڑھاپا آگیا۔ بال سفید ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے بیٹے کے لئے دعا کرتے رہے مگر قبول نہ ہوئی۔ آخر ایک وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی۔ فرشتے مژدہ لے کر آئے خوشی سے جھوم اُٹھے۔ بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر ادا کرتے ہوئے دعا کی۔ سولھویں پارہ سورہ مریم کا پہلا رکوع دیکھیں۔ ارشاد الٰہی ہے :۔

قال رب اجعل لی ایة قال ایتك ان لا تكلم الناس ثلا ث لیال سو یا۔

(پ مریم رکوع ۱)

(ترجمہ) عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دے۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر۔ (ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب)

غور فرمائیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا قبول ہو گئی۔ فرشتے خوشخبری لے کر آگئے مگر انھیں معلوم نہ ہو سکا۔ تعجب فرمایا اور نشانی طلب فرمائی کہ بچہ کب پیدا ہو گا؟

یہ واقعہ کسی قصہ کی کتاب میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن شریف میں ہے اور ترجمہ بھی کسی تھانوی، اصلاحی، مودودی ندوی یا علی گڈھی کا نہیں ہے بلکہ قبوری شریعت کے پیشوائے اعظم مولوی احمد رضا خاں صاحب کا ہے۔ اب مسلمان فیصلہ کریں کہ وہ قرآن شریف کی بات مانتے ہیں یا الملفوظ کی یہ بات :۔

وہ مرد نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کے مثل نہ دیکھے۔ الملفوظ حصہ اول ص ۲۶

اب معلوم نہیں حضرت زکریا علیہ السلام بھی خاں صاحب کے نزدیک مرد تھے یا نہیں۔ قبوری شریعت کے ان پیشواؤں کی بات مان لی جائے تو حضرت زکریا علیہ السلام کو تو چھوڑ یئے تمام پیغمبروں کی اتنی بھیانک توہین ہو گی کہ مسلمان سر پیٹ لیں گے۔ مگر یہ لوگ گلا پھاڑ کر پوری طاقت سے دوسروں کو ہی کافر، مرتد اور توہین رسا[لت] کا مرتکب کہتے ہیں گے تا کہ لوگوں کی نگاہیں ان کے عیوب کی طرف نہ اٹھیں۔ جیسے چور جب گرفت میں آنے لگتا ہے تو خود بھی چور چور چلانے لگتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منافقین

آنحضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اور اسلام تیزی سے پھیلنے لگا تو کچھ لوگ دکھاوے کے لئے مسلمان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انھیں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔ مخاطب آنحضور ﷺ ہیں۔ سورہ توبہ کا رکوع ۱۲ دیکھیں۔ مندرجہ ذیل آیت ہے :۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۔(پ ۱۱ سورہ توبہ رکوع ۱۳)

(ترجمہ) اور تمہارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے ان کی خو ہو گئی ہے نفاق تم انھیں نہیں۔ ہم انھیں جانتے ہیں۔(ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب)

ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صاف صاف فرماتا ہے کہ۔ اے پیغمبر! آپ منافقین کو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں" مگر قبوری شریعت کے علمبردار یا کہتے ہیں اور کہتے ہوئے یہ نہیں سوچتے کہ اگر "سب کچھ" کا علم کسی بھی رسول، نبی یا ولی کے لئے مان لیا جائے تو پھر قرآن شریف کہ بہت سی آیتوں کا انکار کر دینا پڑے گا۔ قرآن شریف تو صاف صاف کہہ دیا کہ رسول ﷺ بھی منافقین کو نہیں جانتے مگر قادری صاحب بڑی شان سے کہے جائیں گے :۔

> خدا نے ان نفوس قدسیہ کو غیبی علم وادراک کی مخصوص قوت عطا کی ہے جس کے ذریعہ نھیں مخفی امور اور چھپے ہوئے احوال کا انکشاف ہوتا ہے۔(زلزلہ دوسرا ایڈیشن ص ۵۲)

اب صرف ایک مشکل ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی بات مانے یا زلزلہ کے لائق فائق مصنف قادری صاحب کی۔!!!

علماء دیوبند کی کتابوں میں قادری صاحب نے بناوٹی تضاد پیدا کرنیکی کوشش کی تھی جسے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے تو کون سا آسمان ٹوٹ پڑے گا اور زمین شق ہو جائے گی۔ علماء دیوبند انسان ہیں معصوم نہیں۔ ان سے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ مگر یہاں جو تضاد پیدا ہو تا ہے اس کے ایک طرف اللہ جل شانہ کا کلام اور دوسری طرف قادری صاحب اور ان کے ہمنوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے کلام کے مقابلہ میں ظاہر ہے کہ قادری صاحب اور ان کے ہمنواؤں کی بات ہی مردود ہو گی۔

سورہ یوسف کی ایک آیت

قرآن شریف کی ایک آیت جو سورہ یوسف کے پہلے رکوع کی تیسری آیت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :۔

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ۔(پ۱۲سورہ یوسف آیت ۳)

(ترجمہ) ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں اس لئے کہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی۔

(ترجمہ مولوی احمد رضا خاں)

آنحضور ﷺ کو خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے صاف صاف ارشاد فرمایا ہے۔

"ہم آپ کو بہترین قصہ سنا رہے ہیں جسے آپ پہلے نہیں جانتے تھے"

"زلزلہ" کے مصنف جناب قادری صاحب پر اس آیت کے پڑھتے وقت کیا بیتی ہو گی جو انبیاء و اولیاء کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں۔

مشرق سے غرب تک، سماک سے سماک تک۔ ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ انباء المصطفےٰ ص ۱۳ از مولوی احمد رضا خانصاحب

کیا کوئی یقین کرے گا کہ ایسے لوگوں کا ایمان قرآن شریف پر ہے ؟اے کاش! کوئی ہوتا جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر "حسام الحرمین" والی شریعت کے علمبرداروں سے دریافت کرتے کہ آپ حضرات کب تک خاں صاحب کے ساتھ رہ کر قرآن شریف کی کھلی کھلی آیتوں کے خلاف چلتے رہیں گے ؟

(۱) جو لوگ علماء دیوبند سے عقیدت رکھتے ہیں وہ بھی عقیدہ رکھتے رہیں کہ ان کے ہر بات تسلیم کرنا ضروری نہیں خلاف جو لوگ قبوری شریعت کے بانی مولوی احمد رضا خان سے عقیدت رکھتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ خاں صاحب کی بات حرف بحرف مانیں اور اعمال و عقائد میں خانصاحب سے بالکلیہ متفق ہوں اور کتاب "حسام الحرمین" کو حرف بحرف مانیں ملاحظہ ہو دستور اساسی دار العلوم۔ اشرفیہ ۲

کیاآنحضور ﷺ کو شعروشاعری کا علم دیا گیا؟

اسلامی شریعت اور قبوری شریعت کے درمیان تقابلی مطالعہ کے سلسلہ میں ہم نے اسلامی شریعت کی سب سے زیادہ معتبر کتاب قرآن شریف کی آیتیں پیش کیں اور اس کے بعد قبوری شریعت کی معتبر کتابوں کے اقتباسات بھی دیئے۔ "علم جمیع ماکان ومایکون" یعنی سب کچھ جاننے کے عقیدے" کے سلسلے میں ہم صرف اتنا کہیں گے کہ یہ عقیدہ اسلامی شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ فن شعروشاعری یہ بھی ایک علم ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی شریعت کا صاف صاف کہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔ بھی ایک علم ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی شریعت کا صاف صاف کہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔ وَمَا عَلَّمْنَاہ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ۔ سورہ یس رکوع ۵ آیت ۶۹

(ترجمہ) اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔
(ترجمہ مولوی احمد رضا خاں)

"فن شعر" بلاشبہ ایک علم ہے مگر خالق کائنات اپنے پیغمبروں کو اس کا علم نہیں دیتا کیوں کہ وہ ان کے مقام کے مناسب نہیں ہے۔ اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ وہ تمام علوم جو شان رسالت کے منافی ہیں حضور ﷺ کو نہیں دیئے گئے۔ مگر یہ بات قبوری شریعت کے علمبرداروں کے دماغوں میں نہ بیٹھی۔ چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے مناسب اور غیر مناسب کی قید لگائے بغیر اپنی کتاب ابناء المصطفےٰ کے بارہویں صفحہ پر لکھ دیا۔

> ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان ومایکون الی یوم القیامہ وجمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب، سماوارض، عرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ انباای المصطفےٰ ص ۱۲

(۱) یہ بات نوٹ کرنے کے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہت بعد کا ہے کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔ (ن۔۱۰)

پتہ نہیں "علم شعر" خاں صاحب کے نزدیک لوح محفوظ میں ہے یا نہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ جب انسان قرآن وحدیث سے الگ ہو کر من مانی باتیں کرنے لگتا ہے اور تعظیم وتوہین کا وہ معیار بنالیتا ہے جو اس کے اپنے دل اور دماغ کے پیداوار ہوتے ہیں تو وہ گمراہیوں کے ان غاروں میں اوندھے منہ گر پڑتا ہے جہاں سے واپس ممکن نہیں ہوتی۔

"سب کچھ جان لینے کا عقیدہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو قبوری شریعت کے علماء کو ایسے مقام پر لے آیا ہے کہ اب کتاب حسام الحرمین کو حرف بحرف تسلیم کرے... اور خدا ہی کو معلوم ہے کہ یہ گمراہ کن عقیدہ آئندہ انھیں کہاں لے جائے گا.....!!!

کچھ قبوری شریعت کے بارے میں

پچھلے الباب میں قبوری شریعت کا ذکر بار بار آیا ہے۔اس شریعت کا ایک موہوم سا خاکہ قارئین کے دماغوں میں ضرور آگیا ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں کی اس پر کچھ اور روشنی ڈالیں۔

"قبوری شریعت" کی حقیقت اور اس کے بارے میں اصل حقائق لوگوں کو معلوم نہیں جس طرح قادیانی صرف ان لوگوں کو مسلمان سمجھے تھے جو غلام احمد قادیانی کی نبوت وولایت کے قائل ہوں، اسی طرح قبوری شریعت کے رہنماؤں نے اسی آدمی کو مسلمان سمجھا جو مولوی احمد رضا خاں کو مانتا ہو اور ان کی ہر بات سے متفق ہو یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافرو مرتد سمجھا اور اس عقیدہ کا اظہار علی الاعلان کیا، غلط فہمی سے دوسرے لوگ یہ سمجھتے رہے کی کافرو مرتد کہنے کہ وجہ وہ عبارتیں ہیں جو دوسروں کی کتابوں میں ہیں۔واقعہ یہ ہے کہ وہ عبارتیں نہ بھی ہوتیں تو بھی یہ قبوری شریعت کے علمبردار کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے اور عام مسلمانوں کو سمجھانے کے لئے اسی طرح کوئی اور عبارت نکال لیتے۔

(۱) ملاحظہ ہو دستور اساسی دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور ص ۳

صحیح بات یہ ہے کہ قبوری شریعت کا خدا الگ رسول جدا ان کے اصول و ضوابط اسلامی شریعت سے بالکل متضاد۔ حد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی مسجدوں کو گھر کی طرح سمجھتے ہیں۔ ان کے ذبیحہ کو حرام، ان سے شادی بیاہ ناجائز، ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا غلط جانتے ہیں۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر وہ اپنے آپ کو مسلمان کے بجائے رضاخانی کیوں نہیں کہتے؟ ہو سکتا ہے قارئین کہیں کہ اوپر جو دعویٰ کیا گیا ہے وہ مبالغہ میز ہے .... ہماری دلی خواہش ہے کہ وہ دعویٰ غلط ہوتا مگر ناقابل تردید شواہد کے ہوتے ہوئے کسی کے لئے بھی یہ گنجائش نہیں کہ وہ اس دعویٰ کو تسلیم نہ کرے۔

قبوری شریعت کا خدا الگ

اسلامی شریعت میں خدا ایک، کوئی اس کے مثل نہیں، وہ ہر جگہ ہے وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ وہی ہر چیز کو جانتا ہے، وہی ہر جگہ کا مالک ہے، وہ حاضر وناظر ہے۔ اس کی کسی صفت میں کوئی شریک نہیں مگر قبوری شریعت میں اس کی اکثر صفات میں کچھ لوگ شریک ہیں یقین نہ ہو تو مندرجہ ذیل عبارت پڑھ لیں۔

حضور کی طرف سب کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ حضور کے آگے سب گڑ گڑا رہے ہیں۔ حضور ساری زمین کے مالک ہیں حضور سب آدمیوں کے مالک ہیں۔ حضور تمام امتوں کے مالک ہیں دنیا کی ساری مخلوق حضور کے قبضہ میں ہے۔ مدد کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں ہیں۔ نفع کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں ہیں دوزخ کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں ہیں آخرت میں عزت دینا حضور کے ہاتھ میں ہے قیامت میں کل اختیار حضور کے ہاتھ ہے۔ حضور مصیبتوں کے دور فرمانے والے حضور سختیوں کے ٹالنے والے۔ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق حضور کے بندے، حضور کے خادم رزق آسان کرتے ہیں، حضور کے خادم بلائیں ہٹاتے ہیں، حضور کے خادم بلندی مرتبہ دیتے ہیں، حضور کے خادم کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔ (سوانح اعلحضرت ص ۱۷۴)

از مولوی بدر الدین قادری سندیافتہ دار العلوم اشرفیہ، ناشر مکتبہ نوریہ براؤن شریف

قبوری شریعت میں خدا حاضر و ناظر نہیں

آپ تعجب کریں گے کہ قبوری شریعت کے مشہور مفتی، عالم اور چوٹی کے مصنف مفتی احمد یار خاں کے نزدیک خدا حاضر و ناظر نہیں۔آپ یقین نہ کریں تو انکی مشہور کتاب جاء الحق۔ اٹھالیں جو ایک قبوری مکتبہ لطیفیہ جامعہ اسلامیہ ناگپور نے چھاپی ہے اس کے صفحہ ایک سوترپن جلد اول پر یہ عبارت موجو ہے۔

> ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا خدا کی صفت ہر گز نہیں (جاء الحق جلد اول ص ۱۵۳)

قبوری شریعت کے مفتی نے اپنی شریعت کے روسے بالکل صحیح فتوی دیا ہے۔
اب اگر اس کے بعد بھی مسلمان یقین نہ کریں کہ قبوری شریعت میں خدا اسلامی شریعت کے خدا سے الگ صفات رکھتا ہے تو پھر کیا کہا جاسکتا ہے ؟

قبوری شریعت میں رسول مؤمن نہیں

ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہوں یا کوئی اور رسول سب مسلمان تھے مؤمن تھے۔اگر وہ خود مؤمن نہ ہوں گے تو دوسروں کو ایمان کی دعوت کیا دیں گے ؟
مگر قبوری شریعت کے ایک مفتی نے اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر و مرتد کہتے کہتے آنحضور ﷺ کے بارے میں بھی کہہ دیا کہ وہ مؤمن نہیں۔
مفتی احمد یار خاں صاحب جو مشہور قبوری ہیں ان کی تقریروں کا ایک مجموعہ نئی تقریریں،، کے نام سے کانپور کے ایک قبوری مکتبہ نے شائع کیا ہے اس میں مفتی صاحب نے ایسا ظلم ڈھایا ہے کہ سارے مسلمانوں کا خون کھولنے لگے گا۔ ضرورت ہے کہ مسلمان اس کتاب کے ضبط کرنے کے لئے آواز اٹھائیں اگر غیر مسلم پریس اس طرح کے خرافات چھاپتا تو مسلمان اب تک زمین آسمان سر پر اٹھالئے ہوتے۔
آپ نئی تقریریں کا صفحہ چورانوے کھول لیں اور پانچویں سطر دیکھیں آپ کو ایک ایسی عبارت ملے گی جو قبوری شریعت کی حقیقت کھول کر رکھ دے گی۔

وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

مؤمنون سے مراد ساری امت رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل نہیں۔ (نئی تقریریں ص ۹۴)

ظالم نے ایک ہی جگہ لکھا ہوتا تو شاید یہ کتاب پڑھنے والا نہ دیکھتا۔ صرف دو ہی صفحہ کے بعد پھر عبارت موجود ہے۔

اسی طرح یہاں ''مؤمنون'' میں حضور کی امت داخل ہے خود نبی ﷺ داخل نہیں (نئی تقریریں از مفتی احمد یار خاں)

ذرا انصاف کیجئے کہ جس نے ساری دنیا کو ایمان کی دولت دینے کے لئے پکارا۔ اسی کے لئے اپنی ساری زندگزاری، مصائب سہے گالیاں سنیں۔ وہ خود ایمان والا نہ ہو.........واہ رے قبوری شریعت کے علمبردار! تم نے کس کس کا فر بنادیا۔؟

قبوری شریعت میں رسول ﷺ انسان نہیں

کون نہیں جانتا کہ انسان ہی اشرف الخلوقات ہے؟ وہی تمام مخلوقات سے افضل وبرتر ہے۔ قرآن شریف کے تیسویں پارہ میں ایک سورہ میں تقریبا اسی چیز کا بیان ہے: وَالتِیۡنَ وَالز یتو ن وطو ر سینین وھذ البلدا لا مین ۔ لقد خلقنا الا نسان فی احسن تقو یم ۔ (پ ۳۰ سور ۃ والتین)

(تر جمعہ) انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔ (ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب)

اللہ تعالیٰ نے ہر دو تاکیدی طرز کلام اختیار کیا ہے جو کلام عرب میں استعمال ہوتا ہے اور آخر میں یہی کہا ہے کہ ہم نے انسان کی تخلیق سب سے بہتر کی۔ مگر یہ قبوری شریعت والے آنحضور ﷺ کو انسان ہی نہیں سمجھتے ملاحظہ ہو قبوری شریعت کے ایک مفتی جناب احمد یار خاں صاحب کی ایک کتاب ''جاء الحق'' کی پہلی جلد.....وہ مستقل اس عنوان پر ایک باب لکھواتے ہیں آپ کتاب کا ایک سو چونسٹھ صفحہ کھول لیں۔

پہلا باب :اس بیان میں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ السلام کو بشر یا بھائی وغیرہ کہنا حرام ہے
(جاء الحق ج اول ص ۱۶۴)

پھر نہ معلوم یہ قبوری شریعت والے آنحضور ﷺ کو کیا سمجھتے ہیں۔ اس کا واضح جواب آج تک کوئی قبوری نہ دے سکا۔

قبوری شریعت کی کتاب الگ

ہر شریعت والوں کے پاس ایک کتاب ہوتی ہے جسے وہ حروف آخر سمجھتے ہیں اور اس کے حرف بحرف پر ایمان لاتے ہیں چنانچہ اسلامی شریعت میں قرآن شریف ہی کو وہ حیثیت حاصل ہے۔ دنیا کا چپہ چپہ عالم اسلامی کا ایک ایک گوشہ گھوم ڈالئے اور مسلمانوں سے دریافت کیجئے تو وہ یہی جواب دیں گے کہ قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کے لفظ لفظ پر ایمان لانا ضروری ہے مگر قبوری شریعت کے ذمہ داروں نے اپنی شریعت کے لئے ایک ایسی کتاب کو چنا کہ بس اللہ ہی حافظ ہے۔

قبوری شریعت کی سب سے بڑے درس گاہ کا ایک دستور شائع ہوا ہے۔ اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ سنی ہونے کی موجودہ زمانہ میں واضح نشانی یہ ہے کہ :۔

جو اعلحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمہ سے اعمال و عقائد میں بالکلیہ متفق ہو اور تمام فرق باطلہ مثلاً وہابی دیوبندی، رافضی غیر مقلد وغیرہ سے دور و نفور ہو اور کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو حرف بحرف مانتا ہو۔ (دستور اسلامی دار العلوم اشرفیہ ص ۳)

اور بھلا ایسی بات کیوں نہ ہو۔ خود ”حسام الحرمین کے مصنف مولوی احمد رضا خاں صاحب نے مرنے سے پہلے جو وصیت کی ہے اس میں اسی طرز کی بات ہے۔

وصیت کافی لمبی چوڑی اور کافی دلچسپ ہے اور خاں صاحب کے رندانہ مزاج کے سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ مگر ہم اس وقت وصیت کے وہ الفاظ نقل کرتے ہیں جس سے اس وقت بحث ہے ملاحظہ ہو وصایا شریف کا صفحہ بارہ تیسری سطر۔

حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑ و اور میرا دین و مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

کیا خوب: اسلامی شریعت کی اتباع کا حکم دینا ہوا تو اس میں حتی الامکان یعنی جہاں تک ہو سکے کا لفظ استعمال کیا اور جب اپنے دین و مذہب کے بارے میں کہنا ہوا تو صاف کہہ دیا کہ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اس سے یہ بات صاف ہو گئی کہ اس کہ جہاں اسلامی شریعت اور رضوی شریعت میں تکراو ہو جائے وہاں رضوی شریعت ہی پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض قرار پایا۔ اس وصیت کو صحیح معنوں ہیں دار العلوم اشرفیہ کے دستور مرتب کرنے والوں نے سمجھا اور دستور میں بات صاف کر دی۔ ورنہ اسلامی دنیا بھی اندھیرے میں ہی رہتی۔

کعبہ الگ

قبوری شریعت میں قبروں کو جو اہمیت حاصل ہے وہ عام مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں۔ اگر ان سے ہندوستان کی تمام قبریں چھین لی جائیں جن کے یہ مجاور ہیں تو یقین رکھئے کہ ان کا گلا خشک ہو جائے گا۔

قبروں کا طواف کرانا انھیں لیپنا پوتنا، گاگر چڑھانا چادر چڑھانا ان کی زیارت کے لئے دور دور سے سفر کرنا، اسی پر بس نہیں، ان لوگوں نے قبروں کی زیارت وغیرہ میں اتنا ثواب بتانا شروع کر دیا ہے کہ توبہ ایک قوال نے ایک عرس میں یہ مشہور مصرعہ ذرا جھوم کے پڑھ دیا۔ ع۔

”خواجہ کی گلی کا ہر پھیرا ایک حج کے برابر ہوتا ہے۔ تو یہ قبوری شریعت کے نمائندے جھوم جھوم اٹھے اور کسی کو بھی یہ توفیق نہ ہوئی کہ قوال کو ٹوک دے۔ کہنے والے تو یہاں تک کہتے ہیں کہ قوال پر انعامات کی بارش کر دی گئی۔

نعرے الگ

ہر مذہب کے ماننے والوں کے نزیک ان کے نعرے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ دور رسالت ہو یا دور صحابہ، تابعین کا زمانہ ہو یا تبع تابعین کا مسلمانوں کا نعرہ ہوتا تھا:

نعرہ تکبیر "اللہ اکبر"

اسی لئے ایک نعرہ سے دشمنوں کے دل دہل جاتے تھے مگر قبوری شریعت کے علمبرداروں کے دو نعرے اور بڑھا دیئے۔

(۱) نعرہ رسالت یارسول اللہ (۲) نعرہ غوثیہ "یاغوث" آپ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں گھوم آئیں۔ یہ نعرے صرف وہی لگاتے ہیں جن کا تعلق قبوری شریعت سے ہے۔ کوئی ان قبوریوں سے پوچھے کہ یہ نعرے اسلامی شریعت میں کہاں تھے؟ تو سوائے اس کے کوئی جواب نہ ہوگا کہ وہ آپ کو گالیاں دینا شروع کردیں۔

مسجدیں جدا

آنحضور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے دینا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں انھوں نے مسجدیں بنوائیں، عیدگاہیں تعمیر کیں، مدرسے قائم کئے اور آج بھی مسلمان مسجدیں بنوا رہے ہیں۔ ان میں اکثریت ان مسلمانوں کی ہے جو نہ مولوی احمد رضا خاں کو مانتے ہیں نہ ان کے دین و مذہب کو ایسی مسجدوں کے بارے میں کسی نے دریافت کیا۔

وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں خاں صاحب نے کیا کہا؟ ذرا دل پر ہاتھ رکھ پڑھیئے گا اور اس کا خیال رکھ کر کہ آپ کو ایسی مسجدوں میں اپنی نمازیں ادا کرنے کا اتفاق ہوتا ہوگا خاں صاحب نے جواب دیا۔

کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔ (الملفوظ حصہ وال ص ۹۳)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ خاں صاحب نے جن لوگوں کی تکفیر کی ہے ظاہر ہے

وہ وہی مسلمان ہیں جو خاں صاحب کو نہیں مانتے تو ان کی بنوائی ہوئی مسجدوں میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجد میں پڑھی جانے والی نماز کا نہ ہوگا۔ خاں صاحب کو آنکھ بند کر کے ماننے والے ذرا آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں... !!! اسی پر بس نہیں کسی نے سوال کیا کہ :۔ ''وہابیہ کی جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھ سکتا ہے''

تو خاں صاحب نے جواب دیا :۔

''نہ ان کی نماز نماز ہے اور ان کی جماعت'' یعنی اگر وہابی مسلمان نماز باجماعت پڑھتا ہو تو اس کے ساتھ کسی قبوری کے لئے جائز نہیں ہے کہ جماعت میں شریک ہو چنانچہ ہمیں تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بعض قبوری شریعت کے عالم جب حج کرنے جاتے ہیں تو مسجد حرام میں بھی جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے اور ہندوستان آکر اپنی اس مذموم حرکت کا تذکرہ بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ اللہ انھیں نیک ہدایت دے۔

معلوم ہوتا ہے کہ سوال کرنے والا تمام حجت پر تلا ہوا تھا اور سوچ بیٹھا تھا کہ خاں صاحب کے پیٹ کی ہر بات باہر نکال لے گا۔ اس نے پھر سوال کیا :

''وہابی موذن کی اذان کا اعادہ کیا جائے یا نہیں''

خان صاحب نے جواب دیا :

''جس طرح ان کی نماز باطل اسی طرح ان کی اذان بھی'' (الملفوظ حصہ اول)

قبوری شریعت میں ہدایت کی دعا بھی جائز نہیں

دنیا کی ساری شریعت کے اصول ضوابط پڑھ جائیں ہر ایک اپنے مخالفین کے لئے ہدایت کی دعا کرتا ہے مگر قبوری شریعت میں ہدایت کی دعا کرنا بھی جائز نہیں، چنانچہ کسی نے خاں صاحب سے سوال کیا :۔

''یہ دعا کرنا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز کہ نہیں'' خاں صاحب نے دیکھا کہ اب تو معاملہ ٹیڑھا ہے۔ دنیا کے تمام انبیاء و رسل اور بزرگان دین نے اپنے مخالفین کے لئے ہدایت کی دعا کی ہے۔ اگر وہ بھی وہی بات کہہ دیں تو پھر ان کی شریعت

کی خصوصیت ہی کیا رہی الغرض خان صاحب نے ایسا جواب دیا جو عوت و تبلیغ کی تاریخ میں آب زر کے بجائے تار کول سے لکھنے کے لائق ہے۔ جواب ملاحظہ ہو :۔

"وہابیہ کے لئے دعا فضول ہے، ثم لا یعودون ان کے لئے آچکا ہے۔ وہابی کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا" (الملفوظ حصہ سوم ص ۱۶)

قبوری شریعت کے نہ ماننے والے تمام مسلمانوں سے میل جول رکھنے اور انکے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا کھلا ہوا فاسق اور امامت کے لائق نہیں

ابھی ایک بات اور رہ گئی تھی آدمی قبوری شریعت کا ماننے والا ہو اور اس نے کسی مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھ دی۔ یا جنازہ میں شرکت کی یا ان سے ساتھ میل جول رکھا، ان کے ساتھ کھانا کھایا یا ان سے سودا سلف خرید ا تو کیا ویسا شخص قبوری شریعت کا ماننے والا کہا جائے گا؟ مولوی احمد رضا خان صاحب کی کتاب احکام شریعت کا دوسرا حصہ اٹھالیں اور صفحہ پچاس کھول لیے کتنے صاف الفاظ میں لکھا ہے۔

"اس صورت میں وہ فاسق معلن ہے۔ اور امامت کے لائق نہیں"

(احکام شریعت حصہ دوم ص ۵۰)

یاد رکھئے کہ قبوری شریعت کے لوگ اپنے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے اس کا ثبوت آئندہ اس کتاب میں دیں گے۔ اب ساری دنیا کو عموماً اور تمام مسلمانوں کو خصوصاً یہ فیصلہ کرنا ہے کہ مسلمان کون ہیں؟

مسلمان کون؟

قبوری شریعت کے ماننے والے یا اور تمام مسلمان؟

کیونکہ یہ فیصلہ اتنا اہم ہے کہ اسکے بغیر ہمارے مسلم سماج کی گاڑی ایک دن بھی صحیح لائن پر نہیں چل سکتی عام مسلمانوں کے ساتھ نکاح و طلاق ذبیحہ جنازہ وغیرہ کے سلسلے میں قبوری شریعت کے بانی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں کسی نے سوال کیا۔

علماء اہلسنت کی خدمت میں گذارش ہے کہ مسلمان پڑوسی کا کیا حق ہے۔ اگر کافر یا رافضی یا وہابی کسی مسلمان کے پڑوسی ہوں توان کا حق بھی وہی ہوگا جو مسلمان کا ہے۔
(احکام شریعت حصہ اول ص ۹۷۔۹۸)

سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ قبوری شریعت کے ماننے والوں کا برتاؤ اپنے مسلمان پڑوسیوں اور کافروں کے ساتھ کیا ہونا چاہئے ؟..... ذرا جواب ملاحظہ فرمایئے آپ کی رگوں کا خون ابل نہ پڑے تو تعجب ہوگا۔

وہابی، رافضی کا کوئی حق نہیں کہ مرتد ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۹۷۔۹۸)

جی ہاں ! اگر وہابی دیوبندی مسلمان ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے، ان کی عزت و عصمت تار تار ہو رہی ہو، اس کے گھر پر ڈاکہ پڑے۔ اس کا جنازہ اٹھانے والا کوئی نہ ہو، مگر یہ اپنے ہی کو "سنی" "حنفی" کہنے والے قبوری شریعت کے لوگ اپنی جگہ سے نہ ہلیں گے.........!!!

وہابیوں کو زکوۃ دینا حرام

قبوری شریعت کے فقیہ اعظم وصدر الشریعت مولوی امجد علی صاحب اپنی کتاب بہار شریعت کے پانچویں حصہ صفحہ پینسٹھ پر لکھتے ہیں :۔

انھیں (وہابیوں) زکواۃ دینا حرام و سخت حرام ہے اور دی تو ادا نہ ہو گی۔
(بہار شریعت حصہ پنجم ص ۶۵)

مسلمانوں کے ذبیحہ کے بارے میں قبوری شریعت کے بانی کا فتویٰ

قبوری شریعت کے عالموں نے مسلمانوں کی مسجدوں کو گھر کی طرح، ان کو زکواۃ دینا ناجائز، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا حرام، ان سے تعلقات رکھنا غلط۔

اسی پر بس ہوتا تو شاید گاڑی چل جاتی، مگر شادی بیاہ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا ذبیحہ بھی ان ظالموں نے حرام کر دیا۔ احکام شریعت کے حصہ اول کا صفحہ سو کھول

(۱) یعنی قبوری شریعت کے علماء (۲) قبوری شریعت کے ماننے والے کا (ن ۱۰)

لیں۔ ایک سوال اور اس کا جواب ہم لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں ذرا غور سے پڑھیں :۔

سوال :۔ رہبران دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں کہ ذبیحہ رافضی کرے وہابی اور قادیانی کا جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ بسم اللہ کہہ کر ذبح کرے، اور کافر اہل کتاب عیسائی یہودی کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟ جب کہ وہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور مسلمان عورت بھی ذبح کر سکتی ہے کہ نہیں جب کہ کوئی مرد مکان میں نہ ہو؟

جواب :۔ عورت کا ذبیحہ جائز ہے جب کہ ذبح صحیح طور کر سکے۔ یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ نام الٰہی عزوجلالہ لے کر ذبح کرے۔

یوں ہی اگر واقعی کوئی نصرانی ہو نہ نیچری دوہریہ جیسے آج کل عام نصاری ہیں نیچری، کلمہ گو، مدعی اسلام کا ذبیحہ تو مُراد ہے نہ کہ مدعی نصرانیت کا۔

رافضی، تبرائی، وہابی، دیوبندی، ہابی غیر مقلد، قادریانی چکڑالوی، نیچری وغیرہ سب کے ذبیحے محض نجس و مردار و قطعی حرام ہیں۔ چاہے لاکھ بار نام الٰہی لیں۔ اور کیسے ہی متقی، پرہیزگار بنتے ہوں۔ اس لئے کہ یہ سب مرتد ہیں۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۰۰)

مندرجہ بالا سوال وجواب پڑھ لیں۔ اور انصاف سے بتائیں کہ قبوری شریعت کے چند گنے چنے لوگوں کے علاوہ کون بچا ہے جو اپنے کو مسلمان کہے اور اس کا ذبیحہ مردار نہ ہو ایک یہودی ایک نصرانی اللہ کا نام لے کر اگر ذبح کرے تو حلال مگر اپنے مسلمان کہنے والے اسلام کے نام پر مر مٹنے والے، اسلام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے والے شیعہ مسلمان، وہابی مسلمان، الغرض وہ تمام مسلمان جو قبوری شریعت کو نہیں مانتے اگر اللہ کا نام لاکھ بار لے کر بھی ذبح کریں تو ان کا ذبیحہ نہ صرف مردار بلکہ نجس، جس کا کھانا تو الگ اس کا چھونا بھی ناجائز....!!!

ہم نے بار بار کہا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے قبوری شریعت کی بنیاد

---

(۱) اور مرد کے ذبیحہ کے لئے نہ معلوم نہیں خاں صاحب کے یہاں یہ شرط ہے یا نہیں؟ کچھ لوگوں کو بے کار شرطیں لگانے میں معلوم نہیں کیا لطف ملتا ہے (۲) کلمہ پڑھنے والا۔

ڈالی جس طرح قادیونوں نے ایک نئی شریعت کی تبلیغ کی، اسی طرح وہ کھلم کھلا ایسانہ کر سکے، انھوں نے سنی حنفی کا لبادہ زیب تن کیا اور سارے ہندوستان کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ اہلسنت والجماعت ہونے کے سارے حقوق انھیں کے نام محفوظ ہیں اور اندر اندر یہ بات طے کر لی کہ ان کی بات جو مانے اسے تو مسلمان کہا جائے اور جو نہ مانے اسے کسی نہ کسی بہانے کا فر بنایا جائے۔ بس پھر کیا تھا۔

کفر کا فتویٰ حاصل کرنے میں انھیں کتنے پاپڑ بیلنے پڑے کیا کیا انھوں نے نہ کیا پوری کتاب سے ایک جملہ شروع کا لیا ایک جملہ کہیں اور سے لیا اور کوئی جملہ کہیں سے اور یہ کفر کی عبارت بنا کر استفتاء لکھ دیا، یا عبارت کا مفہوم کچھ تھا اور اس کا مفہوم کچھ بنا دیا اور اگر کسی کتاب سے ایسی کوئی حرکت کرنے کی ہمت نہ ہوئی تو ایک ایسے فتویٰ کی بنیاد پر استفتاء تیار کر دیا کہ جس کا کوئی وجود نہیں اور جب دیکھا کہ ہندوستان کے تمام قبوریوں کے فتویٰ سے عوام متاثر نہ ہوئے تو حرمین شریفین پہنچ گئے اور وہاں کے چند ایسے عالموں سے دستخط لے لئے جو بے چارے صحیح صورت حال سے واقف نہ تھے۔

قبوریوں کا نکاح کسی مسلمان سے جائز نہیں

اگر اس کا مزید ثبوت چاہتے ہوں کہ قبوری شریعت کے لوگ اپنا دین عام مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں تو ایک سماجی مسئلہ کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ شادی بیاہ روز ندگیوں کا ایک ایسا بندھن ہے جو بڑی شکل سے ٹوٹتا ہے۔ آج آپ کے سامنے ایک ایسا فتویٰ پیش ہو رہا ہے کہ جس سے آج نہ چکرائیں تو تعجب ہوگا۔ کسی نے دریافت کیا۔ علماء کی زبانی سنا ہے کہ کتابی یہودی و عیسائی سے نکاح جائز ہے مگر وہابی و دیوبندی سے حرام ہے کیا یہ لوگ یہود و نصاریٰ سی بھی بدتر ہیں؟ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ انھیں کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اگر چہ مندرجہ ذیل الفاظ پڑھنے کے بعد کہیں آپ ہم پر نہ بگڑ جائیں کہ ایسے آدمی کے نام کے پہلے "مولوی" اور بعد میں صاحب لگایا جاتا ہے۔!!

وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں۔ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہویا کافر اصلی ہویا یا مرتد، انسان ہویا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا اور الاد ولد الزناء۔ الملفوظ حصہ دوم ص ۹۷

دل سنبھال کر ذرا اوپر والی عبارت پڑھیں ڈر ہے کہ کہیں حرکت قلب بند نہ ہو جائے ہے کوئی گالی جو اس سے بڑی اور غلیظ کوئی بڑا سا بڑا گالی گلوچ کا ماہر آپ کو دے سکتا ہے۔یاد رکھئے اگر آپ قبوری شریعت کے ماننے والے نہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو آپ کا نکاح باطل، آپ بیوی سے زنا کرتے ہیں اور آپ کو جتنی اولاد ہوئی یا ہو گی وہ حرامی ہو گی۔

آپ کے ماں باپ آپ کے تمام رشتہ دار، اعزاء واحباب کی پوریشن کیا ہو گی؟ یہ عبارت صرف مولوی احمد رضا خانصاحب کے الملفوظ "میں ہوتی تو سوچا یہ جاسکتا تھا کہ قبوری شریعت کے کسی نادان دوست نے انکے ملفوظات میں یہ اضافہ کر دیا ہوگا یا یہ تادیل کر لی جاتی کہ بولتے وقت خاں صاحب پر جنونی کیفیت طارقی تھی یا یہ بھی کہہ لیا جاتا کہ وہ کہنا کچھ چاہتے تھے مگر زبان سے کچھ نکل گیا مگر مولوی احمد رضا خاں کی دوسری کتاب احکام شریعت پہلا حصہ کا صفحہ تو اسی کھول لیں اور مندرجہ ذیل عبارت پڑھ لیں جس میں مسلمانوں کی عزت وناموس کا خون کتنی بے دردی سے کیا گیا ہے :۔

دیوبندی وہابی کا نکاح کسی سے جائز نہیں اور وہ سب سے بدتر مرتد ہیں۔

وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی جھوٹے صوفی جو شریعت پر ہنتے ہیں، حکم دینا میں سب سے بدتر مرتد ہیں۔اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔اس کا نکاح کسی مسلم، کافر، مرتد اس کے ہم مذہب یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہوگا محض زنا (احکام شریعت حصہ اول ص ۸۹،)

کچھ مسلمانوں نے "زلزلہ" پڑھ کر یہ سمجھ رکھا تھا کہ قبوریوں کو علماء دیوبند سے صرف یہ شکایت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے لئے تو کشف و کرامات مانتے ہیں

مگر آنحضور ﷺ اور دیگر بزرگان دین کے لئے نہیں مانتے حالانکہ یہ صرف بہتان تھا، انھوں نے اس کے ثبوت میں جو کچھ پیش کیا تھا اس کا حال آپ اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ آئے ہیں۔ "زلزلہ" نامی کتاب دراصل دھوکہ تھی تاکہ لوگ اسے پڑھ کر قادری صاحب کے ہم مذہبوں کو معصوم سمجھیں یا سمجھیں کہ حمام میں صرف قبوری ہی ننگے نہیں ہیں دوسرے بھی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ قبوری شریعت کا ہر ایک عالم اپنے چند مریدین و متوسلین کے علاوہ کسی مسلمان کو نہیں سمجھتا، جب ایمان واسلام ہی کا معاملہ خطرہ میں ہے تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ قادری صاحب کو "زلزلہ" لکھنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ جب کہ ان کے پیشوا نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ دیوبندی مرتد ہیں اور اب یہ پھر مسلمان نہیں ہو سکتے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ "ابا جان نے دل چباڈالا اور برخوردار سعادت اطوار انگلی توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں"

وہابی مسلمانوں سے شادی بیاہ کرنے والا مسلمان نہیں

بات یہ چل رہی تھی کہ قبوری شریعت کے بانی مولوی احمد رضا خانصاحب نے اپنے حدود سے تجاوز کر کے یہ بھی لکھ دیا کہ مسلمان اگر آپس میں رشتہ ناطہ کریں تو بھی ناجائز لیکن خاں صاحب کو ابھی صبر نہ آیا۔ ابھی مسلمانوں کو الگ تھلگ کرنے کی ہوس ختم نہ ہوئی کسی نے سوال کیا کہ ایک شخص قبوری شریعت (بریلوی مذہب) کو مانتا ہو مگر وہابیوں سے میل جول رکھے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرے ایسے شخص کے بارے میں قبوری شریعت کا کیا حکم ہے؟ اس کا جواب خصوصیت سے وہ لوگ ملاحظہ فرمائیں جو قبوری شریعت کا قلادہ گردن میں ڈالے ہوئے اپنے کو روشن خیال، وسیع النظر کہتے ہیں اور آپس کے اختلافات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے یہ جواب

---

(۱) شاید قبوری شریعت میں انسانوں کی شادی حیوانوں سے بھی جائز ہے، ورنہ خانصاحب یہاں، حیوان" کا لفظ کیوں لاتے؟ جو لوگ ذرا بھی عقل سلیم رکھتے ہوں وہ انسان کے ساتھ حیوان کے تذکرہ پر خاں صاحب کی علمی صلاحیت کی داد نہ دیں تو بڑا ظلم ہو گا!!!

ہم فتاویٰ رضویہ حصہ اول صفحہ چھیاسی ۸۶ کتاب النکاح سے نقل کرتے ہیں جسے مطبع آستانہ رضویہ بریلوی نے ۱۳۲۶ھ میں شائع کیا ہے۔

وہابیہ سے میل جول رکھنے والا ضرور وہابی ہے کہ وہابیہ کو گمرہ وبد دین نہیں جانتا، تو خود گمراہ وبد دین ہے اور اس کے ساتھ مناکحت ہو ہی نہیں سکتی، اور اگر ان کو گمراہ وبد دین جانتا ہے اور کہتا ہے پھر بھی ان سے میل جول رکھتا ہے تو سخت فاسق بیباک ہے اس کی مناکحت سے احتراز چاہئے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ص ۸۶

رات کی تنہائیوں میں سوچئے

دار العلوم اشرفیہ کا دستور، حسام الحرمین کی عبارتیں اور مندرجہ بالا فتویٰ پڑھنے کے بعد وہ لوگ جو ان تینوں چیزوں کو برحق مانتے ہیں رات کی تنہائیوں میں سوچیں، جب ان کا ضمیر بیدار ہو اور سارے دیناوی مفاد کو صرف نظر کر لیں کہ ان کی کئی لڑکیاں بہنیں پھوپھیاں، خالائیں، دیوبندیوں، وہابیوں، غیر مقلدوں کے گھروں میں ہیں اور اس سے بچے بھی پیدا ہوئے ہیں اور اسی طرح بہت سے دیوبندیوں، وہابیوں اور غیر مقلدوں کی لڑکیاں، نہیں، پھوپھیاں، خالائیں قبوری شریعت کے کچھ اندھے عقیدت مندرن کے گھروں میں ہیں اور صاحب اولاد ہیں ان کا کیا حال ہوگا؟ وہ سب کے سب حرامی ہوئیں۔ ان کی نسلیں بھی حرامی ہوں گی۔

ذرا سوچئے کہ اوپر کی تینوں دستاویز مان لینے کے بعد اپنے کو مسلمان کہلانے والوں میں کیا کوئی ایسا فرد بچے گا جو حرامی نہ ہو؟..... حد یہ ہے کہ یہ آگ انتی تیزی سے پھیلے گی خود آگ لگانے والوں کے گھروں کو بھی خاکستر کر دے گی جن لوگوں نے یہ دستاویزیں تیار کی ہیں ان کے گھروں کا بھی کوئی آدمی شاید ہی حرامی ہونے سے بچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس نئے دیں کے فتنوں سے بچائے اور وہ دن جلد لائے جب مسلمان قادنیوں کی طرح اس نئے دیں کے قائد اور بانی کی بھیانک فتنہ انگیز سازش سے متنبہ ہو جائیں...... جو اس بات پر اڑا ہوا اس دینا سے رخصت ہو گیا کہ سارے

مسلمانوں کو زناکار اور سارے مسلم بچوں کو حرامی بنادے۔

اسلامی شریعت میں زانیوں کے لئے جو سزا آئی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہر مسلمان کو پتھر مار مار کر ختم کردیا جائے یا سو ۱۰۰، سو ۱۰۰، کوڑے لگائے جائیں گے۔

ہندوؤں کا مسجدوں میں داخلہ حرام قبوری شریعت کا ایک مسئلہ

اسلامی شریعت میں یہ مسئلہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک مسلم تھا کہ کافر مسجد میں آسکتا ہے ہمارے یہاں نفرت کا جواب نفرت سے نہیں دیا جاسکتا اگر وہ ہمیں ناپاک سمجھتے تو سمجھا کریں، ہم یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ وہ غلط راستہ پر ہیں مریض ہیں انھیں ایمان کی دولت نہیں ملیہے۔ مگر ہمیں ان سے انسان کی حیثیت سے نفرت نہیں کرنا چاہیے۔ آنحضور ﷺ کا پورا اسوہ اس بات پر گواہ ہے...... مگر قبوری شریعت کے چند لوگ، جو ہندوؤں کی طرح مسلمانوں کو بھی تنگ نظر بنانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ایک عجیب فتویٰ دیا جس پر اہلسنت والجماعت کے فقیہ ومفتی دنگ رہ جائیں گے۔ الملفوظ کے دوسرے حصہ کے صفحہ ایک سوبارہ پر ہے کہ مولوی احمد رضاخاں صاحب نے کہا:۔

> مسجد میں یہاں کے کسی کافر کو آنے دینا سخت ناجائز اور مسجد کی بے حرمتی ہے۔
> الملفوظ حصہ دوم ص ۱۱۲

قبوری شریعت والوں کا عمل

اسلامی شریعت کی کوئی بھی کتاب اٹھالیں۔ اس میں آپ دیکھ لیں گے کہ کافر کا مسجد میں آنا جائز ہے مگر قبوری شریعت کی فقہ بھی اسلامی شریعت کے فقہ سے الگ ہے۔ یہ تو ہوا عقیدہ اور ذرا قبوری شریعت والوں کا عمل دیکھئے۔ کون سی ایسی مسجد یا کون سا ایسا مدرسہ ہے جسے ہندو مزدوروں اور کاریگروں سے نہ بنوایا گیا ہو......؟ حد یہ ہے کہ نام نہاد عربی یونیورسٹی (قبوری یونیورسٹی) کے کتب خانہ کا افتتاح بھی الیکشن کے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک غیر مسلم سے کرانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا گیا۔

بلکہ اس کی شان میں قصیدے بھی پڑھے گئے۔ یہ ہے عقیدہ اور عمل کا تضاد۔۔۔۔!!!

قبوری شریعت کا مختصر تعارف

الغرض قبوری شریعت کا مختصر تعارف کرایا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسکے موجد مولوی احمد رضا خان ہیں۔ اس شریعت میں خدا کی اکثر صفات میں دوسرے لوگ شریک ہیں۔ اسے اتنا مجبور سمجھا گیا ہے کہ کوئی بھی ولی، کوئی بھی پیر، چاہے زندہ ہو یا مردہ اسے اختیار ہے کہ اللہ، بیٹا نہ دینا چاہتا ہو اور یہ لوگ دلوا دیں۔ یہ لوگ سب کی مرادیں پوری کر سکتے ہیں چاہے خدا کی مرضی ہو یا نہ ہو، خدا کو مجبور ہونا پڑیگا کہ ان کی مرضی کے مطابق چلے،

اس دنیا میں عسائیوں نے باپ، بیٹا، روح القدس کا نظریہ تراشا تھا، مکہ کے بت پرستوں نے نیک لوگوں کے نام پر کعبہ میں تین سو ساٹھ بت بٹھا دیئے تھے، مگر ان قبوریوں نے لاکھوں قبروں کو بت بنا دیا، اور ان کا احترام اسی طرح ہونے لگا جس طرح بتوں کا کیا جاتا تھا،

حد یہ ہے کہ قبوری شریعت کے ایک مفتی نے اپنی کتاب جاءالحق جلد اول صفحہ ایک سو ترپن میں یہاں تک لکھ دیا کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔ اس شریعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤمنوں میں داخل ہی نہیں سمجھا جاتا،

اس شریعت میں نکاح وطلاق کا اصول الگ غیر مسلموں سے تعلقات کا مسئلہ جدا اور اس شریعت کا نہ ماننے والا یا اس کی موافقت نہ کرنے والا یا اس کی صحت میں شک کرنے والا کافر و فاسق سمجھا جاتا ہے علماء دیوبند کو چھوڑیئے مسلمانوں کی کسی جماعت یا کسی برادری کو چھوڑا نہیں گیا۔

مسلم لیگ کی تکفیر

جمعیۃ العلماء کے بارے میں تو دنیا جانتی ہے کہ قبوریوں نے ہمیشہ ان پر تکفیر کے تیر نشتر آزمائے ہیں، مگر آپ کو تعجب ہوگا کہ تقسیم ہند سے پہلے کی مسلم لیگ ان ظالموں کے تکفیری تیروں سے بچی نہیں ہے۔

تجانب اہل السنہ جسپر مشہور قبوری مناظر مولوی حشمت علی صاحب کی تصدیق بھی ہے اور طرز تحریر تو یہی بتاتی ہے کہ موصوف ہی کے قلم کی رہین منت ہے۔ اس کے صفحہ ۴۱۱ پر ہے۔

> لیگ غالیہ و صلح کلیہ غالیہ اپنے کفریہ قطعیہ یقنیہ کی بنا پر بحکم شریعت قطعا یقینا اسلام سے خارج اور کفر کی اطلاع رکھتے ہوئے بھی اس کو مسلمان کہے یا اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی یقینا کافر مرتد ہے اور بے توبہ مرا تو مستحق نار ابد تجانب اہل السنہ ص ۴۱۱

کون لیگ؟ جو تقسیم ہند کے پہلے ایک ایسی جماعت تھی جس میں قبوری شریعت کے اکثر علماء شریک تھے۔

قبوری شریعت کے ایک زندہ عالم کے خیالات لیگ کے بارے میں

قبوری شریعت کے ایک عالم جو آج بھی زندہ ہیں اور ادارہ کے سربراہ اعلیٰ بلکہ مالک کل ہیں۔ ان کے خیالات لیگ کے بارے میں کیا ہیں وہ اپنے کتابچہ ''الارشاد'' میں کہتے ہیں :۔

---

(۱) یعنی ہمیشہ کے لئے جہنم کا مستحق۔

لہذا اس حکم قرآنی سے جس سے کانگریس کی شرکت واعانت حرام ہے لیگ کی شرکت واعانت بھی ناجائز و حرام ہوئی کیونکہ قرآن مجید نے کفار سے اتحاد و وداد حرام فرمایا مطلقا کفار سے دوستی کو زہر قاتل بتایا ہے...... اور بحکم فتاویٰ حسام الحرمین شریف جب کہ لیگ میں بھی کفار بلکہ مرتدین ہیں۔ بلکہ اکثر و بیشتر وہی اس کے کرتا دھرتا ہیں تو لیگ کی شرکت واعانت بھی مسلمانوں کے لئے بحکم قرآن مجید حرام وزہر قاتل ہوئی۔ الارشاد ص ٢٠٥

ہندوپاک کے مسلمان سوچیں

ہندوپاکستان کے مسلمان سوچیں..... جمعیۃ العلماء کے لوگ کافر، مسلم لیگ میں شریک ہونے والے مرتد اور ان کے کفر وارتداد میں شک کرنے والے تمام لوگ کافر تو پھر برصغیر میں کتنے مسلمان رہ جائیں گے؟

اور جب ان کا شادی بیاہ اپس میں بھی ناجائز اور ان کی اولاد حرامی ہے تو مسلمان بتائیں کہ ان میں کون صحیح النسب رہ جائے گا؟

مسلمانو! جاگو تمہاری غیرت کہاسورہی ہے؟ تم کو حرامی، تمہاری اولاد کو حرامی کھلے عام کتابوں میں لکھ کر شائع کیا جارہا ہے اور تم سورہے ہو.....!!!

بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی تکفیر

آپ نے لیگ کے بارے میں قبوری شریعت کے دو عالموں کے خیالات پڑھ لئے۔ اب ذرا قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں دیکھئے ان لوگوں کے خیالات کیا ہیں۔ قبوری شریعت کی مشہور کتاب تجانب اہل السنہ کے صفحہ ١٢٢ پر ہے:

بحکم شریعت مسٹر جینا اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ خبیثہ کی بناء پر قطعا مرتد اور خارج از اسلام ہے جو شخص اس کے کفروں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد۔ تجانب اہل السنہ ص ١٢٢

حکومت پاکستان کے لئے ایک لمحہ فکریہ

اتنا کھل کر تو شاید قادیانیوں نے بھی مسٹر جناح اور عام مسلمانوں کو کافر نہ کہا ہوگا مگر انھیں حکومت پاکستان نے غیر مسلم قرار دیا مگر ان قبوریوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو بانی پاکستان کو تو کافر و مرتد کہتے ہیں۔اُن کے کفر میں شک کرنے والے اور ان کے ارتداد میں توقف کرنے والوں کو بھی کافر کہتے ہیں۔اب مسٹر جناح اور عام مسلمان مسلمان ہو سکتے ہیں یا یہ قبوری شریعت والے اور کوئی تیسری شکل باقی نہیں رہ گئی ہے۔اگر کوئی شکل ہے تو تضاد بتانے والوں کے سربراہ جناب مولوی ارشد القادری صاحب سے رجوع کیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا ذہن کوئی راہ نکالے۔

سر سید احمد خاں خبیث و مرتد

کسی نے مولوی احمد رضا خاں صاحب سے پوچھا کہ کچھ لوگ سر سید احمد خاں کو سید کہتے ہیں۔ایک لمحہ ذرا ٹھہر کر سوچئے کہ اس کا جواب کیا دینا چاہیے... اور پھر خاں صاحب کا جواب ملاحظہ فرمایئے۔

"وہ تو ایک خبیث مرتد تھا" الملفوظ مولوی احمد رضا خاں حصہ سوم ص ۷۱

اور پھر ماتم کیجئے اس ذہنیت کا جو اس کے پس پشت ننگا ناچ رہی ہے خاں صاحب کو تاؤ آ گیا کہ سر سید احمد خاں کو لوگ "سید" کیسے کہہ دیتے ہیں۔وہ مسلمان ہونا تو در کنار مرتد ہے اور وہ بھی خبیث مرتد۔!!!

یہ تو بڑے خاں صاحب کی پاک و صاف اور ستھری ذہنیت کا عالم تھا۔ جنھیں قبوری شریعت کے موجودہ علماء مجدد، قامع بدعت، حامی سنت بلکہ اعلحضرت تک کہنے میں کوئی تکلیف نہیں کرتے۔اب ذرا چھوٹے خانصاحب کی مصدقہ کتاب تجانب اہل السنہ کا ۸۶ تا ۸۷ کھول لیں اور ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر خصوصیت سے وہ لوگ ضرور پڑھیں جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے کچھ بھی محبت رکھتے ہیں۔

---

(۱) نہ کافر کہے نہ مسلمان بلکہ خاموش رہے۔

جس طرح بے دین بادشاہ اکبر نے اپنے نورتن بنائے تھے جو اس کے وزیران حکومت اور مشیران سلطنت تھے۔ اسی طرح پیر نیچر (سر سید) نے بھی اپنے نورتن بنار کھے تھے، جو پیر نیچر کے وزیران نیچریت اور مشیران دہریت اور مبلغین زندیقیت تھے جن کے نام یہ ہیں۔

نواب محسن الملک، مہدی علی خاں، نواب اعظم یار جنگ، مولوی چراغ علی خاں نواب انتصار جنگ، مولوی مشاق حسین، حسین حالی شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ مولوی مشاق حسین مولوی الطاف حسین حالی شمس العلماء مولوی ذکااللہ، مولوی مہدی حسن سید محمود خاں، ڈپٹی نذیر احمد خاں دہلوی شبلی نعمانی اعظم گڈھی، تجانب اہل السنہ ص ۸۶، ۸۷

رفقاء دار المصنفین کے لئے قابل توجہ

ذرا دار المصنفین کے ذمہ دار علامہ شبلی نعمانی اور ان کی شہرہ آفاق تصنیفات کے بارے میں قبوری شریعت کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں :۔

شبلی اعظم گڈھی کے ان اشعار کا کفر یقینی وارتداو قطعی ہونا مہر نیم روز وماہ نیم ماہ سے بڑھ کر واضح وروشن ہے۔ تجانب اہل السنہ ص ۲۹۵

سیرۃ النبی وغیرہ کتابیں زندیقی کی شموں کہ بہار ہیں

یہ تو ہوا فتویٰ علامہ شبلی اور ان کے اشعار کے بارے میں۔ اب ذرا ان کی کتابوں کے سلسلے میں ان قبوریوں کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں :۔

شبلی اعظم گڈھی کی نیچریت ودہریت اس کی کتابوں سیرۃ النبی والفاروق وسیرۃ النعمان میں اپنے زندیقی کرشموں کی بہار والحادی جونبوں کی ابھار دکھا رہی ہے۔ (ایضا)

حالانکہ علامہ کی مندرجہ بالا کتابیں اتنی متداول ہیں کہ شاید ہی کوئی قبوری عالم ہو جس نے ان کتابوں سے استفادہ نہ کیا ہو۔

علامہ اقبال نے کوئی اور اسلام گڑھ لیا

ہم نے بارہا لکھا کہ جس طرح ہر نئی شریعت کا لانیوالا اپنے مخالفین کو کافر کہتا ہے اسی طرح ان قبوری شریعت والوں نے بھی ان تمام مسلمانوں کو کافر و مرتد کہا جو اس کو نہیں مانتے، علامہ شبلی نعمانی ہوں یا مولانا حالی، خواجہ حسن نظامی ہوں یا مولانا عبد الباری فرنگی محلی، علامہ اقبال ہوں یا مولانا آزاد، کوئی بھی ان کے تکفیری تلوار سے نہ بچا، مولوی حشمت علی صاحب (مشہور قبوری مناظر) کی کوئی بھی کتاب اٹھالیں۔ ان کی کتاب کا ہر صفحہ کسی سے مسلمان کا خون کرتا ہوا نظر آئے گا۔

علامہ اقبال جس نے مسلمانوں کو خودی کا درس دیا جس کے اشعار کے پڑھے بغیر قبوری واعظین کے مواعظ میں بھی جوش نہیں پیدا ہوتا۔ اسی علامہ اقبال کے بارے میں تجانب اہل السنہ کا قبوری مصنف رقمطراز ہے :۔

ڈاکٹر صاحب کے اسلام کی حقیقت ہمارے سمجھ میں نہیں آئی اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کوئی اور اسلام گڑھ لیا ہے۔ تجانب اہل السنہ ص ۳۴۵

بھلا ان صاحب کو کیسے سمجھ میں آئے گا؟ ان کے اکابر نے ایک نئی شریعت پر اسلامی شریعت کا لیبل چپکا رکھا ہے۔ بھلا اس نئی شریعت کی رو سے ڈاکٹر صاحب کا خالص اسلام اسلام کیسے ہو سکتا ہے؟!

تمام مسلم جماعتوں کے بارے میں قبوری مصنف کا نقطہ نظر

میں اب زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا تجانب اہل السنہ میں جگہ جگہ پر مسلمانوں کی تمام نمایاں جماعتوں کے بارے میں کتنے زہریلے انداز میں لکھا گیا ہے :۔

---

(۱) اس ادب لطیف کی داد نہ دینا بہت بڑا ظلم ہے۔

مسلم ایجو کیشنل کانفرنس، ندوۃ العلماء، خدام کعبہ، خلافت کمیٹی، جمعیۃ علماء ہند، خدام الحرمین، اتحاد ملت، مجلس احرار، مسلم لیگ، اتحاد کانفرنس، مسلم آزاد کانفرنس، نوجوان کانفرنس، نمازی فوج، جمعیۃ تبلیغ، جمعیۃ اسلام اہالیان سیرت کمیٹی ضلع لاہور، امارت شرعیہ۔ بہار شریف، آل پارٹیز کانفرنس وغیرہ کمیٹیاں اسی مقصد کیلئے انھیں کفرہ نیا چرہ نے اپنی نیچریت دوہریت پھیلانے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو دین سے آزاد اور دنیوی سروسامان سے تہی دست بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً خود اپنے ہاتھوں سے یا دوسرے بد دین وبد مذہبوں کو اپنا شریک کار بنا کر یا بعض جاہلوں، سادہ لوح بیوقوفوں یا چند دین فروش نیا چر ملانوں کو اپنے دام فریب میں پھانسا کر انھیں اپنا آلہ کار بنا کر گڑھی ہیں

۔ تجانب اہل السنہ ص ۹۰

"زلزلہ" میں قدم قدم پر انصاف کی دہائی دینے والے ذرا یہاں بھی انصاف کو آواز دیں اور ہمیں بتائیں کہ:۔

مسلم ایجو کیشنل کانفرنس کا قصور کیا تھا؟ خلافت کمیٹی نے کون سا جرم کیا تھا؟

اگر قادری صاحب نہ بتا سکیں تو میں بتاؤں ان کا جرم یہی تھا کہ وہ نئی شریعت کے حلقہ بگوش نہ بن سکے، جب کہ اس شریعت کے ہر چھوٹے بڑے کو یہی فکر تھی کہ مسلمانوں کی اکثریت کو اپنا ہمنوا بنالیں۔ چنانچہ جب ان کے تکفیری فتوے ان جماعتوں کا کچھ نہ لبگاڑ سکے تو یہ لوگ مسلم برادریوں کی طرف متوجہ ہوئے مگر کسی نے برادری کی حیثیت سے ان کی بات نہ مانی تو ان کے خلاف بھی وہ زہر اگلا ہے کہ آج اگر ان لوگوں کو معلوم ہو جائے تو فتوی دینے والوں کی ہڈیاں قبروں میں بھی محفوظ نہ رہیں۔

تجانب اہل السنہ ایک ایسی کتاب ہے جو آج بہت مشکل سے ملتی ہے قبوری ناشروں نے مسلمانوں کے خوف سے اسے چھاپنا ہی بند کر دیا ہے۔ اگر ناظرین کو یقین نہ ہو تو کسی بھی قبوری دار الاشاعت سے یہ کتاب مانگیں۔ بہت کم امید ہے کہ یہ کتاب دستیاب ہو سکے اور اگر مل بھی گئی تو بہت پرانی ہو گی۔

---

(۱) کافروں (۲) نیچریوں (ن۔ا)

اس فتنہ انگیز کتاب کے صفحہ اکیانوے ۹۱ ے میں تمام بنکروں، روئی دھنکنے والوں، کپڑا بیننے والوں، قریشیوں اور دیگر برادریوں کو کیا کہا گیا ہے ان برادریوں سے تعلق رکھنے والے حضرت سنجیدگی سے اس عبارت کو پڑھیں۔

مؤمن کانفرنس، جمعیۃ المنصور وغیرہ سب کی سب بے ایمان و مرتد

نیچری مرتدوں کو اپنی ہنگامہ آرائیوں کے لئے ایسے بھولے بھالے سنی مسلمانوں، دین پاک کے نام پر جان سے قربان ہونے کی ضرورت تھی تو ان بے ایمانوں نے ان عوام مسلمین کو پھانسنے کے لئے اصلاح قوم کے نام سے قومی عصبیت کو آڑ بنا کر بننے والوں کی مؤمن کانفرنس جمعیۃ المنصور کپڑا بیننے والوں کی جمعیۃ الادریسہ، قصابوں کی جمعیۃ القریش، سبزی فروشوں کی جمعیۃ الراعین، پٹھانوں کی افغانی کانفرنس، میمنوں کی میمن کانفرنس، مسلم کھتریوں کی مسلم کانفرنس، عباسیوں کی جمعیۃ ال عباس، کنبوہوں کی آل انڈیا کنبوہ کانفرنس، پنجابیوں کی آل انڈیا پنجابی کانفرنس وغیرہ کمیٹیاں خود گڑھیں یا اپنے دام افتادوں سے گڑھوں۔ تجانب اہل السنہ ص ۹۱

جولاہے وغیرہ ذلیل پیشہ ور مولوی احمد رضا خاں کا فتویٰ

جب ان تمام برادریوں کے تنظیم کو نیچریوں، مرتدوں اور بے ایمانوں نے گڑھا یا گڑھوایا تو اب کون بچا جسے مسلمان کہا جائے۔

"زلزلہ" کے فاضل قلمکار ذرا انصاف کا میزان یہاں بھی لے آجائیں اور لگے ہاتھوں فتاویٰ رضویہ حصہ سوم کے ص ۱۱۷ کی ایک عبارت بھی پڑھ لیں۔

یہ فتاویٰ مطبع آستانہ رضویہ بریلیشریف کا شائع کردہ ہے مولوی احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں :۔

جولاہے اور کھال پکانے والے موچی اور نائی ان کے مثل ذلیل پیشہور جو اپنے ذلیل پیشوں کے ساتھ مصروف ہیں اگر عالم بھی ہو جائیں جب بھی شرفاء کے کفو نہیں ہو سکتے..... !!! فتاوی رضویہ حصہ سوم ص ۱۱۷

دیکھ لیا آپ نے مولوی احمد رضا خاں صاحب بانی قبوری شریعت کی بے صفحہ وسطر کی بات !!!

معلوم نہیں خاں صاحب کو قرآن وحدیث میں کہاں مل گیا کہ یہ برادریاں یا ان کا پیشہ ذلیل ہے، خانصاحب اپنی مونچھیں اینٹھتے ہوئے انھیں اپنا کفو نہ سمجھیں لیکن خدارا ان پیشوں کو ذلیل نہ کہیں جسے بڑے بڑے بزرگان دین اور اولیاء عظام نے کیا ہے۔

انصاری بھائی اور دیگر برادری والے سوچیں

انصاری حضرات اور دیگر برادری والے کب تک خاں صاحب کی شریعت کو اسلامی شریعت سمجھتے رہیں گے۔ ذرا تصور فرمائے کہ جس شریعت کا بانی مختلف پیشوں کو ذلیل سمجھے کیا اس شریعت میں کوئی بھی غیرت دار آدمی ایک سیکنڈ بھی رہنا چاہے گا مسلمانوں کی جتنی جماعتیں موجو ہیں کسی کے سربراہ کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اس کی ہربات مانی جائے مگر خاں صاحب اور ان کے ہمواؤں نے اپنی حیثیت ایسی ہی بنا رکھی ہے۔ اب ان برادریوں کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ وہ جلد از جلد اس شریعت سے اپنا تعلق ختم کر دیں۔

واقعہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ایک نئی شریعت ایجاد کی مگر عوام کے سامنے کھل کر نہ کہہ سکے، بلکہ انھوں نے مسلمانوں میں اسلام کے نام پر ہی اختلاف کے بیج بوئے او مختلف بہانے تلاش کر کے اپنے تمام مخالفین کی تکفیر کر دی۔

صحیح بات

صحیح بات یہ ہے کہ اگر تقویۃ والایمان، تحذیر الناس، حفظ الایمان براہین

قاطعہ صراط مستقیم، الفاروق، سیرۃ النبی کو ان کے مصنفین نے نہ بھی لکھا ہوتا تو بھی ان پر کفر کا فتویٰ لگتا، پھر کسی اور کتاب سے یہ کام لیا جاتا، جب کوئی یہ طے کرلے کہ عیب نکالنا ہی ہے لناہی ہے تو ہنر کو بھی عیب کہہ دیتا ہے۔

قبوری شریعت اور مولانا عامر عثمانی رحمتہ اللہ علیہ

میں آخر میں مولانا عامر عثمانی صاحب کی ایک حقیقت افروز تحریر ہدیہ ناظرین کرنے بعد اس بات کو ختم کرتا ہوں مولانا نے اس میں قبوری شریعت کے بارے میں ذرا کھل کر اظہار خیال کیا ہے، یہ تحریر اس لئے بھی اور اہمیت رکھتی ہے اسے اس وقت سپرد قلم فرمایا گیا ہے جب مولانا نے "زلزلہ" کا دوسرا ایڈیشن دیکھ ہے۔

> قبوری شریعت کا تمام مسالہ اور مواد وہموں اور قیافوں اور خوش فہمیوں اور خیالی پروازوں سے عبارت ہے یہی وجہ ہے کہ دور رسالت یا عہد صحابہ میں اس کا سایہ تک نہیں ملتا۔
>
> تجلی ماہ مارچ دا پریل ۴۷ ص ۱۱۴

یہ ہے اس شخص کی تحریر جسے "زلزلہ" کے مصنف قادری صاحب "مولانا" اور وسیع الالقاب کہتے ہیں اور جس کے چند تعریفی جملوں پر پھولے نہیں سماتے جسے یقین نہ ہو وہ "زلزلہ" کا دوسرا ایڈیشن پڑھ ڈالے۔

چند باتیں

علماء دیوبند سے

اس میں شبہ نہیں کہ قبوری شریعت کے بانی نے آپ لوگوں کے خلاف اتنا شور شعب اور اتہام بازی کی ہے کہ آپ مجبور ہو کر اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کی تردید کرنے کے لئے میدان میں آئے..... یہ آپ کے خلوص کی نشانی ہے کہ آپ نے کبھی اپنے جانی دشمنوں کا تعاقب اس انداز سے نہیں کیا جیسا کہ ایک دشمن کا کیا جاتا ہے ..... آپ کی پگڑیاں اچھالی جاتی رہیں آپ کی عزت اور آپ کے ایمان سے کھلواڑ کیا جاتا رہا۔

اور آپ صفائی ہی دیتے رہیں........آپ کی شرافت وبزرگی کے لباس کو تار تار کر کے رسوا کرنے کی کوشش ہوتی رہی اور آپ اسی میں مشغول رہے کہ وہ لباس اترنے نہ پائے.......آپ کو نئے نئے میدانو میں چیلنج دیا گیا اور آپ ان میدانوں میں جو اب دینے پہنچ گئے مگر یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟....آخر آپ کب تک تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ بہشتی زیور اور دیگر کتابوں پر کئے گئے بے بنیاد اعتراضات کا رد کرتے رہیں گے؟....بہت ہو چکا، سمجھانے کی ایک حد ہوتی ہے، سمجھایا اسے جاتا ہے جو نہ سمجھ رہا ہو۔ جگایا اسے جاتا ہے جو سو رہا ہو۔ مگر آپ کا دشمن نادان نہیں ہے۔ اور اس وقت تک راضی نہ ہو گا جب تک کہ آپ اسلامی شریعت یعنی قرآن شریف، احادیث رسول ﷺ اور صحابہ کرام کا دامن پکڑے رہیں گے، تجربہ گواہ ہے۔ آپ پر تقریباً نصف صدی سے یہ سب کچھ گذر رہا ہے۔

اس لئے مہربانی فرما کر اس قبوری فتنہ کے سدباب کے لئے کوئی اور شکل تلاش کریں۔ خوش قسمتی سے قبوری شریعت کے ذمہ داروں نے ادھر اچھا خاصا لٹریچر شائع کر دیا جس میں اپنے ایسے خرافات بھرے ہوئے ہیں کہ اگر انھیں کو ترتیب دے کر شائع کر دیا جائے اور کھلے عام جلسوں میں اسے بیان کر دیا جائے تو آپ یقین رکھیں کہ کچھ ہی دنوں میں اس نئی شریعت کا فتنہ فرو ہو جائے گا۔ کم سے کم آئے دن جو آپ کے خلاف چیلنج بازی ہوتی ہے وہ تو بند ہی ہو جائے گی۔

یہ کام بہت پہلے کرنا چاہتے تھا مگر آپ حضرات درس و تدریس اور اصلاح و تبلیغ میں مشغول ہیں کہ خاطر خواہ ادھر توجہ نہیں کر پاتے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دار لعلوم دیوبند میں جو ہر سال علماء کی ایک کثیر تعداد تیار ہوتی ہے۔ ان میں سے چند ہونہار نوجوانوں کو چن لیں اور انھیں خاص ڈھنگ کی تربیت دینے کے بعد آزاد چھوڑ دیں تاکہ وہ پورے ملک میں گھوم گھوم کر اس نئے دین کا پول کھولیں۔ اور ایسی کتابیں لکھیں جو قبوری لٹریچر کا پردہ فاش کر دے۔

یہ سلسلہ چند سال جاری رکھئے پھر دیکھئے کہ یہ قبوری شریعت کے چند نقیب جلدی ملک چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں یا اپنی اپنی خانقاہوں میں پناہ لینے لگتے ہیں۔

دیگر اہل علم سے

آپ اگرچہ علماء دیوبند کی فہرست میں داخل نہیں ہیں مگر ہمیں یقین ہے کہ ان علماء کو آپ بھی ضرور سمجھتے ہوں گے جنھیں قبوری شریعت کے لوگ کافر و مرتد کہتے ہیں۔

ہمیں آپ سے یہ شکوہ ہے کہ آپ ان اختلافات کو "دیوبندی بریلوی اختلاف" سے تعبیر کرتے رہتے ہیں۔ اور انکی اس ڈھنگ سے مذمت کرتے ہیں کہ جیسے دونوں فریق قصوروار ہوں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ دیوبندی بریلوی جھگڑا نہیں ہے بلکہ یہ اسلامی شریعت اور قبوری شریعت کا جھگڑا ہے..... علماء دیوبند کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ اسلامی شریعت کی بھرپور وکالت کرتے ہیں اور ان تمام اہل علم کی طرف سے دفاع کرتے ہیں جو صرف علماء دیوبند ہی کے محترم نہیں آپ حضرات کے بھی محترم ہیں۔

اور سچ تو یہ ہے کہ آپ نے قبوری شریعت کے بانی اور اس کے ذمہ داروں کا مسلک جیسا سمجھنا چاہے تھا نہیں سمجھا۔ آپ سنجیدگی سے یہ کتاب پڑھیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کے نام پر ایک نئی شریعت ایجاد کی گئی جس کا خدا الگ، کعبہ الگ اور جس دین کے ماننے والے اپنے علاوہ سب کو کافر سمجھتے ہیں۔

بہر حال آئندہ ہم آپ سے یہی امید رکھیں گے کہ اس اختلاف کو دیوبندی بریلوی اختلاف نہ سمجھیں کہ کچھ اسلامی شریعت کے علمبردار ایک نئی شریعت کے پیشواؤں سے ٹکر لے رہے ہیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

عام مسلمانوں سے

"قبوری شریعت کے ایک وکیل نے آپ کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش کیا تھا۔اس نے اپنے دعوی کے ثبوت میں جو دلائل پیش کئے تھے۔ ہم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں اس پر بحث کی ہے۔مدعی نے اپنے دعوی کا ثبوت دیتے ہوئے حوالہ کی صحت اور صحیح ترجمانی کا جو دعویٰ کیا ہے وہ کتنا غلط ہے اس کا کچھ نہ کچھ اندازہ آپ کو ہو گیا ہو گا۔اس کے بعد بھی اگر یقین نہ ہو تو تکلیف فرما کر حوالہ کی تمام کتابیں فراہم کر لیں اور دیکھیں کہ مدعی کتنی کھلی کھلی خیانتوں کا مرتکب ہوا ہے۔

ہم آپ سے انصاف کا مطالبہ کریں گے۔ہم نے مدعی کے بارے میں صاف لکھ دیا ہے کہ اس نے غلط حوالے دیئے ہیں اور اس نے علماء دیوبند کے مسلک کی ترجمانی بالکل غلط کی ہے۔

اگر آپ ہماری ان معروضات کے بعد مطمئن ہو جائیں اور آپ کو قبوری شریعت کے وکیل کی باتیں بے بنیاد معلوم ہوتی ہوں تو ہم آپ سے کہیں گے کہ آپ مدعی سے دس ہزار کی اعلان شدہ انعامی رقم اور دس ہزار روپے بطور جرمانہ ہمیں دلائیں، اگر ہمیں یہ رقم کتاب چھپنے کے بعد چھ ماہ کے اندر نہ ملی تو ہم سمجھیں گے کہ دس ہزار روپے کے انعام کا اعلان صرف دھونس جمانی کے لئے کیا گیا تھا۔

اور آپ کتاب کا دوسرا حصہ ضرور پڑھیں جس میں بتایا گیا ہے مدعی دراصل ایک نئی شریعت کا علمبردار ہے جس کے بانی سے لے کر معمولی ذمہ دار تک کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اسلامی شریعت کے تمام نمایاں علمبرداروں کی تکفیر کریں۔ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کریں۔ان کے ساتھ میل جول نہ رکھیں۔

ہم نے جو باتیں لکھی ہیں وہ حوالہ کے ساتھ لکھی ہیں جسے اطمینان نہ ہو وہ حوالوں کی جانچ کر لے۔

قادری صاحب سے

جناب قادری صاحب سے!

اللہ تعالیٰ نے کم و پیش ہر آدمی کو کچھ صلاحیتیں بخشی ہیں جسے جو صلاحیت دی جائے اسے چاہیے کہ اپنی صلاحیت اللہ کے دین کو پھیلانے میں استعمال کرے مگر افسوس ہے کہ آپ نے اپنی صلاحیت ایسے لوگوں کی دکالت میں صرف کی جو ایک نئی شریعت کا بول بالا کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ تک حاضر و ناظر نہیں، جن کا مسلک یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نہ بشر ہیں اور نہ مؤمنوں میں داخل ہیں۔ آپ خود ہی چیں کہ ایسے لوگوں کی دکالت آپ کے لئے کتنی گران پڑے گی؟........ ہو سکتا ہے کہ آپکو اس دینا میں کچھ واہ واہ مل جائے اور آپ کچھ پیسے بھی کمالیں مگر آخرت میں آپکی گرفت اتنی شدید ہو گی کہ آپکو دنیاوی منافع بہت ذلیل نظر آئینگے،

ظاہر ہے کہ ہم ہوں یا آپ، اس دینا میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ ہمیں اپنی زبان کی حرکت اور قلم کی ہر جنبش کا حساب دینا ہو گا۔

آپ یہ کتاب سنجیدگی سے پڑھیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ قبوری شریعت کے سلسلہ میں جو انکشافات کئے گئے ہیں وہ اسلام دشمن ہیں تو مہربانی فرما کر فوراتائب ہو جائیں۔ قبوری شریعت کے بر خلاف اسلامی شریعت میں توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہوا ہے۔ بڑے سے بڑا غلط کار اگر توبہ کرلے تو وہ اسلامی شریعت میں بڑے سے بڑے مسلمان سے کندھا ملا کر کھڑا ہو سکتا ہے۔

تمام قائین سے گذارش

آپ نے یہ کتاب پڑھ لی ہے۔ ہم آپ کی رائے کا انتظار کریں گے۔ مہربانی فرما کر اپنے جذبات خیالات و نظریات کی ترجمانی اپنے اپنے گرامی ناموں میں اس انداز سے کریں کہ اس سے ایک مہذب انسان جھلکے۔ آپ کو اس کتاب میں کوئی خامی نظر آئے یا کوئی ایسا اشکال سامنے ہو جس کا حل نظر نہ آئے تو ضرور لکھیں۔ ہم انشاء اللہ اس پر دوسرے ایڈیشن میں ضرور توجہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے اپنے کمزور بندے سے اپنے دین کی خدمت لی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

خصوصاً ان بھولے بھالے مسلمانوں کو راہ راست پر لائے جو قبوری شریعت کے چند خود ساختہ ٹھیکیداروں کے ظاہری تقدس اور تعویذ گنڈے کے ڈر سے ان کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

آمین یارب العالمین